...طبع منشی ہرپرشاد بلند شہر مین چھپوایا

سنہ ۱۹۰۴ء

قیمت فی جلد ...

تاریخ دربار دہلی

دوسرا اڈیشن

بیادگار

امیر کبیر حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے ہند دام اقبالہ

جسکو

[illegible]تن لال اگروال جینی مختار عدالت بلندشہر نے تالیف کیا

اور

[illegible]طبع منشی ہر پرشاد بلندشہر مین چھپوایا

سنہ ۱۹۰۴ع

قیمت فی جلد [illegible] لد

Book

Presented by Mr. Waji

Delwa

6 - 10 - 26.

فہرست مضامین تاریخ دربار دہلی

نمبر باب	مضمون	صفحہ

التماس

راقم نے یہہ کتاب ذاتی فایدہ کی غرض سے نہین لکھی ہے بلکہ محض
بغرض واقفیت وفایدہ عوام کے لکھی ہے اسیوجہ سے قیمت اس کتاب
کی بہت کم یعنی آٹھ آنہ فیجلد علاوہ محصولڈاک رکھی ہے جو صاحب
اس کتاب کو ملاحظہ فرماوین اور کوئی غلطی کتابت یا ربط عبارت کی
پاوین اُس سے راقم کو مطلع فرماوین راقم اُنکا بہت مشکور ہوگا۔
حتی الامکان تابعدار نے بھی طبع ثانی مین بہت درستی کردی ہے۔

العبد
بندہ نتھن لال مختار بلند شہر

دوسرا ایڈیشن

جسوقت یہہ کتاب تاریخ دربار دہلی نیاز مند نے لکھکر پبلک اور حکام کے روبرو پیش کی تا لبعدلد کو اسقدر امید تھی کہ یہہ کتاب اسقدر مقبول عام ہوگی کہ اسکا اول ایڈیشن ہاتھون ہاتھہ فروخت ہو جائیگا لیکن خلاف امید اس کتاب کی ہر حصہ ملک مثل برھما۔ کشمیر۔ گوالیار۔ جیپور۔ ریوان۔ حیدرآباد دکن۔ بلوچستان۔ لکھنو۔ کانپور۔ الہ آباد۔ فرخ آباد۔ ایٹہ۔ اٹاوہ۔ آگرہ و مونگیر وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے شہرون سے بہت مانگ ہوئی اُن صاحبان کا مین بہت شکریہ ادا کرتا ہون۔ علاوہ اسکے مین جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل ہند کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون کہ اُنھون نے میرا یہہ ناچیز تحفہ قبول فرماکر ایک چھٹی انگریزی مورخہ ۲۔ جولائے سنہ ۱۹۰۳ع نمبری ۵ ۲۰۷ کے ذریعہ سے مجھے سرفراز فرمایا علاوہ اسکے ٹیکسٹ بک کمیٹی ممالک متحدہ آگرہ و جناب ڈایرکٹر صاحب بہادر سرشتہ تعلیم کا شکریہ بھی کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ اُنھون نے بھی اس کتاب کو بذریعہ چھٹی انگریزی مورخہ ۸۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ع نمبری $\frac{۲۰ \text{ سی}}{۳۴۳}$ کے انعامات اور لائیبریریون کے لئے پسند فرمایا ہر دو چھٹیات کی نقل بجنسہ درج ہے علاوہ اسکے اخبار ہندوستانی لکھنو وست دھرم پرچارک ہردوار و روہیلکھنڈ گزٹ بریلی و اڈیٹر و دگرنٹ شاہجہانپور و ویش ہتکاری میرٹھ و آریہ بندھو میرٹھ و رسالہ یتیم خانہ بریلی و سر رشتہ روزگار آگرہ و منتخب نظائر فتحگڈھ و دیگر اخبارات کا جنھون نے اس ناچیز کتاب کا ریویو لپنے اپنے معزز اخبارات و رسالہ جات مین درج فرماکر میری قدر افزائی کی شکریہ ادا کرتا ہون۔

مین بہت ہی خوش اِس بات سے ہون کہ میری کتاب معہ ایک اور کتاب مخزن ضرب الامثال
کے جو میری تالیف ہے بذریعہ حکم نمبری ۶۴ مورخہ ۲۲- مارچ سنہ ۱۹۰۴ء کے برٹش میوزیم
لندن کے لئے پسند کیگئی اور طلب کیگئی اگر دوسرا ایڈیشن بھی مثل پہلے جلد فروخت
ہو گیا تو مین اور بھی سمجھونگا کہ پبلک اور حکام نے میری محنت کی واقعی بڑی بھاری
داد دی۔

العبد

تابعدار نتھن لال مختار عدالت بلندشہر

۴- اپریل سنہ ۱۹۰۴ء

No 3075 I.A.

From

THE ASSISTANT SECRETARY To THE
GOVERNMENT OF INDIA
In the Foreign Department

TO.

Babu Nathan Lal
Mukhtar, Bulandshahr, Courts,
United Provinces.

Dated Simla, the 2nd July 1903

Sir.

I am directed to acknowledge, with thanks, the receipt of the pamphlet regarding the Delhi-Darbar, which was forwarded with your letter, dated the 20th June 1903, to the address of His Excellency the Viceroy.

I have the honour to be
Sir
Your most obedient servant,
{SD} V. Gabriel
Assistant Secretary to the Government of India

A

R. No.

1903 – 1904

EDUCATION DEPARTMENT.

FROM

THE SECRETARY,

PROVINCIAL TEXT BOOK COMMITTEE

N.W.P & OUDH

To

Lala Nathan Lal Agarwal Jauni
Mukhtar Bulandshahr

No 620/333

Dated 8th December } 1903
Received
Answered

Enclosures

File No.

SERIAL No

FILE HEADING.

His book, viz, "Tarikh -i- Darbar Delhi"

Has the honor to inform him that the above has been recommended for libraries and prizes.

(SD) C. F. de la Fosse.
Secretary
Provincial Text Book Committee
N.W.P. & Oudh.

اوم

باب اوّل

دیباچہ دربار تاجپوشی شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہٗ

واضح اے ناظرین ہو کہ تمام دنیا مین خصوصاً ہندوستان مین دربار دہلی کے جلسہ کی بابت عرصہ کم و بیش ایک سال سے اسقدر چرچا تھا کہ ہر خاص و عام کی نگاہ مین اس جلسہ کی طرف لگی ہوئی تھین - کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی کچھ کسیکی زبان پر کچھ کلمہ تھا کسیکی پر کچھ - تمام اخبارات خواہ انگریزی یا اُردو یا ہندی روزانہ ہو یا ہفتہ وار کم و بیش سب مین اسیکا ذکر تھا اور جون جون زمانہ قریب آتا گیا تون تون اسکی شہرت زیادہ ہوتی گئی اور اسیقدر اخبارات کے کالم اس جلسہ کی خبرون سے پُر ہونے لگے - سوائے اسکے کسی اخبار مین نہ کچھ اور ذکر تھا اور نہ کسی ہندوستانی کی زبان پر اور تذکرہ تھا - غرضکہ جون تون کر کے یکم جنوری ۱۹۰۳ء بھی جو نہایت مبارک دن تھا کیونکہ اول تو یوم عید تھا دویم نوروز تھا سویم دربار شاہی کی تاریخ بھی یہی تھی آپہونچا - چونکہ اس جلسہ کو جن اشخاص نے خود جا کر دیکھا وہ تو اسکی شان شوکت کو اچھیطرح جانتے ہین - لیکن جو لوگ کسی خاص وجہ سے نہ جاسکے یا وہ لوگ بھی جو دربار کو تشریف لیگئے مگر سرکار کی طرف سے مدعو نہین ہوے یا سرکار کی جانب

سے تماشائی نہین تھے یا باوجود سرکاری مہمان ہونے کے بھی اُنکو کیفیت اچھیطرح
سے مفصل معلوم نہین ہوئی۔ کسیکو دیر سے پہونچنے کی وجہ سے کسیکو دور ہونیکی
وجہ سے اُن صاحبان کو دربار دہلی کے مفصل حالات سننے کا کمال اشتیاق ہوگا۔
اُن صاحبان کے لیے مفصل حالات کا ایک کتاب کی شکل مین لکھنا بہت ضروری خیال
کیا گیا۔ اگرچہ بعض صاحب فرماسکتے ہین کہ جملہ حالات مفصل اخبارات مین وقتاً فوقتاً
شایع ہوتے رہے ہین اور اُنکے ذریعہ سے اور بعض نے اُن اصحاب کے ذریعہ سے جو دہلی
سے واپس آئے بہت سے حالات سُن لئے ہین مگر یہہ بات درست نہین ہے اول تو
فیصدی دو آدمی ایسے نکلینگے جو روزانہ یا ہفتہ وار اخبارات منگاتے ہون یا جنھون
نے ابتک مفصل حالات کسی سے سنے ہون۔ علاوہ اسکے اخبارات مین بھی کسی صاحب
نے کوئی خبر پڑھی کوئی نہ پڑھی اور کسی صاحب نے کسی سے کچھ سنا کچھ نہین سنا
یہہ لطف کسیطرح حاصل نہین ہوسکتا کہ جملہ حالات مفصل و تاریخوار باسلسلہ اُنکو
ایک جگہہ مل سکین۔

علاوہ اسکے اس کتاب کی اسوجہ سے بھی سخت ضرورت ہے کہ یہہ عظیم واقعہ ہے
جو تاریخ مین لکھنے کے لایق ہے اسکی جلدین ہر شخص کے یہان رہنی ضروریات سے ہین
تاکہ وہ خود اور اُنکی اولاد اس سے فیضیاب ہوسکے۔ اگرچہ بندہ کوئی مورخ نہین ہی
اور نہ تاریخ دانی کا حوصلہ رکھتا ہے اور نہ اسقدر لیاقت رکھتا ہے کہ اس بڑے کام کو
انجام دیسکے علاوہ اسکے اس کام کے لکھنے کے واسطے بہت سے اصحاب کوشش
بھی کررہے ہین جو مجھ سے ہزارگنا لیاقت و علمیت و واقفیت مین زیادہ ہین اور سرکاری
جانب سے بھی مسٹر اسٹیفن وھیلر صاحب اس کام کے واسطے مفصل تاریخ لکھنے کو
مقرر ہوے ہین اور عنقریب دہلی سے روانہ ہونگے اور جلد کام شروع کرینگے اور جناب
قاضی عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر ضلع اندابھی جو ایک نہایت

لایق مصنف ہین اور جنھون نے بہت سی کتابین خود تصنیف کی ہین اور بہت سی کتابون
کی شرح لکھی ہین اور جنھون نے حال ہی مین سوانح عمری جناب شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم
کی تحریر کر کے طلباء اسکول کو تقسیم کی ہے اس بارہ مین ایک مفصل کتاب لکھنے والے
ہین اور بہت سے لایق و فایق اصحاب اردو و انگریزی و فارسی مین اس کام کو شروع
کرینگے مگر وہ کتابین اول تو زیادہ قیمت کی دوم بہت طول طویل ہونگی اور انکے چھپنے
مین بھی زیادہ عرصہ ہے - چونکہ یہہ کام ایسا ہے کہ جسقدر جلد انجام کو پہونچے اسیقدر
سننے والون کو زیادہ اچھا معلوم ہوگا کیونکہ اس دربار شاہی کے حالات معلوم کرنیکا
ہر شخص مشتاق ہے - اگرچہ اس بارہ مین میرا لکھنا کچھ زیادہ کارگر نہو مگر اس معاملہ مین
جو زیادہ غور و فکر کیگئی تو اسکی ایسی حالت پائی گئی جیسے فرض کیجئے گا کہ ملک کو ٹوپیون
کی ازحد ضرورت ہے اور سب صاحب اسکے واسطے ٹوپی طیار کرین - کوئی صاحب
بہت عمدہ بیل بوٹے اور سونے چاندی و جواہر کی جڑاو ٹوپی طیار کرے - کوئی صاحب
ریشمی کلابتون وغیرہ جڑکر کام کرنا چاہے کوئی ڈورے کا باریک کام کر کے طیار کرنا چاہے
غرضکہ بہت سے اصحاب ٹوپی طیار کرین کیسکی ٹوپی بیش قیمت ہونے کی وجہ سے
نواب راجگان ساہوکاران کی پٹاری ہی مین رکھنے لایق ہوگی اور وہ اسکو گاہ بگاہ
کسی تقریب شادی وغیرہ پر زیب سر کرینگے - کیسکی ٹوپی اسقدر بھاری ہوگی کہ
پہننے والا اسکو آسانی سے پہن بھی نہ سکیگا کیسکی ٹوپی ایسے زیادہ عرصہ مین طیار
ہوگی کہ اسکو بہت سے اسوقت کے اصحاب شاید سال دو سال دیکھ بھی نہ سکین
لیکن میری ٹوپی ایسی سادہ ہوگی جیسا مین سادہ ہون کہ اسکو غریب سے غریب بھی
پہن سکیگا اور فوراً استعمال مین لا سکیگا - اسلئے میرے قلم نے یہہ جرات کی ہے کہ
مین دربار دہلی کے متعلق جہانتک مجکو بذریعہ روزانہ اودھ اخبار و ہندوستانی کے جو
لکھنؤ سے جاری ہوتے ہین اور یہہ دونون اخبار اردو زبان مین آجکل بہت ہی مستند

پائے جاتے ہین معلوم ہوا اور علاوہ اسکے جو کچھ مین نے دربار دہلی مین شامل ہوکر بچشم خود دیکھا ان سبکو مفصل وسلسلہ وار لکھون - ناظرین سے دست بستہ عرض ہے کہ میری طرز تحریر وانشا پردازی کی ہنسی نکرین بلکہ اصلی حالات کو ملاحظہ فرماوین - اگر میری کتاب بعد میرے مرنے کے ہندوستان کی دس بیس الماریون مین باقی رہی تو مین اپنی اس محنت کا بہت صلہ پاؤنگا اور یہہ ہی میری غرض ہے -

---

آپکا تابعدار
نتھن لعل مختار عدالت فوجداری وکلکٹری بلندشہر
متوطن جیور ضلع بلندشہر

باب دوم

حالات جنابہ کوین وکٹوریہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند و اُنکی وفات

ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۹ء کو پیدا ہوئین اور سنہ ۱۸۳۷ء مین تخت نشین ہوئین اور سنہ ۱۸۳۸ء مین تاج شاہی سر پر رکھا گیا اور سنہ ۱۸۴۰ء مین انکی شادی ہوئی اور سنہ ۱۸۷۶ء مین لقب قیصری حاصل کیا جسکا دربار لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل و کشور ہند کے زمانہ مین یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا جسکی شان و شوکت و کیفیت سے ہر شخص واقف ہے اور سنہ ۱۸۸۷ء مین گولڈ جوبلی ہوئی اور سنہ ۱۸۹۷ء مین ڈائمنڈ جوبلی ہوئی اسکے بعد کی تاریخ جو بابت واقعہ جانکاہ کے ہے لکھنے کی بابت راقم کا ہاتھ کانپتا ہے کیونکہ اس واقعہ نے اسقدر صدمہ ہر شخص کے دل پر پہونچایا تھا کہ جسکا بیان کرنا طاقت سے باہر ہے مگر مجبوری ہے کہ بلا اس تاریخ کے لکھے اصلی مطلب تاریخ کا حاصل نہین ہوتا اسلئے لکھنا پڑا کہ ہماری ملکہ ممدوحہ تاریخ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو بروز منگل بوقت شام اس جہان فانی سے رحلت فرما ہوئین۔

جب یہہ خبر وفات حسرت آیات کی لندن مین مشہور ہوئی تو اُسکے بعد یہہ خبر بذریعہ تار سرکاری کے جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے ذریعے ہندوستان مین بھی آناً فاناً مین پہونچگئی۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام ہندوستان مین سناٹا سا چھا گیا اور جب جب جہان جہان یہہ منحوس خبر پہونچی اُسیوقت سب کاروبار دنیاوی و عدالتی سب لوگون نے

بند کر دیے اور فوراً تمام دُنیا کے حصہ سے افسوس کے تار براہ راست اور بہت سی بوساطت جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے شہنشاہ معظم کے حضور میں پہونچگئے۔ اندنون تمام حصہ دنیا میں اسقدر زیادہ کام تار کا بڑھ گیا تھا کہ دفاتر تار مین سوا ے ان خبرون کے اور کسی خبر کا ذکر نتھا چونکہ ہماری ملکہ ممدوحہ کو تمام رعایا مملوکہ اپنی کے ساتھ خصوص ہندوستان کے ساتھ دلی پرورش منظور تھی اسوجہ سے جو کچھ رنج اہل ہندوستان نے اس صدمہ سے اُٹھایا اُسکا اندازہ ان تار برقیون سے ہو سکتا ہے جو اس خبر کے سننے کے بعد دفاتر تار برقی واقعہ ہندوستان سے دیے گئے۔ اگرچہ جنابہ ملکہ معظمہ ۲۲- جنوری سنہ ۱۹۰۱ع کو رحلت فرما ہوئین تھین لیکن جنازہ اوٹھانے کی رسم شاہی یکم فروری سنہ ۱۹۰۱ع اور تاریخ دفن ۴ فروری سنہ ۱۹۰۱ع قرار پائی۔ اس عرصہ مین ملکہ کی نعش بدستور محل اوسبرن مین رہی اور اُسکی حفاظت ایک ممبر خاندان اور دو ہندوستانی خدمتگارون کے سپرد کیگئی اور پہرہ سرکاری بھی بدستور رہا۔ وجہ اسقدر دیر سے دفن کرنیکی یہہ ہوئی کہ تمام شاہانہ جلوس کا انتظام جو بادشاہون کے جنازہ کے ساتھ ضروری ہے ہو سکے۔

جبسے یہہ منحوس خبر ہندوستان مین پہونچی تب ہی سے تمام اہلکاران و ملازمان سرکاری نے خواہ فوجی یا سیویلین یا مال سبھون نے سیاہ بلّا ماتمی باندھنا شروع کیا اور ہر رعایا نے بھی ماتمی سیاہ بلّا باندھا۔ سرکاری ملازمان نے ایک سال تک اور تمام رعایا نے چھ ماہ تک پورا ماتم کیا اور ہر جگہہ مسجدون اور مندرون مین نماز مغفرت پڑھی گئی اور پوجا و پاٹ کئے گئے بالآخر ۴- فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو ہماری ملکہ معظمہ فروگ مور کے قبرستان مین ہمیشہ کے لئے آرام سے سُلا دی گئین۔

باب سوم

شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کو بطور ورثہ تاج شاہی کا ملنا
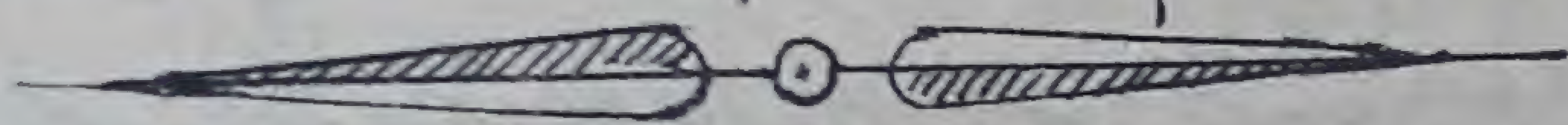
ہمارے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہ وحشمتہ بروز منگل تاریخ ۹ - نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوے اور یہہ ہی ولیعہد سلطنت تھے چنانچہ ازروے قواعد شاہی کے تخت سلطنت انکو ورثہ مین ملا - چونکہ رسم تاجپوشی کا رواج قریب قریب ہر ملک مین ہوتا چلا آیا ہے چنانچہ اُسکے بموجب اس مبارک رسم کے ادا کرنے کے لئے ہمارے شاہنشاہ معظم نے بھی بمقام لندن ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء مقرر فرمائی اور بڑے بڑے سامان طیار ہوے اور ہر ممالک مقبوضہ ومفتوحہ سے والیان ملک وراجگان ومہاراجگان طلب ہوے چنانچہ ہندوستان سے بھی بہت سے راجے مہاراجے وغیرہ طلب کئے گئے اور فوجی لوگ بھی طلب ہوے - جبکہ سب لوگ لنڈن پہونچ چکے تو یکایک ہمارے شاہنشاہ کی طبیعت بہت خراب ہو گئی اور یہہ خبر بھی ایسی ہی منحوس تھی جیسی وفات ملکہ معظمہ مرحومہ کی تھی اس خبر نے بھی تمام انگلستان وہندوستان مین مایوسی چھادی اور تمام ممالک محروسہ وغیر محروسہ خصوص ہندوستان سے تار عیادت بھیجے گئے اور تمام مساجد ہندوستان مین نماز صحت یابی شاہنشاہ معظم پڑھی گئین اور مندرون مین پوجا پاٹ کئے گئے اور سچے دل سے دعائین مانگی گئین کہ جو بارگاہ الٰہی مین فوراً مقبول ہوئین اور شہنشاہ معظم نے صحت پائی - اس

صحت یابی کی خبر سنتے ہی تمام ہندوستان ودیگر ممالک مین عام خوشی پھیل گئی اور بڑے زور شور سے جابجا جلسہ ہاے خوشی ہوے اور ہر مساجد ومنادر وگرجاؤن مین خوشیان کی گئین اور جابجا آتشبازی چھوڑی گئی اور روشنی کیگئی اور پھر صحت یابی پر ہزارہا تار ہندوستان ودیگر ممالک سے بھیجے گئے - ان کل حالات سے سب صاحبان کو یہہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ہماری ملکہ معظمہ مرحومہ اور انکے وارث جناب شاہنشاہ معظم کے ساتھ کسقدر الفت تمام ممالک محروسہ وغیر محروسہ خصوص ہندوستان کو ہے - بوجہ بیماری شاہنشاہ معظم کے تاریخ جشن تاجپوشی لندن مین بجاے ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۱ع کے ۹ - اگست سنہ ۱۹۰۱ع مقرر کیگئی - چنانچہ لندن مین جو جلسہ تاجپوشی کا ہوا ویسا جلسہ باشان وشوکت آجتک کبھی نہین ہوا - جن صاحبون نے اُس جلسہ کو دیکھا ہے وہی بخوبی جان سکتے ہین چونکہ جشن تاجپوشی لندن مین ہندوستان سے خاص خاص راجہ مہاراجہ بُلاے گئے تھے اور ہمارے شاہنشاہ معظم کو ہندوستان کے ساتھ خاص محبت تھی اسوجہ سے شاہنشاہ معظم نے مناسب خیال فرمایا کہ اسکا جلسہ بذریعہ عالیجناب جناب امیر کبیر لارڈ کرزن صاحب وایسراے وگورنر جنرل بہادر ہند یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کو بمقام دہلی جو سب راجگان وشاہان مغلیہ کا پایہ تخت ہے اور ہمیشہ سے اس بارہ مین مشہور رہے اور جہان پہلے بھی دربار قیصری یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع کو ہوچکا ہے کیا جاوے - جب یہہ خبر اول ہی اول تمام اخبارون مین مشہور ہوئی اُسیوقت سے سب لوگون کے دل اس جلسہ کی جانب لگ گئے اور رفتہ رفتہ شوق بڑھنے لگا اور جشن تاجپوشی کے لئے دہلی مین جگہہ تجویز ہوکر طیاریان ہونے لگین -

باب چہارم

آرائے اخبارات دربارہ اس امر کے کہ آیا دربار دہلی ہونا چاہیے یا نہیں اور اُسکے جوابات اور اُسکے فواید معہ اسپیچ لارڈ کرزن صاحب بہادر

سب سے پہلے آپ صاحبان کو یہہ بات جاننی لازم ہی کہ اِس دربار دہلی کے بارے مین کیا کیا رائے اخبارات انگریزی کی تھین اور کیا کیا انھون نے اعتراضات کیئے اور کیا کیا ان اعتراضون کے جوابات دیے گئے اور ہمارے وایسرائے صاحب امیر کبیر لارڈ کرزن صاحب بہادر نے اُسکے متعلق کیا اسپیچ فرمائی - چنانچہ منجملہ اُسکے مین ایک رائے مسٹر جی - ایم میکلین صاحب کی جو وسٹ منسٹر گزٹ مین شایع ہوئی مختصراً معہ جواب اعتراض کے جو پانیر اخبار روزانہ الہ آباد نے دیا درج ذیل کرتا ہون اور اُسکے نیچے ۵ - ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء والی اسپیچ گورنر جنرل صاحب بہادر کی جو جلسہ کونسل مین دربار دہلی کے متعلق فرمائی تھی وہ بھی تحریر کرتا ہون ناظرین اس سے بہت حظ اُٹھائینگے -

رائے مسٹر جی ایم میکلین صاحب

مطبوعہ اخبار ہندوستانی مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰

ایک اہم معاملہ یہہ ہے کہ لارڈ کرزن صاحب وایسرائے ہند نے اپنا یہہ قصد بہ اعلان

ظاہر کیا ہے کہ دہلی مین ذاتی رسم تاجپوشی ادا کرین اِس سے یہہ منشا ہے کہ سرکاری
روپیہ صرف ہو جو ہندوستان جسمین حالانکہ آدمی قحط کے کامون پر امداد پا رہے ہین
اِس کام کے لئے نہین دیسکتا ہے کوین وکٹوریا کی یادگار صرف کثیر کے ساتھہ قایم کرنے
کے بعد اِس ہی ایچ مین والیسرائے صاحب اپنی رعایا کی جیبون سے تقریباً
دس لاکھ پاونڈ اسٹرلنگ نکلوالینگے اور یہہ جزیہ فیاشی امپیریل جولانی خیالات کے لئے
ایک بہت بڑی رقم ہے علاوہ برین لارڈ کرزن صاحب بہادر دہلی مین کون رسم
ادا کرنا چاہتے ہین۔ رسم تاجپوشی ایک نایاب پاک مذہبی رسم ہے اور اسوقت کے
لئے نہایت اہم رسم ہے اِسکا تعلق صرف شہنشاہ کی ذات سے ہے یہہ کسیطرح
بذریعہ قایم مقام ادا نہین ہو سکتی ہے - اِس رسم کے تین حصے ہوتے ہین مسیح کیا جانا
تاجپوشی - رعایا کا اطاعت قبول کرنا - کیونکر ممکن ہے کہ یہہ باتین دہلی مین دوہرائی جاوین
اور رسم تاجپوشی کے متعلقہ اِن رسوم کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہے جنکو بموجب قوانین و
اخبارات و حقوق ریچ بشپ صاحبان قیام پروٹسٹنٹ مذہب سے خاص تعلق ہے
کیا یہہ مناسب ہے کہ ہمارے شاہنشاہ کی جگہہ والیسرائے صاحب مسیح کئے جاوینگے
یا تاج اونکے سر پر رکھا جاوے اور اُنکے سامنے رعایا سر تسلیم خم کرے تاکہ وہ یہہ بات
ظاہر کرسکین کہ در اصل وہ خاندان مغلیہ کے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہونے کے
قابل ہین اگر ایسا نہین ہے تو پھر لارڈ کرزن صاحب کا کیا منشا رہے ہندوستان
مین جشن تاجپوشی کا اعلان ہو چکا - قایم مقامان ہند نے خود حاضر ہو کر شہنشاہ معظم
کی قدمبوسی حاصل کی کیا اسقدر کافی نہو گا -

یہہ تو مسٹر میکلین صاحب کی راے کا خلاصہ تھا اب اخبار پانیر الہ آباد
اسکے جواب مین حسب ذیل رقم طراز ہے -

راے پانیر اخبار الہ آباد

مطبوعہ اخبار ہندوستانی مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰

بہ حیثیت ایک اینگلو انڈین کے جسکو بہت سال کا تجربہ ہو مسٹر میکلین کا ہندوستان مین سرکاری رسم دربار سے ناواقف ہونا ایک حیرت کی بات ہے - بہرکیف اس موقع پر یہہ امر صاف طور پر بیان کردینا بہتر ہوگا کہ یکم جنوری کو دہلی مین کون کارروائیان وقوع مین آئینگی بعد معمولی درباریون اور یوروپین تماشائیون کے اپنی اپنی جگہون پر شامیانہ دربار مین تشریف رکھنے کے راجگان ہند اپنے اپنے مرتبہ اور شان کے مطابق ایک ساتھ تشریف لائینگے اور ہر ایک کے لئے سلامی ہوگی - بعد ازان گورنر صاحبان اور لفٹنٹ گورنر صاحبان تشریف لائینگے - سر چارلس ریواز سب کے آگے ہونگے کیونکہ دربار پنجاب مین منعقد ہوتا ہے - بعد ازان کمانڈر انچیف صاحب تشریف لائینگے اور اُنکے بعد نہایت شاندار جلوس کے ساتھ وایسراے صاحب بہادر تشریف لائینگے - ایک ہیرلڈ نہایت تحکمانہ آواز مین بارہ ہزار کے مجمع کو شاہ اڈورڈ ہفتم کے شہنشاہ تمامی ہند ہونے کا اعلان کریگا - جسپر تمام جم غفیر علاوہ چالیس ہزار افواج کے جو دربار کے دروازے پر پیرا باندھے کھڑی ہوگی اس اعلان کا جواب دیگی - تقریباً بیس ہزار بندوقین داغی جائینگی - ایک توپخانہ سے ۱۰۱ توپون کی شاہی سلامی ہوگی اور باجے والے قومی گیت بجانا شروع کرینگے بعد ازان وایسراے صاحب دربار کو ایک تقریر مین مخاطب کرینگے اور ایک خاص پیغام منجانب شہنشاہ دربار مین پڑھینگے - بعض اشخاص مین یہہ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ شہنشاہ معظم اس موقع پر کوئی غیر معمولی اعلان ۱۸۵۸ء کے تایدی اعلان کے پیرو پر جاری کرینگے - کوئی شخص اس خیال کی تردید یا تائید کرنے کا مجاز نہین ہے اور شہنشاہ کے پیغام کی نسبت پیش خبری کرنا داخل گستاخی ہوگا - لیکن ہمارا یہہ کہنا درست ہوگا کہ جہانتک سرکاری طور پر اس ملک مین معلوم ہوا ہے اعلان مذکور الصدر

کی امید بالکل بے بنیاد ہے - بعد اختتام تقریر حضور وائسرائے صاحب بہادر ہر ایک راجہ حضور کے سامنے پیش کیے جائینگے اور ہیرلڈ انکا نام باواز بلند پکارے گا - تمام کارروائی نہایت ہی عمدہ اور شاندار ہوگی - بموجب ہدایت خاص منجانب وائسرائے صاحب بہادر ہر ایک راجگان ہند اپنی قومی پوشاک زیب تن کرینگے جو ایشیائی شان و شوکت کا ایک بے نظیر نمونہ ہوگا - حقیقت مین ہیرے جواہرات کمخواب و زردوزی چیزون کی وہ چمک دمک ہوگی جو شاید اسی پایہ تخت دہلی کو سابق مین کبھی دیکھنی نصیب نہوئی ہوگی - اس موقع پر جس ہندوستانی راجہ کو خاص طور پر اطاعت کا پیغام شہنشاہ معظم کی خدمت مین روانہ کرنا ہوگا اسکو اسکے آگے اظہار کا موقع دیا جائیگا اور یہہ امر صرف ہر ایک کی مرضی پر منحصر ہے اسکو سرکاری ہدایات سے کوئی تعلق نہین ہے بعد ازان دربار مذکور اسی مبارک رسم کے ساتھ برخاست ہوگا جسطرح کہ وہ منعقد ہوا تھا -

اسپیچ جناب فیضمآب لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل بہادر دربارہ حمایت دربار دہلی جو ۶ ستمبر ۱۹۰۲ء کو جلسہ کونسل مین فرمائی اور جسکا مفصل حال اخبار ہندوستانی مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء مین صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ مین تحریر ہوا

مین آجکے موقع سے ان اہم فرائض یا مجمع فرائض کی نسبت جو دہلی مین ادا ہونیوالے ہین چند الفاظ بیان کرنے کا فایدہ اٹھانا چاہتا ہون جو آیندہ چند ماہ کے اندر ہماری توجہ بہت کچھ اپنی جانب مبذول کرائینگے اور غالباً خاندان مغلیہ کے قدیم دار السلطنت مین آیندہ ماہ جنوری مین ایک بے نظیر گروہ ہندی اصحاب کا یکجا کردینگے - حضور

شہنشاہ معظم کی تاجپوشی ولایت مین بخیر وخوبی ہوچکی ہے اور آج وہ ہمارے ویسے ہی بادشاہ اور شہنشاہ ہین جیسے ملکہ معظمہ کی وفات کے دوسرے روز تھے کوئی رسم اونکے خطابات مین ایزادگی نہین کرسکتی ہے اور نہ اونکے مرتبہ کو زیادہ جایز قرار دے سکتی ہے پس سوال کیا جاسکتا ہے کہ پھر ہمکو ہندوستان مین آپکی تاجپوشی کا جشن کیون کرنا چاہیے؟ مین خیال کرتا ہون کہ عام راے نے اپنے اطمینان کے مطابق اس سوال کا جواب دیدیا ہے مگر شاید مجکو بھی اس جواب مین چند الفاظ اضافہ کرنے کی اجازت دیجائیگی وہ عملدرآمد جو بادشاہون کو اپنی رعایا سے عام جشن مین قربت مین لاتا ہے اور اظہار خوشی جو اس اعلی امرتبہ کے حصول کے بعد کیا جاتا ہے۔ کوئی عجیب بات نہین ہے بلکہ عزیز اور متبرک خیال کیجاتی ہے۔ ہندوستان یا حصص ہند کے ہر ایک شہنشاہ نے سلف مین ایسا ہی جشن کیا تھا۔ ہندوستان کا ہر ایک سردار بلکہ نظیر اً زمیندار اور روسا بھی پیش کیے جاسکتے ہین جو ایسے جشن کرتے ہین تخت نشینی کا دربار اس ملک مین ایک جانب سے دوسری جانب تک مسلمہ اور مقبول رسم ہے اگر ہمارے سوشل مراتب کے ہر ایک درجہ مین یہہ بات ہوتی آئی ہے تو کسقدر زیادہ ضروری اور پسندیدہ ہے کہ اعلی درجہ کی حالت مین بھی ہو مین بالذات اس رسم مین بجاے اس واقعہ کے کہ یہہ صرف باضابطہ تسلیم کرنا اس امر کا ہے کہ ایک بادشاہ نے انتقال کیا اور دوسرا جانشین ہوا اور کچھ زیادہ بھی پاتا ہون کروڑہا رعایا کو جو دور دراز پڑی ہے اور محدود زندگی بسر کررہی ہے اونکے لیے یہہ جشن تاجپوشی کوئی بڑی بات نہین ہے لیکن شہنشاہ اور رعایا کے درمیان یکسان فوائد کا ثبوت جو یہہ غرض پیش کرتا ہے اور جسکو ہر وقت زندہ رکھتا ہے نہایت اہم و ضروری ہے سوسائٹی نے ہر ایک زمانہ مین ایک ایسے سردار کی تلاش کی ہے جسکے روبرو وہ سر تسلیم خم کرنے کو مستعد ہوئی ہے اور بادشاہی ایک ایسا مقبول عام شکل ہے جسکو اونھون نے عام طور پر اختیار کرلیا مگر جسقدر اعزاز رعایا کی نظرون

مین خوشی سے مقبول ہوتا ہے ضابطہ ورسم کی پابندی سے نہین ہوتی جسقدر بادشاہ
رعایا کا قایم مقام ونیز سردار ہوتا ہے تعلق بادشاہی ورعایا کا دونون کے لیئے بیش
قیمت ہوجاتا ہے ایک قوم کی زندگی وسرسبزی دنیا کے روبرو اُسکے شہنشاہ
کی ذات مین پیش کیجاتی ہے اسکی ذات مین دونون چیزین متحد ہوتی مین اور وہ ان دونون
کی جانب سے گفتگو کرتا ہے۔ ہندوستان مین زیر حکومت تاج برطانیہ یہہ اولین
مرتبہ ہے کہ یہہ اتفاق حاصل ہوا ہے اور تمام براعظم نے ایک شہنشاہ کو تسلیم
کرلیا ہے - اس قسم کے اتحاد سے قوم کی پولیٹیکل قوت اور اخلاقی شان بلاکسی مزاحمت
کے بڑھ جاتی ہے اور دنیا کی نگاہ مین اسکی اصلیت کے اظہار سے دونون کی قدر افزائی
ہوجاتی ہے - ایک اور امر یہہ ہے کہ جسکے لحاظ سے مین ایسے جشن مین ظاہری وقعت
سے کچھ اور زیادہ خوبی پاتا ہون ہمارے اس ملک کی مختلف قسمتون ومختلف فرقون
مذاہب وملتون مین ایک بات جو ہم سبکو متحد کرتی ہے اور جو باتین ہم مین اختلاف
پیدا کرنے والی ہین ان سبکو اتفاق کی زبردست قوت زیر کرتی ہے - وہ بات ایک
حکمران کے ساتھہ وفاداری کرنا اور ایک ہی سلطنت کے افراد ہونا اور ایک ہی سلطنت
کے باشندے ہونا ہے جسقدر زیادہ ہمکو اس امر کا حس ہوگا اوسیقدر زیادہ ہمارے
افراد کی زندگی عمدہ ہوگی اوسیقدر زیادہ ہماری خوبی قسمت کا فیصلہ یقینی ہوگا پس
مین دہلی کی رسم کو ایک پاک شاندار عام رسم خیال کرتا ہون جس سے اپنی قوت کا
ثبوت ہمکو معلوم ہوجاے اور نہ صرف یہہ تماشا کرنا مقصود ہے کہ چند گھنٹہ تک ہمارے
روسا یہان کی شان دیکھکر چوندھیا جائین اور بعد ازان اسکو فراموش کردین - میرے
خیال مین لارڈ لٹن نے جنھون نے عہد سلطنت برطانیہ مین اول مرتبہ ایسا دربار شاہی
منعقد کیا تھا جیسا منعقد کرنے کا ہمارا ابھی قصد ہے گو پچھلا دربار مختلف حالتون مین
اس سے کم درجہ کا تھا لیکن ایک ایسی نظیر پیش کردی جس سے دونون مدبری اور جولانی خیالات

کا ثبوت ملتا ہے مجھکو اس مین شبہ نہین ہے کہ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کے شاہی دربار سے بہت کچھ فایدہ حاصل ہوا تھا اور خداوند تعالی کی برکات سے مین اس امر کا یقین واثق رکھتا ہون کہ بجنسہ بلکہ اُس سے بھی بڑھے ہوے نتایج یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کی رسم دربار سے پیدا ہونگے۔ درحقیقت یہہ موقع نہایت پاک اور تاریخی ہو جاتا اگر شہنشاہ معظم خود اس موقعہ پر موجود ہونیکے قابل ہوتے اور تمام ہند کا تاج اپنے سر پر رکھتے۔ عرصہ دراز گذرا جب ہم اولاً یہہ تجاویز طیار کر رہے تھے مین نے یہہ رُخ اس دربار کا حضور پرنور کی خدمت مین پیش کرنیکی جراٴت کی تھی یہہ خیال حضور کو نہایت پسند آیا تھا اور اسکے انجام دینے کے قابل ہونے مین اونکو از حد خوشی ہوتی۔ حضور کو اس ملک سے ہمیشہ بہت الفت رہی ہے اور مین یہہ بیان کرنے کی جراٴت کرتا ہون کہ حضور کو تمامی ہند کے اولین شہنشاہ ہونے کا اُسیقدر فخر حاصل ہے جسقدر ملکہ معظمہ مرحومہ کو یہان کی اولین ملکہ ہونے کا فخر تھا لیکن فرایض سلطنت مین زیادہ تر مشغول رہنے سے حضور شہنشاہ معظم اُسقدر ہفتون تک جتنے درکار ہونگے انگلستان سے غیر حاضر نہین ہو سکتے ہین۔ اور حضور اس خواہش کے نہ پورے کرنے سے انکار کرنیکے لئے مجبور ہوے جو اگر ایسا نہوتا تو آپ ضرور تشریف لاتے۔ بدینوجوہ نہایت خوشی سے یہہ خبر سُنی جائیگی کہ حضور پُرنور نے اپنے بھائی ڈیوک آف کناٹ کو آیندہ دربار مین بحیثیت قایم مقام خاندانی شرکت کے لئے منتخب کیا ہے۔ ڈیوک اور ڈچز صاحبہ کی موجودگی جنھون نے اس ملک مین بہت سے سال خوشی و خورمی سے صرف کئے ہین اور جنکے ساتھ ہر طبقہ کی رعایا اسقدر زیادہ الفت رکھتی ہے ہماری کارروائیون مین وہ شان پیدا کر دیگی جو اونکی عدم موجودگی مین ہرگز پیدا نہوتی اور تمام ہند مین شہنشاہ معظم کی ذاتی دلچسپی کا خیال گھر گھر مین پیدا کر دیگی ہم یہہ محسوس کرینگے کہ بھائی کی موجودگی سے ایک طرح گویا خود شہنشاہ موجود ہین اور چونکہ اونکے اختیار مین نتھا کہ خود شریک ہوتے یا اپنے

ولیعہد کو شرکت کے لئے روانہ کرتے (جنکا ہم بعد مین خیر مقدم کرنے کی امید کرتے ہین)
لہذا شاہ معظم نے ہندوستان پر اپنی بیحد ہمدردی اور عنایات ثابت کرنے کی بہتر
تدبیر نکالی - ایک اور امر بھی ہے جسکے لحاظ سے مین خیال کرتا ہون کہ ایک ایسا مجمع
جیسا دہلی مین ہوگا نہایت مفید ہوگا - ہندوستان مین کمزوری کی ایک علامت
یہہ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہے ہر ایک صوبہ ہر ایک دیسی ریاست
اپنے ہمسایون سے کم یا زیادہ مستحکم سدراہ سے مسدود ہے - ریل کی وسعت اور سوشل قیود
کی ترقی ان سدراہون کے توڑنے کی جانب رجوع ہے مگر پھر بھی وہ اسوقت نہایت
مستحکم ہین - جو راجہ جنوب مین رہتے ہین انھون نے شاید ہی کبھی اپنی زندگی مین شمالی
ریاستون کی سیر کی ہوگی یا اُنکو دیکھا ہوگا شاید اس آخر الذکر گروہ مین وہ سردار شامل
نہین ہین جو کبھی اپنے گھر سے باہر قدم نہین نکالتے ہین ایسی حالت مین یہہ عمدہ بات ہوگی
کہ انکو ایک دوسرے سے ملنا اور شناسائی پیدا کرنا چاہیئے اور تبادلہ خیالات کرین مگر کوئی
ایسا عمدہ موقع سب کے یکجا ہونے کا ممکن نہین ہے جبتک سرکار کی جانب سے اُنکو
ایسا موقع ندیا جاوے اگر ہم بر اعظم یورپ کی طرف نظر ڈالین توہمکو معلوم ہوگا کہ یکسان
حقوق کو ترقی اور صلح کُل مین وہان اُسوقت سے کیسی ترقی ہوئی ہے جب سے یورپ کے
فرمانروایون نے اہم موقعون پر ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اختیار کیا ہے - جہان سلف
مین ذرا سے شبہ پر وہ اپنی افواج میدان جنگ مین لاتے تھے وہان آج وہ آپسمین
گفتگو کرتے ہین اور باضابطہ دعوتون مین ایک دوسرے کا جام صحت نوش کرتے ہین
سلف مین یونان نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور ایک عجیب طریقہ کے ساتھ کیونکہ اِس
امر مین شبہ نہین ہوسکتا ہے کہ وہ قومی حس جسنے اِن تمام ریاستون کو متحد کردیا
تھا اور اِس قابل بنادیا تھا کہ قدیم دنیا کی زبردست جنگی سلطنتون کے مقابلہ کی
تاب لاسکین زیادہ تر اُسکو نشو و نما اُن پن سلینک مجمعون مین ہوتی تھی جو آلمپک

کھیلون کے نام سے نامزد کیئے جاتے ہین۔ اس ملک مین مین خیال کرتا ہون کہ برٹش حکام کا مختلف صوبجات سے آکر ایک دوسرے سے ملنا اسیقدر مفید ہے۔ مدراس مین بہت سے ایسے آدمی ہین جنھون نے پنجاب نہین دیکھا ہے یا بمبئی مین بھی ایسے ہین جو بنگال سے ناواقف ہین۔ ہندوستان مین صرف وایسرائے ہی ایک ایسا آدمی ہے جسکو تمام ملک سے واقف ہونے کا موقع حاصل ہے اور جو ایک دوسرے کا موازنہ کرکے جانچ کرسکتا ہے لوگ شکایت کیا کرتے ہین کہ گورنمنٹ مین یکسوئی نہین ہے مین انکو یقین دلاسکتا ہون کہ ہندوستان مین طریقہ وتجاویز نظم ونسق کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا نہایت عجیب بات ہے۔ مین وہ شخص نہین ہون جو انکو بالکل مٹانا چاہتا ہے لیکن مین اعتماد کے ساتھ کہتا ہون کہ دربار دہلی کا ایسا موقع جہان سپاہی اور سویلین ہندوستان کے تمام حصص سے آکر یکجا ہونگے اور چند گھنٹون یا ایک روز کے لیے نہین بلکہ ۱۵ روز کے لیئے اور جہان وہ اپنے نوٹس ایک دوسرے سے ملاسکتے اور تبادلہ خیالات کرسکتے ہین شرکا و نیز اس نظم ونسق کے لیے جسمین وہ کام کررہے ہین دونون کے حق مین بے انتہا فوایدسے ماموراثابت ہوگا مجھکو یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ اپنے شہنشاہ کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کے یہہ خاص فوایداس دربار سے ہندوستان کو حاصل ہونگے جیساکہ سبکو معلوم ہی مین نے اس موقع سے عملی طورپر فایدہ حاصل کرنے کی اور زیادہ کوشش کی ہے اسوقت ہندی دستکاریون کی نمایش کا انتظام دہلی مین کرکے مین اعتماد کے ساتھ عوام کو اس امر کا یقین دلاسکتا ہون کہ وہ نمایش کی خوبی شان اور انواع واقسام کی چیزین دیکھکر ازحد خوش ہونگے۔ آیا یہہ امر صحیح ہی کہ ہندوستان کی قدیم دستکاریان یورپین مقابلہ سے مٹ رہی ہین یہہ الزام بارہا وہ لوگ عاید کیا کرتے ہین جو خود انکو زندہ رکھنے کی مطلق کوشش نہین کرتے ہین یا وہ اس بے پروائی سے مفقود ہورہی ہین۔ یا

ہندوستان صرف جیسا کہ مجھکو شک ہی ایک عالمگیر قانون کی تمثیل پیش کرتا ہے لیکن یہہ بات ضرور ہے جیسا بہت سے لوگون نے مان لیا ہے کہ دستکاریان اس حد تک مفقود نہین ہوئی ہین اور دستکار اب بھی ہندوستان مین باوجود موجودہ تجارتی معیار اور خراب مذاق کے ایسے موجود ہین جو اگر اون سے مانگ ہوتی تو خوشنما و بصورت اور عجایب چیزین بہم پہونچا سکتے ہین - مین یہہ بہانہ نہین کر سکتا کہ ایک نمایش سے یہہ بات پیدا کردونگا لیکن اگر فی الحال اسکا وجود ہو جیسا کہ مین خیال کر سکتا ہون تو شاید خراب و خستہ حالت مین ہو تو ہم ایسے موقع کے ذریعہ سے اوسکو از سر نو زندہ کرنے اور ترقی دینے مین بہت کچھ کر سکتے ہین کیونکہ مین امید کرتا ہون کہ ہم دونون باتین کر سکتے ہین دنیا پر مشتہر کر سکتے ہین کہ ہم کیا تیار کرنے کے قابل ہین اور نیز یہہ بات جو سب سے ضروری ہے کہ بنانے والون کا حوصلہ بڑھاوین اور باشندگان ملک مین مذاق خریداری پیدا کرین - اب مین اس معاملہ کے ایک اور زیادہ عملی پہلو پر چند الفاظ بیان کرنا چاہتا ہون یعنی ہندوستان کی آمدنی پر اسکا کسقدر بار ڈالا جائیگا - مین نے وہ تقشیجات دیکھے ہین جو اسکے متعلق بنائے گئے ہین اور اُنھون نے مجھ ایسے سخت دل آدمی کو بھی حیرت مین ڈالدیا ہے - بعض اطراف مین یہہ عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ دربار کی وجہ سے ہندوستان پر کم از کم ایک کروڑ روپیہ کا بار پڑیگا اور ایک ذمہ دار اخبار مین میری نظر سے گذرا کہ لارڈ کرزن فضول شان اور تماشے مین ۳ کروڑ روپیہ ضایع کرنے والے ہین اکثر اوقات خاصکر میری آگاہی کے لئے ہمارے قدیم دوست نیرو کا ذکر کیا جاتا ہے جنکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ جب روم مین آگ لگی ہوئی تھی وہ حضرت بانسری بجارہے تھے -

مین اس رجحان کو بُرا سمجھتا ہون کہ سرکار کے ہر ایک کام پر خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکی واہیات جانچ روپیہ آنے اور پیسون سے کیجاوے بعض باتین ایسی ہین کہ جنکے لئے بہت

کچھ صرفہ کچھ بھی نہین ہے اور سیطرح اور باتین بھی ہین جنکے لئے بہت کم صرفہ کی ضرورت ہے - لیکن مین اس امر کو تسلیم کرتا ہون کہ ان تنگ خیالات کا اثر ہر ایک شخص پر نہ پڑیگا اور اس دلیل مین بہت کچھ صداقت اور سنجیدگی ہے کہ خواہ کیسا ہی ضروری اور پسندیدہ کام ہو لیکن پبلک کا روپیہ اسمین فضول برباد نکرنا چاہیئے - یہہ عذر مجکو ایسا معقول معلوم ہوتا ہے کہ اسکا معقول جواب دینا تجویز کرتا ہون مین خیال کرتا ہون کہ یہہ عذر دو فرقہ کے اصحاب کی جانب سے پیدا ہوتا ہے جو خیال کرتے ہین کہ جب حصص ہند قحط و گرانی مین مبتلا ہین تو دہلی مین مطلق روپیہ صرف نکرنا چاہیئے اور وہ لوگ جنکو یہہ فکر ہے کہ اگر روپیہ صرف کیا جاتا ہے تو زیادہ صرف نہو - مین پہلے فرقہ کے متعلق اولاً بحث کرونگا - یہہ بات سچ ہے کہ چند ہفتون کا عرصہ گذرتا ہے کہ ہمکو سخت فکر اور پریشانی تھی کہ دیکھئے گجرات حصص دکن - اجمیر اور بعض صوبہ جات وسطی ہند اور پنجاب مین ہمارے لئے کیا ہونے والا ہے لیکن مین سچ سچ کہتا ہون کہ جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون گذشتہ تین ہفتے مین نے نہایت بشاشی کے ساتھ گذارے کیونکہ اون خطون مین جہان بارش کی ضرورت تھی متواتر باران رحمت ہونے سے مین یقین کرتا ہون کہ ہمکو آیندہ موسم سرما مین اصلی اور وسیع قحط کے خوف سے نجات ملگئی اور گو کہین کہین ہمکو آفت کا سامنا ہو لیکن ایک قومی آفت کی شکل مین کوئی بات ہمکو خوف نہین دلا سکتی ہے - لیکن اگر یہہ فرض کر لیا جاے کہ یہہ بارش نہوتی یا میری پیشین گوئی غلط ہے تو کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہہ فرض کر سکتا ہے کہ چونکہ ہم کئی لاکھ روپیہ دہلی مین صرف کرنے والے ہین لہذا دیگر حصص ہند مین قحط زدون کی امداد اور پرورش کے لئے ایک پیسہ کم ہی صرف ہوگا - سنہ ۱۸۹۹ء کے قحط کے شروع مین مین نے گورنمنٹ کی جانب سے اس امر کا یقین دلایا تھا کہ مصائب قحط کم کرنے اور انسان کی جان بچانے کے لئے ایک روپیہ بھی نہ بچایا جائیگا -

اس وعدہ کو ہمنے ایمانداری کے ساتھ پورا کیا اور اگر اسوقت یا دربار دہلی کے وقت قحط نازل ہو تو ہمکو سرکاری خزانہ سے ایک آنہ بھی نہ لینا چاہیے جو غربا کی امداد مین صرف ہو سکتا ہے - انکا خیال ہمکو سب سے زیادہ ہے اور ہمکو یہہ خیال کرنا چاہیے کہ انکا لحاظ رکھنا ایک عزت کا فرض ادا کرنا ہے - بعد ازان معترضین کا دوسرا فرقہ ہے جنھون نے اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ دربار مین ضرور کچھہ خرچ ہوگا - لیکن انکو یہہ خوف ہے کہ ایسا نہو صرفہ بہت بڑھہ جاوے مجکو اسقدر یاد ہے کہ ۱۸۷۶ء مین لارڈ لٹن کے زمانہ کے دربار کے موقع پر بھی ایسے ہی اعتراضات ہوتے تھے اسوقت اس سرزمین مین قحط پڑا تھا اور ہندوستانی اخبارات اور نیز ولایت کی پارلیمنٹ مین لارڈ لٹن کی فضول خرچی اور بیوقوفی کی زور وشور کے ساتھ ملامت ہوئی تھی اور پھر بھی لارڈ لٹن کے کئی حسابات مین نے دیکھے ہین جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ جب سب حساب بیباق ہو گیا تھا دربار دہلی کے متعلق ہندوستان کا پچاس ہزار پونڈ صرف ہوا تھا اور تمامی ہند مین معہ دہلی کے اُس موقعہ پر جشن اور خوشی منانے مین ایک لاکھ پونڈ صرف ہوے تھے ایک طرح ہم اسوقت اس سے مختلف حالت مین ہین - ۱۸۷۷ء کا دربار دہلی سراسر سرکاری دربار تھا مین نے آیندہ دربار مین تمام حصص ہند سے سربرآوردہ فرقون کے قایم مقامان کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے - مین اسکو نہ صرف ایک سرکاری بلکہ پبلک جشن بنانا چاہتا ہون اس سے مطلب یہہ ہی کہ آیندہ موسم سرما مین دہلی مین بہت زیادہ کمپ اور مہمان ہونگے اور اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بمقابلہ ۱۸۷۷ء کے بہت زیادہ صرف ہوگا - علاوہ ہمارے ذاتی انتظامات گے ۲۵ سال کے عرصہ مین جو کچھہ سوشل ترقی وذرایع آمد ورفت مین وسعت ہوئی ہے اسکے دیکھتے ہوے سابق سے زیادہ ایک جم غفیر وہان جمع ہوگا - قریباً ہر ایک شخص وہان جانا چاہے گا اور جو شمار وہان دراصل موجود ہوگا وہ بہت بڑا ہوگا - یہہ تمام خوبیان ہمارے انتظامات

کو بڑھاوینگی - باوجود ان باتون کے مین پبلک کو اس امر کا یقین دلانا چاہتا ہون جنکو اس امر سے واقف ہونیکا حق ہے کہ مجوزہ انتظامات نہایت ہی کفایت شعاری اور بامعاملہ ڈھنگ پر جاری ہین مجکو یہہ یاد ہے کہ قبل انگلستان سے اسطرف روانہ ہونے کے مین نے لارڈ سالسبری کو منیشن ہوس مین ایک اسپیچ مین ہمارے آیندہ کمانڈر انچیف لارڈ کچنر کی یون تعریف کرتے ہوے سنا تھا کہ آپ مین تجارتی اصول پر فوجکشی کرنے کی قابلیت ہے - مین خیال کرتا ہون کہ دربار دہلی کے متعلق ہم اپنی روح کو ایسے خوشامد کے الفاظ سے خوش کر سکتے ہین - تمام عمارات اور عارضی مکانات جو دہلی مین خاص اس مجمع کی غرض سے تیار ہو رہے ہین ایسی چیزون کے بنائے جارہے ہین جنکی قیمت بعد اس دربار کے بھی قایم رہیگی اور عام طور پر فروخت ہو جائیگی - بہت سی حالتون مین جو کچھ خرچ ہوگا اُسکا ساٹھ یا اسّی فیصدی اسطرح وصول ہو جانے کی امید کیجاتی ہے خیمے گاڑیان اور گھوڑے جو بکثرت اسقدر مہمانون کے آرام و آسایش کے لیئے بنوائے یا جمع کئے جائینگے بعد کو اسطرح فروخت ہونگے اور ان چیزون مین بہت اسی حالتون مین ہمکو پورے سو کے سو وصول ہونے کی امید ہی - کیمپون اور قلعہ کی روشنی کے لیئے جو بجلی کی روشنی کا سامان کیا گیا ہے وہ ان کلات کا ایک جزو ہے جو محکمہ جنگ نے ہندوستان کی بارگون مین بجلی کی روشنی کرنے کے لیئے منگائے ہین - ایک ذرا ذرا سی چیز کا انتظام ہم اس طریقہ پر کر رہے ہین کہ روپیہ برباد نہوگا - بلکہ کسی نہ کسی شکل مین وہ پھر ہمارے پاس واپس آجائیگا - اب مین سرکاری ریلون کا تذکرہ کرونگا خواہ ہم خود اُنکو چلائین یا دوسرون کی معرفت لیکن منافع کل یا اُسکا ایک بہت بڑا حصہ ہمارے ہاتھ مین آتا ہے - مین خیال کرتا ہون کہ معترضین سے کہا جائے کہ قبل واپلا مچانے کے دسمبر - جنوری اور فروری کے محاصلات ریلوے دیکھنے کے منتظر رہین ہمکو از حد تعجب ہوگا اگر گورنمنٹ نے جو کچھ صرف کیا ہے اُسکا اچھا خاصہ حصہ پھر گورنمنٹ

کی جیب مین نہ داخل ہو جائیگا - ڈاک خانے اور تار گھر بھی ہین جنکا منافع گورنمنٹ کے خزانے مین داخل ہوتا ہے اور جس سے ہمکو بہت کچھ محاصلات حاصل ہونگے - آخر مین مین اُنکو مخاطب کرونگا جو یہہ سمجھکر کہ جسقدر صرف ہورہا ہے اس سے کچھ بھی فایدہ نہوگا ایسے خوف زدہ ہورہے ہین کہ آنکھین کھولکر یہہ نہین دیکھتے کہ تمام حصص ہند مین مہینون پیشتر سے کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا ہے - مین بیان کرتا ہون کہ لاکھون ہندوستانی کاریگر اور صناع دربار کی تیاری مین پوری مزدوری پارہے ہین اور دن بھر کام کرتے ہین - آپ کانپور - جبلپور اور لاہور کے کپڑے کے کارخانون مین جائیے جہان دربار کے لئے خیمے تیار ہورہے ہین - کارخانون مین دیکھئے جہان گھوڑون کا ساز اور کاٹھیان تیار ہورہی ہین - گاڑی والون کے ہان دیکھئے سینکڑون وکٹوریہ گاڑیان ولینڈو تیار ہورہی ہین - قالین کے کارخانون مین جاکر دیکھئے تو دربار کے لئے دریان واونی قالین بُنے جارہے ہین - سامان آرائش تیار کرنے والون کے ہان اگر آپ دیکھین تو خیمون کے لئے سامان تیار ہورہا ہے - جس کسی دیسی ریاست مین آپ جائین وہان درزی اور زردوز دوچند کام کرتے ہوے ملینگے - کسی ایسے ہندی قصبے یا ہندی موضع مین جائیے جہان کسی ہندی دستکاری کا وجود ہے اور اسوقت تک سسٹم چلی جاتی ہے وہان آپ ٹھٹیرے - سُنار - لکڑی - ہاتھی دانت اور پتھر کے نقاش رنگ ساز کو بدل وجان کام مین مشغول پائینگے ان تمام مقامات پر آپ جائیے اور بعد ازان اس امر پر راے قایم کیجیے کہ ہندی کاریگرون پر دربار دہلی کا کیا اثر پڑا - فرض کیجیے کہ ہم اپنے بعض دوستون کی راے پر چلین اور کل ایک اعلان اس امر کا جاری کردین کہ دربار کی طیاریان ملتوی کردی گئیین تو مین اس امر کی پیشین گوئی کرتا ہون کہ اس ملک کے ایک جانب سے دوسری جانب تک اُسکے خلاف آواز سنائی دیگی اور بلا ایک تنفس کو بھی فایدہ پہونچاے ہوے ہم ہندی کاریگرون کو ایک ایسے عظیم موقع سے محروم کردینگے جسکا حفظ

اُنکو کئی نسلون سے حاصل نہین ہوا ہے اُسکو بیدردانہ اور احمقانہ نقصان پہونچاینگے
اسطرح مین نے یہہ دلیل پیش کی ہے کہ دہلی مین جو کچھ صرف ہوگا اُسکا ایک بہت بڑا
حصہ برائے نام ہوگا اور جو ہم ایک ہاتھ سے خرچ کرینگے وہ دوسرے ہاتھ سے یا تو
ہندوستان سے واپس لینگے یا اوسکو واپس دینگے - اب مجھے گذشتہ ماہ مارچ
کے بجٹ کے اصلی اعداد پر بحث کرنے کی اجازت دیجیئے - مین نے دربار دہلی کے لیئے
۲۶ ۱/۲ لاکھ کی رقم قایم کی تھی - یہہ وہی رقم ہے جو بعض مضمون نگارون کی خیالی
جولانیون مین ایک کروڑ سے تین کروڑ تک ہو گئی ہے - مین اسمین ۴ لاکھ کی رقم
جو نمایش کے لیئے قایم کیگئی ہے شامل نہین کرتا ہون کیونکہ مین یہہ نہین سمجھتا ہون
کہ کسی شخص کو یہہ دلیل پیش کرنے کا شوق ہوگا کہ یہہ پبلک کا روپیہ جشن تاجپوشی
مین صرف کرنا ہے - زیادہ تر حصہ اس رقم کا وصول ہو جائیگا اور کسی سال مین خواہ
جشن تاجپوشی ہوتا یا نہوتا پبلک کا روپیہ اسطرح صرف کرنا نہایت دانشمندانہ
اور مفید صرفہ ہوتا - مین ۸ ۱/۲ لاکھ کو بھی اسمین شامل نہین کرتا ہون - کیونکہ بلاشک
ہمکو صرف دربار کے لیئے اسقدر شمار عظیم افواج کا دہلی مین لاکر اسقدر صرف کرنا نہ چاہیے
خاصکر یہہ رقم جنگی قواعد مین صرف ہوگی جو موجودہ جنگی تعلیم کا لازمہ ہے اور یہہ قواعد
ماہ دسمبر مین ہوگی اور یہہ قواعد ویسی ہی ہوگی جیسی کہ لارڈ ڈفرن نے دہلی کے
گرد نواح مین بلا خیال کسی دربار یا جشن تاجپوشی کے ۱۸۸۶ء مین کی تھی علاوہ
۲۶ ۱/۲ لاکھ وہ رقم باقی رہین جو لوکل گورنمنٹین اپنی تیاریون مین صرف کرینگی اور کل رقم
یقیناً واپس مل جائیگی - اسوقت بلاشک یہہ ناممکن ہے کہ کل خرچ دربار دہلی کا پیشتر
سے بتا دیا جاوے - لیکن امید کرتا ہون کہ یہہ ظاہر کرنیکے لیئے (جیساکہ اس گرمی کے
موسم مین دماغی جولانی سے خیال کرلیا گیا ہے) کہ اس سے بہت ہی کم صرف ہوگا
کافی طور پر بیان کر دیا ہے کوئی سرکاری رسم ہندوستان مین ایسی کفایت شعاری

کے ساتھ ادا نہین کی گئی ہوگی جیسی کہ دربار دہلی کی رسم ادا ہوگی - مین اس خیال کو
روک نہین سکتا ہون کہ یہان کے اخراجات کے متعلق جو جوش پھیلا ہوا ہے جسکی نسبت
مجکو امید ہی کہ اُسکے فرو کرنے مین کامیاب ہوا ہون ایک حد تک اس خیال سے پیدا
ہو گیا ہے جو تھوڑا عرصہ ہوا پھیلا ہوا تھا کہ شاید ہندوستان کو اُن ہندی مہمانون
اور فوجی رسالون کا صرفہ دینا پڑے جو جشن تاجپوشی کی شرکت کے لئے انگلستان
روانہ ہوے تھے یہہ ایسا معاملہ تھا جسپر گورنمنٹ ہند نے تھوڑا عرصہ ہوا ہوم گورنمنٹ
سے خط و کتابت کی تھی اور اس تبادلہ راے کا یہہ نتیجہ ہوا کہ ہمنے یہہ سنا کہ سکرٹری آف
اسٹیٹ صاحب نے امپیریل خزانہ کو ترغیب دی ہے کہ ہندی مہمانون کے متعلق
جو کچھ ولایت مین صرف ہوا ہے وہ کل اپنے ذمہ لے لے - اسمین راجگان ہند کے
قایم مقامون افواج اور والنٹرون کی قایم مقامین کے مہمانداری کا صرفہ اور انڈیا
آفس کی دعوت کا کُل صرفہ شامل ہے - یہہ اصول کہ ہر ایک ملک کو اپنے مہمانون کا
صرفہ خود دینا چاہئے میری راے مین بلاشک و شبہ درست ہے اور مین امید کرتا ہون
کہ یہہ اصول قبول کر لیا جاویگا اور آیندہ اسپر عملدرآمد ہوا کریگا - اب مین کافی طور پر
بیان کر چکا ہون - مین یہہ ظاہر کرنے کی امید کرتا ہون کہ نہ تو روم مین آگ لگی ہے
(برخلاف اسکے مین خیال کرتا ہون کہ وہ ایک عظیم دور سرسبزی کے در پر کھڑا ہے)
اور نہ یقیناً نیرو بانسری بجا رہا ہے - مین ہندوستان کی نسبت پیشین گوئی نکرونگا
اور نہ مین یہہ کہہ سکتا ہون کہ کون غیر معمولی اندرونی و بیرونی تغیرات ہمارے لئے
ظہور مین آنے والے ہین لیکن کسی ایسی بات کی امید نکرنا چاہئے کہ جو غالباً عرصہ چند ماہ
کے اندر اسوقت سے لیکر آیندہ ماہ جنوری تک مخل ہو اور دہلی کے مجمع عظیم مین ہمکو
صفائی قلب اور خوشی اور خورمی کے ساتھ شریک ہونے سے روکے - ہمارے لئے صرف
یہہ کوشش کرنا باقی رہتی ہے کہ ہندوستان مین اس جشن کو انگلستان کے جشن سے

جو حال مین وہان ہوا ہے کسی طرح کم کامیاب نہونے دین - آیندہ ماہ جنوری مین دنیا کے بہت سے حصص مین بہت سی آنکھین دہلی کی جانب لگی ہونگی اور ہمکو حضور شہنشاہ معظم کے بھائی صاحب کے روبرو نہ صرف اپنے بادشاہ کے ساتھ وفادار ہونیکا ثبوت پیش کرنا ہوگا بلکہ دنیا پر یہہ امر ثابت کرنا ہوگا کہ ہندوستان کی حالت نیم مُردہ حالت مین نہین ہے بلکہ روز افزون قوت اور سرگرمی کے ساتھ زندہ اور سلامت ہی - میری دعا یہہ ہے کہ تمامی ہند ان رسومات مین یکدل و یکزبان ہو کر شریک ہووے اور ہماری دلی خواہش اور امید ہے کہ جو لوگ دربار دہلی مین شریک نہو سکتے ہون وہ ویسا ہی جشن اور دعوت اپنے مکانون کے گرد نواح مین کرین - ایک ذرا سا معاملہ میری ذات کے متعلق بھی ہے جسکے بیان کرنے کی شاید مجکو قبل ختم کرنے اس تقریر کے اجازت دیجاویگی - کیونکہ اسکا اثر بھی بہت وسیع پڑتا ہے مجکو معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامات مین یہہ فرض کرلیا گیا ہے کہ جونہین دربار ختم ہوگا اور یہہ تفکرات دور ہو جائینگے مین غالبًا اپنے عہدے سے استعفا دیکر ذاتی یا پولٹیکل مقاصد کے لئے ولایت واپس جاونگا - بلاشک مین نہین جانتا کہ گذشتہ دو سال کے اندر کتنی مرتبہ ایسے قصے مشہور ہوا کئے - ان افواہون کے گڑھنے والے اور نیز جو اُنکے درست ہونے پر یقین کرتے ہین یہہ خیال کرکے میرے ساتھ ناانصافی کرتے ہین کہ جبتک میری کوششون کا نتیجہ نکلیگا محنت سے باز نہ آؤنگا - جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون - اُسوقت سے ایک مرتبہ بھی میرے دل مین ایسا خیال پیدا نہین ہوا - بہرکیف شُدنی واقعات کا لحاظ نکرکے جسکا اندازہ ابھی نہین ہوسکتا ایسا میرا قصد نہین ہے - بہت کچھ کام جسکو مین نے اور میرے ہم جلیسون نے شروع کیا ہے اسوقت تک ناتمکمل ہین جسوقت تک مین اُنسے امداد پاتا جاؤنگا جسمین کسی وقت اُنکی جانب سے کمی نہین ہوتی ہے اور جسوقت تک مین تندرست ہون اور مجھ مین اس کام کے جاری رکھنے کی قوت ہے

مین اس کام کو چھوڑ دینا فرایض منصبی سے بھاگنا خیال کرتا ہون - میرے لئے یہہ کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ آیا وہ کام ملک کے حق مین قابل انجام دہی کے ہوگا یا نہین لیکن مجکو یہہ کہنے کی اجازت دیجاویگی کہ بہرحال وہ کام میری نظر مین ایک نہایت عظیم الشان اور پاک امانت ہے -

باب پنجم

دربارہ حالات طیاری دربار و چبوترہ دربار و نمایش وغیرہ کیفیت کیمپ وغیرہ و نقشہ کیمپ ہاے دربار و فہرست مدعو صاحبان

غرضکہ اس طرف تو جیسا کہ عام خلقت کا قاعدہ ہے کہ ہر بات مین کوئی نہ کوئی نکتہ چینی ضرور کرتی ہے دربار کے بارے مین نکتہ چینیان ہوتی رہین اُدھر ہمارے وایسراے صاحب حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر نے طیاری دربار مین نہایت کوشش و تندہی فرمانی شروع کی جابجا کام شروع کردیا گیا ہزارہا مزدور و گاڑیان و بہت سے سب اور سیر و اور سیر اور اہل عملہ و بابو وغیرہ تعینات کردیے اور کُل کام کا انچارج افسر متعلق کام انجنیرنگ جناب راے بہادر بابو گنگا رام صاحب اکزیکٹیو انجنیر کو مقرر فرمایا جس جنگل مین کہ خاک اوڑرہی تھی وہ گلستان بنادیا آناً فاناً مین سڑکین پختہ تیار ہونے لگین اور جابجا ڈاک خانے و تار برقیان قایم کردین - کل والیان ملک و راجگان و مہاراجگان و مہمانان دربار و وزیٹرون کے لئے علیحدہ علیحدہ کیمپ مقرر فرمادیے اور بازار سرکاری وغیرہ قایم

کر دیے اور جابجا خیمہ جات استادہ ہونے لگے اور ایک نہایت عمدہ عمارت واسطے نمایش کے طیار ہونے لگی اور جابجا سے فراہمی اشیاے نمایش کے لیے خاص افسر مسٹر ڈاکٹر واٹ صاحب مقرر فرمائے اُنھون نے معہ برہما تمام ہندوستان کا گشت کرکے جو جو عمدہ اشیا جہان سے پائین وہ اکٹھا کرنا شروع کین اور ایک عالیشان چبوترہ دربار جسکا نام ایمفی تھیٹر ہے طیار ہونے لگا - یہہ چبوترہ ایک نعل کی شکل کا نہایت خوبصورت بننے لگا جسمین قریب بارہ ہزار مہمانان سرکاری کے نشست کی جگہہ کافی تھی - غرضیکہ سامان دربار طیار ہونے لگا اور اکتوبر کے مہینے سے بازار وغیرہ بھی کھلنا شروع ہوگیا اور راجگان و مہاراجگان و نوابان کے ملازم بھی کہین پیشتر سے آکر اپنے اپنے کیمپ کی سجاوٹ و طیاریان کرنے لگے اور فوجین بھی آنا شروع ہوگئین - جون جون زمانہ قریب آتا گیا تون تون رونق دوبالا ہوتی گئی اور دہلی مین ہر چیز کی گرانی ہونے لگی خصوص مکانات و گھاس و گاڑی و مزدور وغیرہ اور بڑھیون کی شرح مزدوری بھی بہت بڑھ گئی جابجا پانی کے واسطے نل لگا دیے گئے اور چاہات پختہ بنا دیے گئے اور بجلی کی روشنی کا انتظام بھی بصرف کثیر سرکار کی جانب سے ہر کیمپ مین کردیا گیا اور اسٹیشن ریلوے پر بھی بجلی کی روشنی کا انتظام کیا گیا اور جدید لینین بننے لگین اور بہت سی عمارات اور دوکانین جدید بننے لگے اور نئی ریلوے بھی جاری ہوگئین دور دور سے گھوڑے گاڑی والے اپنی اپنی گاڑی واسطے کرایہ کے دہلی مین لانے لگے اور صدہا گاڑیان اور یکہ و دوپہیہ و ٹمٹم و پال گاڑی اور وگنٹ و ہاتھی وغیرہ جمع ہونے لگے اور گھاس بذریعہ ریلوے اور گاڑیون کے آنی شروع ہوئی - غرضکہ جملہ اسباب آرایش و آرام زندگی کا مہیا ہونے لگا اور تماشائی بھی آنے شروع ہوگئے دہلی مین عجیب بھیڑ بھاڑ ہوگئی اور چارون اطراف ہندوستان سے چیدہ چیدہ سامان و آدمی جمع ہونے لگے اور ہر ایک سڑک ہندوستان پر بجز آمد رفت دربار دہلی کے اور کسی قسم کی زیادہ آمد رفت نہ تھی روزمرہ ریلوے

بھری آتی تھین اور شروع دسمبر سے اسپیشل ٹرین آنے لگین - یہان تک کہ دسمبر کے مہینے مین دس دس بیس بیس اسپیشل ٹرینین روزمرہ آنی شروع ہوگیین اور معمولی ریلوے گاڑیون کی کچھ پوچھ گچھ نتھی دس دس گھنٹہ کی لیٹ آنے لگین اور مال گاڑیان قریب قریب بالکل بند ہوگئین یہ سب سامان دربار دہلی مین ۲۸ - دسمبر ۱۹۰۲ء تک آ گئے - جیسے جیسے جس جس والی ملک کی اسپیشل ٹرین آتی تھین ویسے ویسے توپون کی سلامی قلعہ سے سر ہوتی تھی اُسوقت عجیب بہار کا سمان تھا دل جوش کھاتا تھا اور سرکاری وقار جو مہمانان کا بذریعہ سلامی توپ کے ہوتا تھا دیکھ دیکھکر تمام خلقت واہ واہ کرتی تھی اور کہتی تھی کہ جو سرکار کا خیر خواہ ہے اُسکی بڑی عزت سرکار مین ہوتی ہے غرضکہ ہر پہلو سے دہلی مین عجیب کیفیت تھی تل رکھنے کو جگہہ نتھی اور آمد و رفت گاڑیان و سواریان و گھوڑے وہاتھی اور اونٹون اور گھوڑون کی وجہ سے رستہ مشکل سے ملتا تھا اور کیمپ ہاے دربار مین چارون طرف خیمہ ہی خیمہ نظر آتا تھا قصبہ شاہدرہ سے جیسے شروع ہوتے تھے اور آزاد پور و علی پور و پہاڑ گنج اور چارون اطراف دہلی کے خیمہ ہی خیمہ پڑا تھا لاکھون خیمہ تھا اور چارون طرف پندرہ پندرہ میل تک کیمپ وغیرہ پڑے تھے - جس ترتیب سے ہندوستان آباد ہی اُسی ترتیب سے کیمپ ڈالے گئے تھے - ہو بہو ہندوستان کا نقشہ تھا - ناظرین کی آگاہی کے لئے ایک نقشہ کیمپ ہاے کا آخر مین دیا گیا ہے اُس سے سب کیفیت معلوم ہوگی اور ہر ایک راجہ مہاراجہ و والیان ملک و حضور وایسرا ے صاحب بہادر و پریس کیمپ کی حالت جُدی جُدی نقشہ سے ظاہر ہوگی اور نیز ہر صوبہ کا حال بھی ظاہر ہوگا -

الغرض ہمین کوئی شک نہین ہے کہ یہہ دربار دہلی لارڈ لٹن ۱۸۷۷ء کے دربار سے کہین زیادہ بڑھ چڑھکے اور دھوم دھام و جوش مسرت سے ہوا جناب لارڈ لٹن صاحب نواب گورنر جنرل بہادر سابق نے ۱۸۷۷ء مین دربار جشن قیصری مین صرف ۶۳ والیان ریاست و امراے ذی دولت مدعو کئے تھے - لیکن دربار تاجپوشی

شہنشاہ مین جو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مین عمل مین آیا ہز اکسلنسی لارڈ کرزن صاحب بہادر گورنر جنرل و وایسرائے کشور ہند نے ایکسو گیارہ امرائے ذی حشمت و راجگان و والیان ریاست کو شرکت دربار کا نیوتہ دیا اور بعین خوشی و مسرت کے ساتھ ہمارے نواب گورنر جنرل نے اپنے تابعان راجگان و والیان کو مدعو فرمایا۔ مدعو صاحبان نے بھی اس نیوتہ کو افتخاراً قبول فرمایا جنکی تعداد والیان ریاست ۵۴ ہین اور دیگر امرائے ذی دولت یعنی شہزادے مہاراجہ بہادر نواب بہادر و راجہ صاحبان شماراً ۵۷ ہین علاوہ ازین اور بھی بہت سے روسا و امرا منجانب سرکار شریک دربار ہوئے جنکی مفصل فہرست باعتبار تقسیم ملک ذیل مین درج ہے۔

اسمائے والیان ریاست

رزیڈنٹی حیدر آباد دکن

(۱) حضور بندگان عالی فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی والیان حیدر آباد دکن۔

رزیڈنٹی میسور

(۲) ہز ہائینس مہاراجہ سر کرشنا دیا ر بہادر والی ریاست میسور۔

رزیڈنٹی بلوچستان

(۳) ہز ہائینس خان قلات میر محمود خان بہادر والی قلات

پریسیڈنسی مدراس

(۴) سری پُت بھا وا سا ونجی باکولا سی کر تا پتی سلطان مہاراجہ راجہ راما راوبہادر شمشیر جنگ جی سی۔ ایس۔ آئی والی ٹراونکور۔

(۵) مہاراجہ راما در بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی والی کوچین۔

پریسیڈنسی بمبئی

(۶) مہاراجہ سوائی کنگھر جی بہادر جی سی-ایس-آئی والی کچھ
(۷) نواب میر فیض محمد خان بہادر والی خیرپور سندھ
(۸) مہاراجہ سر ساہو چھترپتی مہاراج جی سی-ایس-آئی والی ریاست کولاپور

صوبہ بنگال

(۹) لفٹنٹ کرنیل مہاراجہ سر نری بندر نرائن بھوپ بہادر جی سی ایس آئی-سی بی
ایڈیکانگ والی کوچ بہار-
(۱۰) مہاراجہ تھوٹوپ نمگیال والی سکم-

رزیڈنٹی نیپال

(۱۱) مہاراج رانا چندر شمشیر جنگ بہادر وزیر اعظم نیپال منجانب مہاراجہ نیپال-

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

(۱۲) ہز ہائینس مہاراجہ پربھو نرائن سنگھ بہادر کاشی نریش کے سی-ایس-آئی
مہاراجہ بنارس-
(۱۳) ہز ہائینس میجر نواب محمد حامد علیخان بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ
والی ریاست رامپور-

صوبہ پنجاب

(۱۴) ہز ہائینس کرنیل مہاراجہ پرتاب سنگھ بہادر اندر مہندر جی سی-ایس-آئی-
سپر سلطنت دولت انگلشیہ والی جموں کشمیر
(۱۵) ہز ہائینس فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامراء مہاراج
ادھیراج راجیشور راجہ راجگان مہاراجہ بھوپ اندر سنگھ مہندر بہادر-جی سی
ایس آئی-والی ریاست پٹیالہ-

(۱۶) ہز ہائینس رکن الدولہ نصرت جنگ حافظ الملک مخلص الدولہ نواب محمد بہاول خان بہادر عباسی والی بہاولپور
(۱۷) ہز ہائینس فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ براڑ بنس سرمور راجہ اجگان مہاراجہ سر ہیرا سنگھ مالوندہ بہادر جی-سی-ایس-آئی والی نابھہ
(۱۸) ہز ہائینس فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ جگت سنگھ بہادر والی کپورتھلہ۔
(۱۹) ہز ہائینس راجہ رنبیر سنگھ بہادر والی جیند۔
(۲۰) ہز ہائینس راجہ سر بکرم سنگھ بہادر والی سرمور ناہن۔
(۲۱) ہز ہائینس راجہ صاحب منڈی۔

رزیڈنٹی بڑودہ

(۲۲) ہز ہائینس فرزند خاص دولت انگلشیہ سر مہاراجہ سیاجی راؤ بہادر گائکواڑ سینا خاص خیل شمشیر بہادر جی-سی-ایس-آئی۔

رزیڈنٹی سنٹرل انڈیا آسام

(۲۳) ہز ہائینس چوڑا چند منروالی منی پور۔
(۲۴) مہاراجہ ششی سکھر ایشور رائے والی ٹپرہ۔

رزیڈنٹی سنٹرل انڈیا

(۲۵) ہز ہائینس مہاراج ادھراج مہاراجہ سر مادھو راؤ سیندھیا بہادر جی-سی-ایس-آئی حسام السلطنت کرنیل فوج انگلشیہ ایڈیکانگ جناب قیصر ہند والی گوالیار۔
(۲۶) ہز ہائینس مہاراج ادھراج راجیشور سری سوائی مہاراجہ سیواجی راؤ ہلکر بہادر جی-سی-ایس-آئی والی اندور۔
(۲۷) ہز ہائینس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال۔

(۲۸) ہز ہائینس مہاراجہ دینکیش رامن رامینج پرشاد سنگھ جی والی ریاست ریوان۔
(۲۹) ہز ہائینس مہاراجہ سوائی مہندر پرتاب سنگھ بہادر سرآمد راجگان بندیلکھنڈ کے سی۔آئی۔ای چھتری ٹیکم گڈھ۔
(۳۰) ہز ہائینس مہاراجہ اودے جی راؤ پنوار والی ریاست دھار۔
(۳۱) ہز ہائینس راجہ سجن سنگھ بہادر والی رتلام۔
(۳۲) ہز ہائینس افتخار الدولہ نواب محمد افتخار علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست جاورہ۔
(۳۳) ہز ہائینس مہاراجہ سر لوکندر بھوانی سنگھ کے سی۔ایس۔آئی والی ریاست دتیا۔
(۳۴) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر والی دیواس (شاخ کلان)
(۳۵) ہز ہائینس مہاراجہ مہاراو بہادر پنوار والی دیواس (شاخ خورد)
(۳۶) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب چرکھاری
(۳۷) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب سمتر۔
(۳۸) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب چھتر پور۔

رزیڈنسی راجپوتانہ

(۳۹) ہز ہائینس سری مہارانا فتح سنگھ جی صاحب بہادر جی سی۔ایس۔آئی والی ریاست اودے پور (میواڑ)
(۴۰) ہز ہائینس مہاراجہ ادھراج سر مہاراجہ سوائی مادھو سنگھ جی صاحب بہادر جی سی۔ایس۔آئی۔ والی جیپور۔
(۴۱) ہز ہائینس مہاراجہ سردار سنگھ جی صاحب بہادر والی ریاست جودھپور (مارواڑ)
(۴۲) ہز ہائینس امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر شوکت جنگ جی سی۔آئی۔ای والی ریاست ٹونک۔

(۴۳) ہز ہائینس میجر مہاراجہ سر گنگا سنگھ جی صاحب۔ کے۔سی۔ایس۔آئی (اے ڈی کانگ پرنس آف ویلز) والی ریاست بیکانیر۔
(۴۴) ہز ہائینس مہاراجہ مدن سنگھ صاحب بہادر والی ریاست کشنگڑھ۔
(۴۵) ہز ہائینس مہاراجہ رگھبیر سنگھ صاحب بہادر والی ریاست بوندی۔
(۴۶) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بھرتپور۔
(۴۷) ہز ہائینس مہاراج رانا صاحب دھولپور۔
(۴۸) ہز ہائینس مہاراجہ جے سنگھ صاحب والی الور۔
(۴۹) ہز ہائینس مہاراو امید سنگھ صاحب بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی والی کوٹہ۔
(۵۰) ہز ہائینس مہاراج رانا بھوانی سنگھ جی والی ریاست جھالرا پاٹن۔
(۵۱) ہز ہائینس مہاراجہ کرنل پرتاپ سنگھ صاحب جی۔سی۔ایس۔آئی۔کے۔سی۔بی ایل ایل ڈی اے ڈی کانگ والی ریاست ایدر۔
(۵۲) ہز ہائینس مہاراو کیسری سنگھ صاحب بہادر۔کے۔سی۔ایس۔آئی والی سروہی
(۵۳) ہز ہائینس مہاراول صاحب جیسلمیر
(۵۴) ہز ہائینس مہاراجہ بھنور پال صاحب جی۔سی۔آئی۔ای والی قرولی۔

فہرست اسمار دیگر مہمانان

علاقہ بنگال و صوبہ بہار

(۱) نواب بہادر احتشام الملک رئیس الدولہ امیر الامرا نواب سید حسن علی میرزا خان بہادر مہابت جنگ جی۔سی۔آئی۔ای رئیس مرشد آباد۔
(۲) پرنس قمر قدر میرزا محمد عابد علی بہادر خاندان شاہ اودھ مٹیا برج کلکتہ۔
(۳) آنریبل پرنس آصف قدر سید واصف علی میرزا بہادر مرشد آباد۔

(۴) مہاراجہ بہادر سر جوتندرو موہن ٹھاکر کے سی - ایس - آئی (کلکتہ)
(۵) مہاراجہ بہادر سر سرندرو موہن ٹھاکر کے سی - ایس - آئی (کلکتہ)
(۶) مہاراجہ بہادر سر نرندو کرشنا دیپ کے سی - ایس - آئی (کلکتہ)
(۷) آنریبل مہاراجہ بہادر سر رامیشور سنگھ بہادر کے سی - آئی - ای (دربھنگہ)
(۸) آنریبل مہاراجہ بہادر سر راونیشور پرشاد سنگھ کے سی - آئی - ای (گدھور)
(۹) مہاراجہ بہادر سر بلب نراین سنگھ بہادر سی - آئی - ای - (سونبرسا)
(۱۰) مہاراجہ پرتاب اودے ناتھ سہلے والی ریاست چھوٹا ناگپور -
(۱۱) مہاراجہ دھونرجی نراین بھنج دیو والی ریاست کیونجھر اوڑیسہ -
(۱۲) آنریبل مہاراجہ مہندر اچندر آنندی والی قاسم بازار مرشد آباد -
(۱۳) مہاراجہ سر جاکنتھ چوہدری میمن سنگھ -
(۱۴) مہاراجہ جوگندرو ناتھ رائے - راج شاہی (ناٹور)
(۱۵) مہاراجہ گرجا ناتھ رائے (دیناجپور)
(۱۶) مہاراجہ سری رامچندر ابھنج دیو رئیس موربھنج
(۱۷) مہاراجہ ششی سکھر یشور رائے راجشاہی (ڈیرہ)
(۱۸) مہاراجہ درگا چرن لاہا (کلکتہ)
(۱۹) آنریبل پرنس محمد بختیار شاہ بہادر سی - آئی - ای خاندان میسوریہ کلکتہ -
(۲۰) نواب خواجہ محمد سلیم اللہ خان بہادر رئیس ڈھاکہ -
(۲۱) آنریبل نواب بہادر سید امیر حسین خان بہادر سی - آئی - ای - (کلکتہ)
(۲۲) نواب سید عبدالسبحان خان چوہدری رئیس بوگرہ -
(۲۳) نواب میر معظم حسین خان رئیس شایستہ آباد بریسال -
(۲۴) راجہ بہادر پدما نند سنگھ بہادر والی ریاست کھر کیور بنیلی -

(۲۵) راجہ بہادر رام نراین سنگھ بہادر ریاست کھیرا
(۲۶) راجہ بہادر رنجیت سنگھ رئیس ناشی پور مرشد آباد۔
(۲۷) راجہ پیارے موہن مکرجی بہادر سی۔ آئی۔ ای (کلکتہ)
(۲۸) راجہ بنانی کرشنا دیپ بہادر (کلکتہ)
(۲۹) مہاراج کمار ریاست بردوان۔
(۳۰) آنریبل مولوی سید محمد خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ علی پور (کلکتہ)
(۳۱) آنریبل ڈاکٹر آشوتوش مکرجی وکیل ہائیکورٹ کلکتہ۔
(۳۲) آنریبل جے گوبند لاہا ممبر بنگال کونسل کلکتہ۔
(۳۳) آنریبل مسٹر تارنی کمار گھوس انسپکٹر جنرل رجسٹرار کلکتہ۔
(۳۴) آنریبل مولوی سراج الاسلام خان بہادر وکیل ہائیکورٹ کلکتہ۔

مہمانان ممالک غیر

آسٹریا سے ہر دون مورگ۔ ڈنمارک سے مسٹر کلبرک۔ فرانس سے مسٹر پلینسکی۔ جرمنی سے بیرن دون۔ سٹرنبرگ یونان سے مسٹر پلچی۔ اٹلی سے شیولر جی گلاردی۔ نیدرلینڈ سے مسٹر اے ڈی کوسٹر۔ سویڈن سے مسٹر وڈٹ۔ سیام سے مسٹر اے اے اپکار۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ سے مسٹر سپیٹرسن۔ بلجیم سے مون گرگڈ۔ جاپان سے مسٹر کوئنو۔ پرتگال سے وسکونٹ آف رن ایران سے علی محمد خان صاحب۔ روس سے مونس آف لیمی۔

پنجابی مہمان

مرزا محمد کیوان شاہ معروف ثریا جاہ دہلی۔ سردار جیون سنگھ صاحب سی۔ ایس۔ آئی نواب ابراہیم علیخان صاحب کنجپورہ۔ نواب بہادر عظمت علیخان منڈل۔ خان بہادر مولوی سید ضیاء الدین خان شمس العلماء ایل ایل ڈی۔ پسر میر محمد باقر علیخان سی۔ آئی۔ ای۔ سردار دیویندر سنگھ شنولی۔ سردار پرتاپ سنگھ شنولی۔

سردار نانک سنگھ نانک چھجرہ - سردار بہادر ہرنام سنگھ - سید احمد امام جامع مسجد - میاں انرودھ سنگھ برادر میاں پردمن سنگھ - میاں گوردھن سنگھ رام گڈھ میاں سکھدرشن سنگھ رام گڈھ کتھولی - خان صاحب محمد عالم خان کٹلہ نہنگ - سردار کشن سنگھ تھل اشٹ نگر - سردار جسمیر سنگھ تھل ونگر - سردار بہادر جوالا سنگھ جھروولی سردار پرتاب سنگھ سردار بہادر میاں پور - سردار گوردت سنگھ پسر سردار رام سنگھ شام گڈھ - راجہ جے چند آنریری میجر سینٹیسوین ڈوگرہ لمبہ گرانون - راجہ جے سنگھ سیبہ راجہ نریندر چند نادون - کنور سرہرنام سنگھ کے سی - آئی - ای کپورتھلہ - سردار پرتاب سنگھ اہلووالیہ - سردار چرن جیت سنگھ اہلووالیہ - پسر سردار کنور سوچیت سنگھ - راجہ رامپال کٹلہر گورونونہال سنگھ کرتارپور - راجہ رگھوناتھ سنگھ جسوان - سوڈھی رام نراین سنگھ آنندپور بیدی سوجان سنگھ اونہ - سردار بدن سنگھ ملودھ - محمد طاہر - سردار بلونت سنگھ بیر - رانا لہنا سنگھ مانسوال - صوبہ دار البیل سنگھ لودھران - صوبہ دار سردار ہری سنگھ لودھران سردار شمشیر سنگھ سندھانوالیہ - سردار امراؤ سنگھ مجیٹھہ - نواب فتح علیخان صاحب قزلباش - سردار بہادر نراندر سنگھ - ٹھاکر مہان چند - بھائی گوربخش سنگھ - دیوان نراندرناتھ ایم - اے - سردار سروپ سنگھ ملوئی - سردار بلونت سنگھ بٹالہ - سردار اروڑ سنگھ نوشہرہ ننگل - سردار چھپال سنگھ سرانوالی - سردار دیال سنگھ ریلجائیہ دیوان ہری سنگھ اکال گڈھ - رائے بہادر سوڈھی حکم سنگھ دیوان بہادر - سردار بہادر ارجن سنگھ چاہل - خان بہادر میاں غلام فرید خان - آنریبل مسٹر مدن گوپال رائے بہادر ممبر کونسل آئین پنجاب - آنریبل سر بابا کھیم سنگھ بیدی - کے سی - آئی - ای - ملک عمر حیات خان ٹوانہ - ملک غلام محمد خان چودھری - راجہ علی بہادر خان - سردار ٹیک سنگھ چھاچھی - ملک محمد امین خان شمس آباد - راجہ کرم داد خان گکھڑ - سوڈھی شیر سنگھ ہرنیور - محمد حیات خان احمد آباد - مسٹر دھن جی بھائی ایف کمانڈور خان بہادر سی - آئی - ای

ملک مبارز خان جہان آباد - ملک خدا بخش ٹوانہ - خان بہادر ملک حاکم خان - محمد حیات خان
ملک خان محمد خان ٹوانہ - مخدوم حسن بخش گرویزی - آنریبل نواب سر امام بخش خان مزاری
کے سی - آئی - ای - سردار ابراہیم خان پسر آنریبل موصوف - لطف حسین خان المعروف
میاں شاہ نواز خان سرائے - خان بہادر محمد عبداللہ خان سی - آئی - ای عیسی اخیل -
ملک یار محمد خان کالاباغ - سردار بہادر خان خوسہ - سردار رہم خان وریشان -
سردار جلاب خان گورچانی - سردار محمد حسن خان سردار قوم بوضدار - سردار نورنگ خان
سردار قوم صوری لوند - سردار فضل علیخان کسرین - سردار مستو خان - سردار قوم طبی لوند
خان بہادر سیف اللہ خان خان گڈھ - عاشق محمد خان - مولاداد خان - امیر علیخان -
سردار طغیہ خان لغاری لاہور - خان بہادر محمد برکت علیخان خانصاحب - نواب
غلام محبوب سبحانی صاحب - جناب میاں غلام محی الدین صاحب کمپ کلرک - لالہ رام سرنداس صاحب
امرتسر - لالہ گاگرمل - میاں غلام صادق صاحب بی - اے - شیخ غلام صادق صاحب
سردار لچھمی سہائے صاحب - راجہ اکرام اللہ خان صاحب ۔

سرحدی صوبہ پنجاب

نواب الہ داد خان - سردار سلطان جان - خان صاحب ٹیری - نواب حافظ عبداللہ خان
نواب غلام قاسم خان ٹانک - نواب سر محمد اکرم خان - راجہ جہاندلو خان - ارباب حسین خان
کرنل محمد اسلم خان - خوشدل خان - خان بہادر ابراہیم خان - دوست محمد خان
مہابت خان - نواب رب نواز خان - راجہ شیر احمد خان - محمد حسین خان -
ارباب محمد اعظم خان - امین اللہ خان - رسالدار امین اللہ خان ۔

صوبہ جات متحدہ یعنی ممالک مغربی وشمالی واودھ

راجہ فتح سنگھ - راجہ جیکشن داس بہادر - راجہ شیام سنگھ - راجہ رام پرتاب سنگھ -
راجہ بلونت سنگھ - راجہ کاشی کشور پرشاد - راجہ رام سنگھ - راجہ محمد اسلام شاہ

راجہ صاحب مرسان - راجہ رنبیر سنگھ - نواب ممتاز الدولہ جناب محمد فیاض علیخان صاحب رئیس پہاسو ضلع بلند شہر - نواب یوسف علیخان - نواب اسد اللہ خان - نواب احمد شاہ - راجہ اودے راج سنگھ - راجہ بھوپندر بہادر - راجہ ٹھاکر پرشاد - راجہ رام پرتاب سنگھ - راجہ نرپت سنگھ - راجہ سردار سنگھ - چار ممبران لوکل کونسل - مولوی سمیع اللہ خان سی ایم جی - پنڈت مہیش چندر سی - آئی - ای - پنڈت ہیت رام سی - آئی - ای شیخ عبد الکریم سی - آئی - ای منشی عبد الکریم سی - آئی - ای - سی ڈی - او - نواب محسن الملک رائے کرشن شاہ بہادر - بابو منوہر لال - قادر مرزا محمد حسن علی - نواب مہاری حسین - کنور بھارت سنگھ - پنڈت رام کشن مصر - ایک جج عدالت خفیفہ اودھ آگرہ - ایک ڈپٹی کلکٹر اودھ - ایک سبارڈینٹ جج آگرہ - ایک انسپکٹر پولیس - ایک افسر تعلیم ایک اسسٹنٹ سرجن - ایک انجنیر محکمہ آبپاشی - ایک انجنیر محکمہ تعمیرات - ایک منصف اودھ - ایک منصف آگرہ - تعلقہ داران - مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ بلرام پور - مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے سی - ایس - آئی اجودھیا - رانا شیو راج سنگھ کھجور گانون رائے بریلی راجہ جگموہن سنگھ سی آئی - ای چینا پور - راجہ رامپال سنگھ کالاکانکر ضلع پرتابگڈھ راجہ رامپال سنگھ کوری سدھولی ضلع رائے بریلی - راجہ سر محمد امیر حسن خان کے - سی - ایس - آئی محمود آباد ضلع سیتاپور - آنریبل راجہ محمد تصدق رسول خان سی - ایس - آئی جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی - راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ سی - آئی - ای پیاکپور بھڑائچ - راجہ محمد کاظم حسین خان پنتی پور ضلع سیتاپور - لالہ درگا پرشاد سرانون بڑا گانون ضلع ہردوئی - شیخ نوشاد علیخان میلارائے گنج ضلع بارہ بنکی شیخ عنایت اللہ سلیم پور ضلع بارہ بنکی - راجہ رودر پرتاب ساہی دہرہ ضلع سلطانپور سیٹھ رگھبر دیال معز الدین پور ضلع سیتاپور - لالہ رگھارائے سنگھ سنگاپور گونڈہ - ٹھاکر ہری ہر بخش سنگھ سرورہ ضلع سیتاپور - بابو گنگا بخش تکاری ضلع رائے بریلی -

ممالک متوسط

راجہ راگھوجی راو۔ راجہ اعظم شاہ۔ مسٹر جے ایم چیٹ نویس سی۔ آئی۔ ای۔ رائے بہادر کستور چند۔ رائے بہادر بی این بوس سی۔ آئی۔ ای۔ غلام مصطفےٰ۔ رائے بہادر گنگا بسو۔ رائے بہادر چند پرشاد کشت۔ رائے بہادر لتاریہ خان۔ مادھو راؤ خان۔ رائصاحب بنگ راو رگھناتھ راو۔ راجہ اجیت سنگہ۔ راجہ بسوناتھ سنگہ۔ راجہ گوکل داس سیٹھ۔ رائے بہادر ہٹوری لال۔ راوصاحب ونکٹ راو۔ راو بہادر ٹھاکر سنگہ۔ مہاراج سنگہ۔ مولوی امرالاسلام۔ دیوان محمد علیخان۔ راجہ کامران شاہ۔ راجہ نربھے سنگہ۔ راوصاحب بلونت بہت کیٹ۔ راجہ بیجاجی بہادر۔ ٹھاکر مردان شاہ۔ برجراج سنگہ دیو لالہ چھتر سہائے۔ راو بہادر راگھو با مہادیو۔ ٹھاکر رگھراج سنگہ۔ رائے بہادر لالہ نرپ راج سنگہ۔ مادھوکر سہائے۔ راو بہادر کاشی ناتھ کیشو ٹھاکر۔ سید مہدی حسین آرمیرا۔

احاطہ بنگال

نوممبران لوکل کونسل۔ مہاراجہ جوتندر موہن۔ مہاراجہ نرندر کرشن۔ مہاراجگان ندیا۔ سون برسا۔ دربھنگہ۔ چھوٹا ناگپور بیمین سنگہ۔ ناٹور۔ دیناپور۔ بابو درگا چرن لاہا۔ سورج کانت آچاریہ۔ راجگان ہتیم پور۔ بنیلی۔ خیر۔ طاہر پور۔ تاشی پور۔ دیگھا تیا ہیکنٹھ ناتھ ڈی۔ سرندرو موہن پیارے۔ بن بہاری کپور۔ بنے کرشن۔ مہاراجہ بردوان پرنس قمر قدر۔ بختیار شاہ۔ نواب صاحبان مرشد آباد۔ ڈھاکہ۔ بوگرا۔ امیر حسین تین ممبران نیٹو جوڈیشل و نیٹو ایگزکٹو۔ دو ممبران سرشتہ تعلیم و پبلک ورکس و جنگلات۔ چار میونسپل کمشنران اور چودہ باشندگان کلکتہ۔

احاطہ مدراس

پرنس ارکاٹ۔ زمورن کالی کٹ۔ مہاراجگان بوبلی وجے پور۔ سر شیشا شاستری

راجہ ونکٹا گری زمیندار دھار کوٹہ - راجگان پر لاکمیڈی وزیا نگرم - زمیندار اٹوجاہ پرم و منڈاسا - راجگان کالی کوٹہ واناگدا - سر سیر بینا آئر - سر بھا شیم اینگر - دیوان بہادر سر نیواس راگھو اینگر - سر راسوامی مڈلیر - آنریبل جمبولنگم مڈلیر - آنریبل نواب سید محمد صاحب بہادر - مسٹر سنیکرن نائر گورنمنٹ پلیڈر - آنریبل مسٹر سر نیواس راو - آنریبل کے پراجو پٹولو - آنریبل رتن سبھاپتی پلے - رائے بہادر اننداچارلو - راجہ باسدیو - راجہ گورو گولن گود - راو بہادر ونکٹا رامنا پائی سب جج - مسٹر پتا بھرام آئر - مسٹر این سبرنیام - دیوان بہادر راگھنیدر راو صاحب - دیوان بہادر راج رتن مڈلیر - مسٹر انا سوامی - بٹورہ اورنگل تانجور -

دیگر خاص مہمانان

ڈیوک و ڈچیز پورٹ لینڈ - لارڈ و لیڈی کروب - لارڈ و لیڈی لانسڈیل - لارڈ و لیڈی لیمنگٹن - کرنل و مسز ہاربور - سر رنل و لیڈی راڈ - مسٹر و مس الڑ - مسٹر جی گولڈی میجر و مسز میجاری بینکس - لیڈی ایلچو - مسٹر جارج گارن و ایس ولیٹ -

ماسوائے اِن مہمانان کے تماشائی وزیٹر بھی منجانب سرکار منتخب ہوے تھے - قریب چھ سو انگریز ہونگے جنکے واسطے ایک علیحدہ کیمپ نہایت پُر فضا اور دلکش تھا - جسمین صفائی اور آرایش وغیرہ کا انتظام بخوبی کیا گیا تھا - اور یہہ وزیٹر کل ہندوستان کے چیدہ چیدہ افسران مین سے مدعو ہوے تھے جنکی لیاقت اور کارگزاری کی شہرت تمام ہند مین پھیلی ہوئی تھی اور جنھین لایق و فایق تصور کیا گیا تھا - منجملہ انکے قاضی محمد عزیز الدین احمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اول بھی مدعو ہوے تھے اور ہندوستانی وزیٹران بھی بُلائے گئے تھے جنمین ہمارے ضلع سے بابو دیپ چند صاحب اسسٹنٹ کلکٹر و ٹھاکر راستی سنگہ صاحب وکیل و وائس چیرمین میونسپلیٹی و سردار بل سنگہ صاحب انسپکٹر پولیس و بابو ہرسرنداس

دصاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول شامل تھے - غرضکہ کُل ہندوستان کے عمایدکا عطر دہلی مین موجود تھا اور وہ خوش اطوار اور سنجیدہ اشخاص موجود تھے جو تمام ہند مین منتخب شمار ہوتے تھے جنکے اسمائے گرامی بالتوضیح مین اس چھوٹے سے رسالہ مین رقم نکرنے کی اُن اصحاب سے معافی چاہتا ہون -

باب ششم

پروگرام تقریبات دربار دہلی

۲۹ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ - ساڑھے گیارہ بجے دن کو داخلہ وایسرائے معہ جلوس -

۳۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ - تین بجے سہ پہر کو افتتاح نمایشگاہ

۳۱ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز چہارشنبہ - " " "

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز پنجشنبہ - دربار -

۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز جمعہ - دن کو فوجی ورزشین اور دس بجے شب کو آتشبازی -

۳ - جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ - دن کو فوجی ورزشین اور دس بجے رات کو عطائے تمغہ جات -

۴ - جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز یکشنبہ - نماز

۵ - جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ - ہندوستانی فوج کی قواعد - ساڑھے تین بجے سہ پہر سے ساڑھے پانچ بجے شام تک وکٹوریہ باغات مین ہندوستانیون کا جلسہ باغ -

۶-جنوری ۱۹۰۳ء روز سہ شنبہ-سہ پہر کو فٹ بال کی اخیر بازی-اور شبکو سرکاری جلسہ رقص وسرود-

۷-جنوری ۱۹۰۳ء روز چہار شنبہ-صبح کو ہاکی کی اخیر بازی اور سہ پہر کو پولو کی اخیر بازی

۸-جنوری ۱۹۰۳ء روز پنجشنبہ-دس بجے دن کے فوجی قواعد-

۹-جنوری ۱۹۰۳ء روز جمعہ-سہ پہر کو پولو کی قطعی بازی-

۱۰-جنوری ۱۹۰۳ء روز شنبہ-روانگی وایسرائے-

باب ہفتم

دربارہ داخلہ حضور وایسرائے وجلوس ۲۹-دسمبر ۱۹۰۲ء

۲۹-دسمبر ۱۹۰۲ء کو لارڈ کرزن صاحب وایسرائے کی تشریف آوری اور دہلی کی سڑکون پر سے جلوس گذرنے کی رسم کا دن تھا-اس جلوس کی بڑی دھوم دھام ۲۸ کی شب تک دہلی مین ہوگئی اور اسقدر بھیڑ بھاڑ تماشائیون کی ہوئی کہ تل دھرنے کو جگہہ نتھی-تماشائی دو دو تین تین دن اسٹیشن پر پڑے رہکر گرتے مرتے دہلی پہونچے-جن اشخاص کے پاس درجہ اول کا ٹکٹ تھا اُنکو مال گاڑیون مین جگہہ دیگئی جسکو وہ نہایت غنیمت سمجھے-تماشائیون کے واسطے چاندنی چوک مین جو دوکانون کے بیچ پٹری پڑی ہوئی ہے اُسپر بیٹھنے کے واسطے بنچ اور کرسیون پر انتظام کیا گیا-اس پٹری کا ٹھیکہ منجانب میونسپلٹی چند ٹھیکہ داران نے اونیس سو روپیہ مین لیا تھا جنکو بہت منافع ہوا کئی روز سے برابر ٹکٹ فروخت ہورہے تھے-۲۸ کی رات کو ٹکٹ کی قیمت دوچند ہوگئی قریب چالیس ہزار

روپیہ کے ٹکٹ فروخت ہوے اور اسیطرح جامع مسجد پر بنچ اور کرسیون کا انتظام کیا گیا اور وہان بھی ٹکٹ فروخت کیا گیا - جامع مسجد والون کو بھی فایدہ کثیر رہا - اسیطرح اٹّون اور چھجّون اور چھتّون پر ہر شخص نے اپنے اپنے بیٹھنے کا انتظام کر لیا اور چاندنی چوک کے دوکانداروں نے بھی خوب روپیہ نشستون کے کرایہ مین کمایا - بہت سے اصحاب نے تماشائیون کو مفت جگہہ دی اور ٹکٹ فروخت کرنا انسانیت سے بعید سمجھا - غرضکہ ہر شخص نے جابجا اپنے اپنے بیٹھنے کے لئیے پہلے ہی سے انتظام مناسب کر لیا - دو بجے رات سے عورتون کی آمد و رفت سڑک پر مثل میلہ کے لگ گئی کچھ تو او سروز ۲۹ - دسمبر کی صبحکو سوموتی پر بھی جمناجی کا نہان تھا - کچھ اسوجہ سے کہ نہ معلوم صبح راستہ بند ہو جاوے سب عورتون نے اپنے اپنے بیٹھنے کا انتظام اپنے اپنے رشتہ دارون کنبہ دارون وواسطہ دارون وغیرہ کے ذریعہ سے بخوبی کر لیا اور علی الصباح قریب ۶ بجے سے ہی تمام دہلی مین ادہر سے اُدھر آمد رفت شروع ہو گئی اور جابجا لوگ بیٹھنے شروع ہو گئے - آناً فاناً مین وہ جگہہ جہان جہان ہو کر جلوس گذرنے والا تھا سب پُر ہو گئین - بنچون و کرسیون و چھتون اور چھجون اور اٹون اور کمرون اور چبوترون اور پٹریون اور جہان کہین جگہہ پائی کہین جگہہ خالی نہین رہی سب آدمیون سے بھر گئی اسوقت عجب رونق و بہار تھی وہ سین دیکھنے کے لایق تھا تھوڑی دیر کے بعد راجا لوگون کے ہاتھی اور گاڑی وغیرہ دوڑنے لگین - پھر فوج واسطے پہرہ کے آنی شروع ہوئی اور دو دو قدم پر ایک ایک سپاہی فوجی کا پہرہ ہو گیا اور ننگی تلوارین جھمجھمانے لگین - چونکہ جلوس کا راستہ پہلے سے اسطرح سے مقرر کر دیا گیا تھا کہ کوینس روڈ اور ایلینس روڈ - خاص بازار جامع مسجد کے گرد - اسپلنڈ روڈ - چاندنی چوک فتحپوری بازار - سرائے احمد پائی وُڈ فرن برج اور موری دروازہ سے ہو کر راجپوتانہ سڑک پر پہاڑی کے نیچے نیچے جاکر باوڑہ اور باوڑے کے اوپر سے والیسرائے کے خیمہ تک - اور وقت بھی جلوس کا پہلے سے اسطرح سے مقرر کر دیا تھا کہ ۱۱½ بجے اسٹیشن پر جناب

وایسرائے صاحب کی اسپیشل ٹرین کا اور ۱۱ بجے ۵۴ منٹ پر جناب ڈیوک آف کیناٹ صاحب کی اسپیشل ٹرین کا وقت تھا۔ اور ترتیب جلوس کی اسطرح مقرر کردی گئی تھی کہ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل فوج ہمراہی وایسرائے ایک دستہ فوج نمبر ۴ (روائل آئرس) ڈریگون گارڈ توپخانہ نمبر ایچ (روائل ہورس آرٹیلری) ۳ دستہ فوج نمبر ۴ ڈریگون گارڈ اردلی افسر فوج ہمراہی وایسرائے۔ ڈپٹی اسسٹنٹ ادجوڈنٹ جنرل ہمراہی وایسرائے جنرل افسر کمانڈر فوج ہمراہی وایسرائے نقیب اعلیٰ معہ نقیبان ہمراہی۔ باڈی گارڈ حضور وایسرائے۔ امپریل کیڈٹ کور (رسالہ مہاراجگان کے صاحبزادون کا)

اور ہاتھیون پر ترتیب سواری جلوس وایسرائے کی سواری کے آگے اسطرح تھی۔

دائین جانب	بائین جانب
دو ایڈی کانگ حضور وایسرائے	دو ایڈی کانگ حضور وایسرائے
اسٹاف حضور ڈیوک اوف کیناٹ	اسٹاف حضور ڈیوک اوف کیناٹ
سکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ	پرائیویٹ سکرٹری حضور وایسرائے
ملیٹری سکرٹری حضور وایسرائے	ایڈیکانگ حضور وایسرائے

(۱) حضور وایسرائے معہ لیڈی کرزن صاحبہ

(۲) حضور ڈیوک اوف کیناٹ و لیڈی صاحبہ

ہز ہائینس نظام صاحب حیدرآباد ہز ہائینس گیکوار بڑودہ ہز ہائینس مہاراجہ میسور ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور

ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جےپور	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار
" " " بوندی	" " " اندور
" " " بیکانیر	" " " ریوان

دائیں جانب	بائیں جانب
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کوٹہ	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اورچھا
" " کرولی	" " " دتیا
" مہاراول صاحب جیسلمیر	" راجہ صاحب دھار
" مہاراجہ صاحب الور	" " " دیواس کلاں
" نواب صاحب ٹونک	" " " دیواس خورد
" مہاراو صاحب سروہی	" مہاراجہ صاحب سمتھار
" راجہ راو صاحب جھالاواڑ	" " " چرکھاری
" مہاراجہ صاحب کوطاپور	" " " خیرپور
" راو صاحب کچھ	" راجہ صاحب راجگڑھ
" میر صاحب خیرپور	" " " نرسنگ گڈھ
" سلطان سہرو مکالا	" مہاراجہ صاحب پٹیالہ
" مہاراجہ صاحب سکھم [1]	" نواب صاحب بہاولپور
" راجہ صاحب کوچ بہار	" راجہ صاحب نابھہ
" " ہل ٹرہ	" " " جیند
" نواب صاحب رامپور	" " " کپورتھلہ
" مہاراجہ صاحب بنارس	" " " سرمور
" راجہ صاحب ٹیری	" نوابصاحب مالیرکوٹلہ کا لڑکا
" ٹھاکر صاحب موردی	" راجہ صاحب فریدکوٹ

[1] انکی بجائے انکا لڑکا تھا۔

دائین جانب	بائین جانب
ہز ہائینس راجہ صاحب بانسدا	ہز ہائینس راجہ صاحب منی پور
ہز ہائینس راجہ صاحب بریا	ٹھاکر صاحب لمری

نواب جنجرا

سابوا　کنگ ٹونگ　سابوا　مونگ نیا

گاڑیون پر - ہز روایل ہائینس گرانڈ ڈیوک میسی معہ افسران ہمراہی
حضور گورنر جنرل صاحب بمبئی معہ افسران ہمراہی
حضور گورنر صاحب مدراس معہ افسران ہمراہی
حضور لفٹننٹ گورنر صاحب پنجاب معہ افسران ہمراہی
حضور لفٹننٹ گورنر صاحب ممالک مغربی و شمالی یعنی ممالک متحدہ معہ اُنکے افسران ہمراہی

وغیرہ وغیرہ - غرضکہ جسوقت ٹھیک ۱۱½ بجے اُسیوقت ہمارے وایسراے صاحب کی اسپیشل ٹرین دہلی اسٹیشن ریلوے پر پہونچی - اُترتے ہی ایک بینڈ باجے نے جو پلیٹ فارم پر پہلے سے موجود تھا قومی گیت گایا اور ۳۱ توپون کی سلامی سر ہوئی اور حضور وایسراے صاحب بہادر نے اُن اعلیٰ عہدہ داران گورنمنٹ اور والیان ملک سے جو اسٹیشن پر موجود تھے مزاج پُرسی فرمائی - ٹھیک ۱۱ بجے ۴۵ منٹ پر جناب ڈیوک آف کیناٹ صاحب بہادر کی اسپیشل ٹرین پہونچی چنانچہ حضور وایسراے صاحب نے اُنکا استقبال کیا اور وہی بینڈ باجا بجا اور ۳۱ توپون کی سلامی ہوئی - جسوقت توپین چھوٹنی شروع ہوئین تو اون آدمیون نے جو علی الصباح سے جلوس کے انتظار مین بیٹھے تھے جانا ہوگا کہ ہان اب ہمارے وایسراے صاحب تشریف فرما ہوے اور عنقریب ہماری محنت و جانفشانی اُنکے دیدار سے سرفراز ہوکر پوری ہوا چاہتی ہے -

چنانچہ بڑے بڑے والیان ملک وعہدہ داران کو ڈیوک آف کیناٹ صاحب کے سامنے حضور وایسرائے نے پیش کیا اور سب راجا لوگ اپنے اپنے ہاتھیون پر سوار ہونے کو چلے گئے - چونکہ واسطے سلامی کے اسٹیشن سے باہر کچھ فوج محرابی دروازے مین مغربی جانب کھڑی تھی اسنے فوجی طریقہ سے سلامی کی اور حضور وایسرائے وڈیوک آف کیناٹ صاحب کی سواری کے ہاتھی اسٹیشن پر شرق جانب صف بستہ تھے - چنانچہ حضور وایسرائے صاحب وڈیوک آف کیناٹ صاحب معہ لیڈی کرزن ولیڈی ڈچز صاحبہ کے ٹھیک ۱۲ بجے جلوس کے ساتھ اسٹیشن سے روانہ ہوے اور جو والیان ملک شریک جلوس نتھے وہ چاندنی چوک تشریف لے گئے جہان اُنکے بیٹھنے کے لئے مناسب انتظام کر دیا گیا تھا -

واضح ہو کہ جسوقت لارڈ کرزن صاحب وڈیوک آف کیناٹ صاحب کی سواری کا ہاتھی جہان جہان ہو کر گذرتا تھا وہین وہین نعرہ خوشی بلند ہوتا تھا اور تمام خلقت دونون ہاتھون سے سلام کرتی تھی اور ہمارے لارڈ کرزن صاحب اور ڈیوک آف کیناٹ صاحب بھی برابر دونون ہاتھون سے جواب سلام کا خوشی سے دیے چلے جاتے تھے اسوقت عجب سمان تھا - ایک خاص قسم کی محبت عام لوگون کے دلون مین سما گئی تھی کیڈٹ کور کے نوجوان مہاراجہ صاحبان کی شان وشوکت دیکھکر طبیعت بہت خوش ہوتی تھی ان نوجوانون کی پوشاک مین نیلگون سفید رنگ اور سنہری کام نے عجب لطف پیدا کیا تھا - اسٹار آف انڈیا کے تمغے اور مشکین گھوڑے انکو اور بھی زیادہ زینت دیتے تھے جنکو ہر شخص بغور دیکھتا تھا اور جو نا واقف تھے وہ پوچھتے تھے یہہ کہان کا رسالہ ہے - جب فوج گذر چکی تو ہاتھیون کی سواری آئی جو نہایت آہستہ آہستہ اور شان کے ساتھ سڑک پر چلے آرہے تھے جنکی نسبت ہر شخص کا خیال

تھا کہ سب سے بڑھکر یہی حصہ جلوس کا قابل دید ہے اور در اصل ایسا ہی تھا یہہ حصہ نہایت عظیم الشان تھا جسکی خوبی بیان کرنا ہمارے امکان سے باہر ہے اسکی چمک دمک نرالی سج دھج طرح طرح کے ہودے اور جھولین جن پر سونے چاندی کا کام اور سونے چاندی کے کام کی عماریان اور والیان ملک کی زرق برق پوشاکین اس حصہ کی شان کو دوبالا کر رہی تھین۔

پہلے ہاتھی پر وایسرائے صاحب اور لیڈی کرزن صاحبہ اور دوسرے ہاتھی پر شاہزادہ صاحب اور شاہزادی صاحبہ کیناٹ کا اسٹاف تھا جنکے ساز نہایت زرنگار تھے اور جھمجھماتی جھولین پڑی ہوئی تھین اور چاندی کا ہودہ تھا گو یون بھی چمک دمک کچھ کم نتھی لیکن آفتاب کی شعاعون نے اور بھی زیادہ جگمگا دیا تھا تمام مجمع مین واہ واہ تھی۔ ہاتھیون کی سونڈ اور سر طرح طرح کے رنگون سے رنگے ہوے اور جھولین زمین تک لٹکتی تھین اور ہاتھی بھی ایسی چال جارہے تھے گویا انکو خود اس امر کا حس تھا کہ آج کس شان وشوکت کی رسم مین انھون نے حصہ لیا ہے۔ کوئی ہاتھی اپنی سونڈ مین پنکھا دبائے ہانکتا جاتا تھا کوئی اپنی سونڈ سے سلام کرتا تھا کوئی چنور کرتا تھا لیکن نہ تو انکے قدم کہین رکتے تھے اور نہ اونکو اپنے کرتب دکھانے مین ذرا تامل یا پس وپیش ہوتا تھا۔ ہودے بھی طرح طرح کے تھے بعض اونچے اور بعض پست کوئی چاندی کا اور کسی پر سنہرا کام ہاتھیون کی پیٹھون پر کھنچے ہوے تھے۔ نقرئی زنجیرین ہاتھیون کے سر پر سے دونون جانب لٹکی ہوئین اور دو ایک ہاتھی چاندی کی جھانجن پہنے ہوے تھے جنسے قدم قدم پر جھنجھناہٹ اور جھماہٹ کی آواز پیدا ہوتی تھی بعض ہاتھیون کے ساتھ نوکر بھی اتھے اور والیان ملک کے ملازم زرنگار چھتر اپنے آقاؤن کے سر پر لگائے ہوے تھے اور چنور ڈھورتے جاتے تھے۔ والیان ملک مین بعض مسن اور بعض بچے اور بعض عالم شباب مین تھے بعض ایسی عمر کے دار

پوشاک زیب تن کئے تھے کہ دیکھکر حیرت ہوتی تھی بعض سادی وضع مین تھے اور راجپوتانہ کے ایک راجہ صاحب زرہ پوش تھے اور ایک چھوٹا ہاتھی تھا جسپر ایک بچہ سوار تھا اُسکو دیکھکر سب لوگ نہایت ہی خوش ہوے - غرض سب والیان ملک اسطرح جگ مگ کرتے ہوے گذرے -

بعد اسکے گاڑیون کا سلسلہ شروع ہوا اول گاڑی مین شاہزادہ خاندان جرمنی دوسری مین گورنر صاحب بمبئی و مدراس بعد اوسکے لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب اور اونکے ہمراہ اپنا اپنا اسٹاف اور پنجاب لائٹ مارس کا ایک دستہ پھر کمانڈر ان چیف افواج ہند کا اسٹاف گذرنا شروع ہوا - کمانڈر ان چیف صاحب گھوڑے پر سوار تھے ہر طرف آپ بار بار دیکھتے بھالتے ہوے جاتے تھے جس سے فوراً ہی تماشائیون کو معلوم ہو گیا کہ آپ ہی ہمارے کمانڈر ان چیف صاحب ہین - یوروپین تماشائیون نے نعرۂ خوشی بلند کئے اور لارڈ کچنر صاحب نے ولایت کی گھوڑ دوڑون مین خوب نام پیدا کیا ہے آپکے ساتھ گھوڑ چڑھے والنٹرون کا دستہ بطور آپکی سپاہ کے تھا - بعد ازان برھما - بنگال - اور ہمارے صوبہ کے لفٹنٹ گورنر صاحبان کی گاڑیان گذرین ہر ایک کے ساتھ اپنی اپنی سپاہ تھی - بعد ازان ممبران انتظامی کونسل وایسراے وغیرہ وغیرہ حکام عالی مقام تھے بعدہٗ سرحد کے سرداصاحبان تھے جنمین خان قلات اور ایجنٹ گورنر صاحب بلوچستان معہ بلوچی سردارون کے گذرے جنکی صورتین ہیبت ناک تھین اور بال شانون تک لٹکے ہوے تھے - بعد ازان چیف کمشنر صاحبان آسام و ممالک متوسط معہ سپاہ تھے اور تمام جلوس کے آخر مین ۱۱ نمبر بنگال لینسر نہایت شان اور جبروت کے ساتھ باترتیب نکلی اور جلوس ختم ہوا - اور واضح ہو کہ کمپنی باغ مین حال مین جو ہماری کوئن وکٹوریہ صاحبہ کی یادگاری اسٹیچو منجانب میونسپلیٹی استادہ کیا گیا ہے

وہان پر مہمانان گورنمنٹ کے واسطے کرسیان بچھائی گئی تھین جب جلوس
وہان پہونچا تو ہمارے لارڈ کرزن صاحب وشاہزادہ صاحب نے اپنے اپنے ہاتھی
روکے اور مہارانی صاحبہ کے اسٹیج کے روبرو ٹوپی اُتار کر سلام کیا - راجپور
سڑک پر موری دروازے کے باہر وایسرائے صاحب و حضور شاہزادہ صاحب و
شہزادی صاحبہ کیناٹ ٹھیر گئے اور اپنے اپنے ہاتھیون پر سے والیان ملک سے
رخصت ہوے اور والیان ملک اس جگہہ سے بلوانور ڈ روڈ کی طرف پھر کر اپنے
اپنے قیامگاہ کو روانہ ہوے - بعد اس رخصتانہ سلام کے وایسرائے صاحب و
حضور شاہزادہ صاحب وشہزادی صاحبہ کیناٹ ہاتھیون سے گذر کر اپنی گاڑیون
مین سوار ہوے اور جلوس پہاڑی کے نیچے کی سڑک سے باوٹہ کے موڑ تک گیا
اس موقع پر حضور وایسرائے صاحب کی بیشتر فوج سواے باڈی گارڈ وامپیریل کیڈٹ ماڈلو
سیار ھی علی پور کی سڑک سے روانہ ہو کر اپنے اپنے قیامگاہ کو روانہ ہوئی - جناب
وایسرائے صاحب و حضور شاہزادہ صاحب وشہزادی صاحبہ کیناٹ وشہزادہ
خاندان جرمنی کی گاڑیان اس موقع پر کہ جہان سے گاڑیان سڑک راجپور سے باوٹہ
کی طرف پھرتی ہین بدین غرض ٹھیر گئین کہ باقی جلوس اور فوج ہمراہی جو جلوس کے
ساتھ تھی سڑک علی پور کو جاتی ہوئی ملاحظہ فرماوین - بعد ازان حضور وایسرائے
صاحب وشہزادگان والاتبار معہ باڈی گارڈ ورسالہ امپیریل کیڈٹ کو سڑک
باوٹہ سے اپنے قیامگاہ کو تشریف لیگئے - جب اپنے قیامگاہ مین سڑک ہوس کے
سامنے پہونچے تو ۳۱ توپون کی سلامی ایک توپخانہ سے جو ایک موزون موقع پر
موجود تھا سر ہوئی پہلی توپ کے ساتھ ہی وایسرائی علم بلند کیا گیا - غرض اسطرح
وہ عظیم الشان رسم جسکے لئے ہندوستان مہینون سے انتظار مین تھا
آج بخیر وخوبی اختتام کو پہونچی اور جلوس ہر شخص نے بخوبی تمام دیکھا خواہ کسی نے

ٹکٹ لیا یا نہ لیا اور اسقدر گاڑیاں و گھوڑے و ہاتھی تھے کہ دیکھنے والے دیکھتے
دیکھتے تھک گئے اور جلوس ختم نہیں ہوا صدہا آدمی پیشاب کرنے کو ترس گئے -
اور روٹی تو اُسروز سبکو شام کو نصیب ہوئی ہوگی اور پوری کچوری اُسروز آٹھ آنہ
سیر بکنے لگین مگر تب بھی آسانی سے نہین ملین ایک ایک گھنٹہ تک حلوائی کی
دوکان پر کھڑا رہنا پڑا تب نمبر آیا -

باب ہشتم

افتتاح نمایش گاہ و اسپیچ لارڈ کرزن صاحب بہادر جو ۳۰ - دسمبر ۱۹۰۲ع کو ہوئی اور حال عمارت نمایشگاہ

ہندوستانی صنعت و حرفت کی اک قابل دید نمایش کا افتتاح ۳۰ - دسمبر ۱۹۰۲ع کو
بوقت سہ پہر بڑے جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا تھا اور اس نمایش کے واسطے
خاص جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی فرمایش سے قدسیہ باغ مین کشمیری پھاٹک
کے باہر ایک عالیشان اور خوشنما عمارت تیار کرائی گئی تھی اس عمارت کی دیوارون
کے باہر طرف سفید رنگ کا استر کیا گیا تھا جسپر نیلا اور سنہرا رنگ پھیرا گیا
تھا اور بہت سے گنبد و مینار اور سامنے کی طرف نہایت خوبصورت بیل بوٹے
کئے گئے تھے اور اسکا فرش لکڑی کا تھا جسمین ملتان و سندھ کے روغنی چوکے
بچھائے گئے تھے - اسکے وسطی ہال کی عمارت ۲۴۰ فٹ لمبی اور ۸۰ فٹ چوڑی تھی

اسکی چھت پچیس پچیس فٹ لمبے ۳۵ نہایت عمدہ فیلپایون کی تین قطارون پر از حد خوشنما قایم کیگئی تھی اور اسمین روشنی آنے کا انتظام شمالی جانب سے کیا گیا تھا اور یہہ عمارت سرتاپا مغلیہ طریقہ سے تعمیر کرائی گئی تھی - اس عمارت کی چھت گیری ہندوستان کے مشہور مشہور مقامات کے چھپے ہوے کپڑے کی تھی تاکہ ہندوستانی چھپے ہوے کپڑے کی بھی نمایش ہوجاوے صدر دروازے ہندوستانی وضع قطع کے تھے - دائین جانب ہندوستانی جواہرات کے نمونے تمام ہندوستان کے مختلف کاریگرون کے بنائے ہوے جمع تھے - اور بائین طرف مستعار اشیا کا ذخیرہ تھا جو والیان ملک نے عاریتاً عنایت کئے تھے - راجاؤن کے جواہرات اور مہاراجہ بڑودہ کا ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی مالیت کا قالین قابل دید تھا - دیوارون کے اندر جانب ہندوستانی اور اسکے سرحدی اضلاع کا مال وہرات وغیرہ کے نمایشی قالین آویزان کئے گئے تھے اور نیچے کی طرف ہند کی بنت کا چیزین جمع تھین - اور فیلپایون کے نیچے بھی بلوچستانی گدّے بچھا بچھا کر بیٹھنے کو جگہہ کیگئی تھی - عمارت کے مشرقی سرے پر جودھپور کی سنگتراشی کے عمدہ عمدہ نمونے پانچ فٹ بلند اور اٹھارہ فٹ چوڑے اور پانچ فٹ بیرون دیوار نمایان تھے - اسکے دروازون پر جھنجھری اور جالی کا نہایت عمدہ کام تھا اسکے برابر کوٹر اونکور کی بنت لکڑی کا سولہ فٹ لمبا اور دس فٹ چوڑا ایک مکان تھا - جنوبی سرے پر بھرتپور کے پتھر کا ایک ایسا ہی مکان تھا - ایک کمرہ چار سو فٹ لمبا اور ڈھائی سو فٹ چوڑا اور پچیس فٹ اونچا زیور رکھنے کا تیار کیا گیا تھا جسمین روشنی اوپر سے آتی تھی - اس کمرے کا صرف ایک نہایت زبردست آہنی دروازہ تھا جو شبکو بند ہوتا تھا اور جسپر پولیس کا معقول پہرہ رہتا تھا - کلکتہ کے مسٹر چٹرجی نے فیاضی کے ساتھ اپنے ہی مصارف سے ایک مکان تیار کیا تھا جسمین گرم گرم ملکون کے درختون کے پودھے رکھے گئے

نتیجے علاوہ ازین اس عمارت مین ایک طرف کو بینڈ باجے کے رکھنے کے واسطے بھی مقام طیار کرایا گیا تھا - ہندوستان مین یہہ صنعتی اشیا کا مجمع صرف اسواسطے کیا گیا تھا کہ جو جو صناعیان مٹی جاتی ہین یا کم ہوئی جاتی تھین اُنکے صناعون کو مستقل طور پر حوصلہ ہو جاوے - نمایشگاہ کے افتتاح پر حضور والیسرا اے وڈیوک آف کیناٹ والا تبار جلوہ افروز ہوے اور نہایت گرمجوشی سے انکا استقبال کیا گیا اس موقعہ مبارک پر صدہا راجگان ومہاراجگان و اُمرا ورؤسا موجود تھے راجگان ووالیان ملک کی نشست ایک روغنی چبوترے پر تھی جو نمایشگاہ کے صدر دروازے کے سامنے بنایا گیا تھا - حضور والیسرائے صاحب بہادر نے افتتاحی تقریر اسطرح آغاز فرمائی -

اسپیچ حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر

شہزادے صاحبان - راجگان - لیڈیز وجنٹلمین - اب میرا نہایت پسندیدہ فرض یہہ ہے کہ اس پندرہ یوم کے اندر جو پہلی رسم ادا کرنی ہے اسکو شروع کرون اور دہلی کی صنعتی نمایش کا افتتاح کرون - ہمارے بہت سے اصحاب جو یہان تشریف لائے ہین وہ مشکل سے اس بات پر یقین کرینگے کہ آج باستثنائے درختان قریب قریب ہر ایک چیز جو ہمارے سامنے نظر آرہی ہے گذشتہ آٹھ ماہ کے اندر یہان پیدا ہوگئی ہے - جب مین گذشتہ ماہ اپریل مین یہان آراضی پسند کرنے کی غرض سے آیا تھا اس عمارت عظیم اور تمام چیزون کا جو ہمارے چارون طرف نظر آرہی ہین کہین نام ونشان بھی نتھا - یہہ سب چیزین اس نمایشگاہ کے لیے یہان موجود ہوگئی ہین اور گو مین امید کرتا ہون کہ نمایش کے اثرات اسقدر جلد مٹ نہ جائینگے لیکن مجھکو یہہ کہتے ہوے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ اس تمامی سین کا غایب ہوجانا

لازمی ہے ۔ شاید آپ مجھ سے یہہ امید کرینگے کہ مین چند الفاظ ان واقعات کے متعلق بیان کرونگا جنکی ذات سے آج اس نمایشگاہ کی ہستی نظر آتی ہے ۔ جسوقت سے مین ہندوستان مین رہ رہا ہون مین نے اس ملک کی صنعت و حرفت و دستکاریون پر نہایت ہوشیاری کے ساتھ غور کیا ہے ۔ جو کسیوقت مین ایسی مشہور اور خوشنما تھین اور جسطرح دیگر اصحاب نے افسوس ظاہر کیا ہے مین نے بھی اُنکی ترقی مین فرق اور زوال آنے پر افسوس کیا ہے ۔ جسوقت یہہ امر طے پایا تھا کہ ہم اس عظیم الشان جلسہ کو دہلی مین منعقد کرینگے جسمین ہر ایک صوبہ اور ہندوستان کی ہر ایک ریاست کے قایم مقام ۔ راجگان ہند ۔ والیان ملک ۔ اُمرا ۔ اعلیٰ حکام ۔ ہندوستانی شرفا اور تمام حصص دنیا کے تماشائی آکر جمع ہونگے مجھکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ آخر کار یہان ایسا موقع حاصل ہے جسکی عرصہ سے جستجو تھی کہ ان مضمحل دستکاریون کو از سر نو زندہ کرکے دنیا کو یہہ دکھانے کے لئے کہ ہندوستان اسوقت تک کس قابل ہے اور اگر ممکن ہو تو عمل زوال روکنے کے لئے کچھ کیا جاوے بدین غرض مین نے ڈاکٹر واٹ صاحب کو طلب کیا اور اس غرض کے لئے مین نے اُنکو اپنا دست راست مقرر کیا ۔ تمامی ہند مین دور دراز مقامات تک ڈاکٹر صاحب اور آپکے اسسٹنٹ مسٹر پرسی براون ہزار ہا میل کا سفر کرتے رہے ۔ ہر ایک مقام پر وہ دستکارون سے ملے ۔ نمونے پسند کئے فرمایشین پیش کین اور جہان ضرورت معلوم ہوئی نمونے بھی دیے اور جنکو روپیہ درکار تھا اُنکو پیشگی رقوم بھی دی گئین ۔ تین شرایط مین نے قایم کی تھین جنکی پابندی مانند قوانین مادیہ و ایرانیون کے قوانین کے لابدی تھی ۔ اولاً مین نے یہہ شرط قایم کی اس نمایش گاہ مین بجز صنعتی نمایش کے اور کچھ زیادہ نہو ۔ ہم نہایت آسانی کے ساتھ آپکو ہندوستان کی تمدنی و حرفتی ترقی کی نمایش دکھا سکتے ہین ۔ ڈاکٹر واٹ کی ایسی ہی ایک نمایشگاہ موجود ہے اور کلکتہ مین بھی ایسی ہی ایک عمدہ نمایشگاہ موجود ہے ۔

ہم آپکو لٹھے - معدنیات - چمڑا اٹھی ہوئی چیزین جس حد تک آپ چاہتے ہین دکھلا سکتے تھے - گو یہہ سب نہایت قابل اطمینان ہون لیکن اسکے ساتھ ہی بہت بُرا بھی معلوم ہوتا ہے - مگر مین نے اسکی ضرورت نہین سمجھی - میرا اس نمایشگاہ سے یہہ منشا نہین ہے کہ یہہ تمدنی و حرفتی نمایشگاہ ہو میرا منشا یہہ تھا کہ یہہ صرف صنعتی نمایشگاہ ہو -

میری دوسری شرط یہہ تھی کہ مین اسمین کسی انگریزی یا نصف انگریزی چیز کو نہ رکھونگا - مین نے اس نمایشگاہ کے لیئے اس قسم کی خوفناک اشیاء مثلاً شاندار بیٹھکون کے لیمپ جنمین رنگین شیشے کی قلمین آویزان ہین یا عجیب و غریب شیشے کی مورتین جو اس ملک کے بعض فرقون مین حیرتناک کثرت کے ساتھ نظر آتے ہین لینے سے انکار کر دیا - لیکن یہہ چیزین دنیا بھر مین خواہ کہین ہون خراب ہین اور ہندوستان مین جسکے پاس خود اپنا ہنر موجود ہے یہہ نہایت ہی بدتر اشیا ہین - مین نے یہہ شرط کی کہ مین صرف وہ اشیا چاہتا ہون جو یہان کی رعایا کے خیالات - روایات و فہم و فراست اور عقاید کا اظہار کرتی ہون - ممکن ہے کہ بعض اشیا جو میری اس شرح کے اندر نہ آئی ہون اس نمایشگاہ مین آگئی ہون کیونکہ انگریزیت کا عمل نہایت تیزی کے ساتھ اس ملک مین جاری ہے - اور جسقدر چاء کی پیالیان - بالائی رکھنے کے برتن - نمکدان اور سگرٹ کیس ہندوستانی دستکارون سے بنوائے جاتے ہین اُنکا شمار خوف دلانے والا ہے - لیکن عام طور پر میری اس شرط کی پابندی کیگئی ہے - بعد ازان میری تیسری شرط یہہ تھی کہ مین طرف عمدہ چیزین لونگا مین نے ارزان سوتی کپڑے و موم جامہ - برنجی مورتین اور پیالے جو برمنگھام کی فرمایش پر یا شاید خود برمنگھام مین بنائے جاتے ہین لینے کی ضرورت نہین سمجھی میری خواہش یہہ تھی کہ وہ چیز نمایش مین لائی جاوے جو کمیاب ہو جو ہندوستانی دستکاریون مین نہایت خوشنما اور خاص صفت رکھتی ہو - ہمارے سونے اور چاندی کے برتن - دھات کی چیزین - جواہرات - لکڑی اور ہاتھی دانت اور پتھر پر

نقش ونگار کی چیزین - مٹی کے نفیس برتن اور کپڑے - قدیم ایشیائی وضع وقطع کے قالین - ریشم کارچوبی اور لاثانی ہندوستانی ابھرا ہوا زردوزی کام یہہ تمامی اشیا اس عمارت مین آپکو نظر آوینگی - لیکن مہربانی فرماکر یہہ یاد رکھئے کہ یہہ بازار نہین ہے بلکہ نمایشگاہ ہے - ہماری غرض یہہ ہے کہ نفیس کاریگری از سر نو زندہ کیجاوے اور اسکے لئے جرات دلائی جاوے نہ یہہ کہ ان لوگون کی حاجات دفعہ کیجاوین جنکی تھیلیون مین روپیہ بہت زیادہ نہین ہے اس نمایشگاہ کی عام حالت یہہ ہی ہے لیکن ہمنے اسمین کچھ اور بھی زیادہ عمدہ چیزین ایزاد کی ہین - یہہ تمیز کرکے کہ اسکا مذاق آجکل گھٹتا جاتا ہے اور ہمارے موجودہ نمونون مین بہت سے ایسے ہین جو خراب اور بدقطع ہین ہمنے یہہ کوشش کی ہے کہ موجودہ زمانہ کی صناعی کے ساتھ ہی ساتھ سابق کے نمونون کو بھی رکھین - ''عاریتی ذخیرہ'' کی یہہ ہی تشریح ہے جسکے لئے علیحدہ ایک ہال ہے جسمین آپ بہت خوشنما نمونے قدیم ہندوستانی صناعی کے پاوینگے جو ہمکو والیان ملک اور ہندوستانی صناعون کی فیاضی سے عاریتاً ملے ہین - منجملہ انکے بعض اشیاء ہمارے ہندوستان کے عجایب خانون سے آئی ہین اور بعض لندن کے سوتھ کنسنگٹن عجایب خانہ کے لاثانی دفتر سے آئی ہین - انمین سے بہت سی اشیا خود ہی خوشنما ہین لیکن ہم امید کرتے ہین کہ ہندوستانی کاریگر جو یہان موجود ہین اور اونکے وہ مربی جو اون سے کام لیتے ہین ان چیزون پر نہ صرف ایک زمانہ قدیم کی چیز یا صناعی کی خوبیون کے لحاظ سے خوب غور کرینگے بلکہ اس حیثیت سے کہ انمین تازہ روح پھونکنے یا انکو از سر نو زندہ کرنے کے خیالات پیدا کئے جاوین جو آیندہ انکو اپنی دستکاریون مین جان ڈالنے کے لئے مفید ثابت ہون اسکے لئے حقیقت مین یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستانی صنعت غیر ملکی آئیڈیل سے کام لینے سے از سر نو زندہ نہو گی بلکہ صرف اپنی صنعت پر بھروسہ رکھنے سے - اب مجھہ سے

یہہ دریافت کیا جاوے کہ اس نمایشگاہ کا مقصد کیا ہے اور اس سے کون فایدے ظہور مین آئینگے - مین امید کرتا ہون کہ مین اسکا جواب چند الفاظ مین دونگا جس حد تک ہندوستانی صنعت کا زوال تجارتی فضیلت اور بمقابلہ ہاتھ سے کام کرنے کے اسٹیم کی قوت کی عمدگی ظاہر کرتا ہے اور مذاق پر اس امتحان کا فتح پانا ہے - فلان چیز کار آمد ہے یا نہین جس حد تک ان باتون کو دخل ہے تو مجھکو کچھ زیادہ امید نہین ہے - ہم ہندوستان مین ایک طرز عمل کا جو تمام دنیا مین جاری ہے ایک ایسا پہلو دیکھ رہے ہین جسنے عرصہ دراز سے انگلستان کے ہاتھ سے بنانے کی دستکاریون کو بالکل مٹا دیا ہے اور وہی نہایت تیزی کے ساتھ چین اور جاپان کی دستکاریون کو بھی مٹا رہا ہے - اس طرز عمل کو کوئی چیز روک نہین سکتی ہے - اسٹیم کی قوت کے کرگھے معمولی کرگھون کو نکال باہر کرینگے اور کارخانون پر فیکٹریان سبقت لیجاوینگی اور ایسے یقینی طور پر جسطرح گھوڑا گاڑی کے مقابلہ مین اسٹیم کی قوت کی گاڑیان سبقت حاصل کر رہی ہین اور جسطرح ہاتھ سے کھینچنے والے پنکھون کی جگہہ برقی قوت سے چلنے والے پنکھے لگائے جا رہے ہین ایسا ہونا لازمی ہے - اور ایسے زمانہ مین جو ارزان چیزین چاہتا ہے اور جسکو اونکی بدصورتی کا مطلق خیال نہین ہے جسکو اپنے آرام و آسایش کا بہت کچھ خیال ہے نہ کہ چیز کی عمدگی کا اور جسکو اسوقت تک خوشی نہین ہوتی جبتک کہ وہ اپنے یہان کے نمونون اور روایات کو ترک کر کے اور غیر ملکی چیزون کے پھیر مین سرگردان نہو تو ایسی حالت مین ہمکو اس امر کا یقین کر لینا چاہیے کہ بہت سی قدیم صنعتین اور دستکاریان مفقود ہونا لابدی ہین - ایک اور علامت ہے جو میرے خیال مین زیادہ تر معنی خیز ہے - جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون میرا شمار انمین ہے جو یقین رکھتے ہین کہ کوئی قومی صنعت اسوقت تک متواتر زندہ نہین رہ سکتی ہے جبتک کہ وہ اس قوم کی

جسنے اسکو نکالا ہے آئیڈیل پورے طور پر پیش نظر نرکھے اور اسکی حاجات کو ظاہر نکرے - کوئی صنعت صرف عجائبات کے متلاشیون اور جہان نوردون کی ذات سے زندہ نہین رہ سکتی ہے اگر اس حالت پر بھی پیہو نچگئی ہو تو وہ فیشن دار بعض نمونے پیدا ہو جاتے ہین اور جب فیشن تبدیل ہوتا ہے اور انکی شہرت بھی جاتی رہتی ہے تو وہ پھر مفقود ہو جاتی ہے - پس اگر ہندوستانی صنعت کا ہمیشہ سرسبز رکھنا مقصود ہے یا یہہ منشا ہے کہ وہ از سر نو زندہ کیجاوے تو وہ صرف اسطرح ممکن ہے کہ ہندوستان کے والیان ملک و روسا اور تعلیم یافتہ اور اعلی طبقے کے لوگ انکی سرپرستی اختیار کرین - جسوقت تک وہ بروسل کے چمکتے ہوے قالین - ٹاٹنہام کورٹ روڈ کے سامان آرائش ارزان اٹالین قطع کے رنگ برنگے پختہ فرش فرانسیسی آرلیوگراف - اسٹریا کے جھاڑ اور جرمنی کی ارزان اُبھرے ہوے زردوزی کام کی چیزین اپنے محلون مین بھرینگے اسوقت تک مجکو اس بات کا خوف ہے کہ مطلق امید نہین ہو سکتی ہے - مین علامت کے لحاظ سے یہہ نہین کہہ رہا ہون کیونکہ میرا خیال یہہ ہے کہ انگلستان مین بھی ہم لوگون کی حالت ان چیزون کے متعلق جنکو ہمنے غیر ممالک مین دیکھا ہے ایسی ہی واقع ہوئی ہے لیکن مین یہہ ضرور کہونگا کہ اگر ہندوستانی صناعی اور دستکاریون کو زندہ رکھنا مقصود ہے تو صرف باہری سرپرستی سے ایسا ہونا ممکن نہین ہے - صرف ممکن اسطرح ہے کہ اس ملک کے اندر انکے لئے بازار کھلا ہوا ہے اور وہ یہان کی رعایا کے خیالات اور روشنضمیری کا اظہار کرتے ہین - مین یہہ دیکھنا پسند کرونگا کہ ہندوستان کے والیان ملک اور امرا مین موجودہ مذاق کی انگریزی اور قدیم فیشن لیکن اپنے ملک کے نایاب نمونون اور وضع کی طرف پلٹنے کی تحریک پیدا ہو - مجھکو اسمین شک نہین ہے کہ ایک نہ ایک روز ایسا ہوگا لیکن اُسوقت

کے آنے تک بہت دیر ہو جاویگی - اگر یہہ آثار نیک ہین تو پھر اس نمایشگاہ سے میرا کیا مقصد ہے اور میرے خیال مین اس سے کیا بات پیدا ہوگی - مین اسکا جواب ایک لفظ مین دیسکتا ہون - اس نمایشگاہ سے ایک ابجکٹ لیسن (سبق موجودات) دینا مقصود ہے - اس سے یہہ دکھانا مقصود ہے کہ اسوقت ہندوستان کے خیالات کیا ہین اور کیا طباعی دکھا سکتا ہے اور کیا کر سکتا ہے اس سے یہہ دکھانا مقصود ہے کہ یہان کاریگرون مین صناعی کا حس اسوقت تک زایل نہین ہوا ہے اور اگر انمین کسی بات کی ضرورت ہے تو وہ صرف یہہ کہ انکی کسقدر حوصلہ افزائی کیجاوے اور جرات دلائی جاوے - اس سے یہہ دکھانا مقصود ہے کہ ہندوستانی مکان کی آرایش یا ہندوستانی مکان کے ساز و سامان کے لئے کوئی ضرورت اسکی نہین ہے کہ کلکتہ اور بمبئی کی انگریزی دوکانون کی جانب دوڑیئے - بلکہ قریب قریب ایک ہندوستانی ریاست اور صوبہ مین اور بعض ہندوستانی قصبات اور بہت سے مواضع مین اسوقت صناعی پائی جاتی ہے اور ایسے کاریگر موجود ہین جو صناعی اور اپنے ملک والون کے اس مذاق کے لئے کہ چیز کار آمد ہو بخوبی اطمینان دلا سکتے ہین اور جو اس قابل ہین کہ یہہ بیش قیمت ورثہ جو انھون نے سلف سے پایا ہے ہمیشہ تک برقرار رکھین - اس مقصد کے لئے ڈاکٹر واٹ نے اور نیز مین نے اس نمایشگاہ کے قایم کرنے مین جانفشانی کی ہے - اور اب اسکا افتتاح کرتے ہوے مجکو یہہ امید وثوق کے ساتھ ظاہر کرنی باقی رہجاتی ہے کہ یہہ نمایش بعض باتون مین حب الوطنی کی اس صریح اغراض کو برلادے جسکے لئے وہ قایم کیگئی ہے -

واضح ہو کہ اس نمایش کے دیکھنے کے واسطے ایک روپیہ کا ٹکٹ فی کس تھا اور کل زمانہ نمایش یعنی ۳۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع لغایت ۲۰ - فروری ۱۹۰۳ع تک

کے لئے صرف پانچروپیہ فی کس مقرر تھا - نمایش کے افتتاح کے وقت تماشائیون
کے لئے ۱۵۰۰ نشست بیٹھکر دیکھنے والون کے لئے اور ۱۵۰۰ کھڑے ہوکر
دیکھنے والون کے لئے تجویز ہوئی تھین - بیٹھکر دیکھنے کا ٹکٹ پانچ روپیہ کو اور
کھڑے ہوکر دیکھنے کا ٹکٹ تین روپیہ کو ملتا تھا - لیکن یہہ ٹکٹ ۳۰ - دسمبر سے
پیشتر ہی تقسیم ہوے تھے اور بوقت افتتاح نمائش وہی روسا اسمین داخل
ہوسکتے تھے جو ٹکٹ لیچکے تھے - اور نمایشگاہ کے اندر گاڑی مین سوار ہوکر
جانے کو بجانب شمال واسطے عوام اشخاص کے اور بجانب جنوب برائے راجگان
ومہاراجگان دو پھاٹک رکھے گئے تھے اور یکشنبہ کے روز سوائے عورتون
کے مردون کو اندر جانے کی اجازت نتھی -
اس موقع پر مہاراجہ جودھپور اور جیپور کی نہایت بیش قیمت پُرانی تلوارین بھی
دکھائی گئین - ایک پانسو برس کا پُرانا پھٹا ہوا قابل دید قالین یہان کی پُرانی
کاریگری دکھانے کے لئے ایک دیوار پر لٹکایا گیا - ریاست بیکانیر سے ایک نہایت
ہی قابل یادگار شے یعنی ایک بیش قیمت چاندی کا ہنڈولا آیا تھا - ایک شیشم
کی لکڑی کا چھجہ پنجاب کے صنعتی کارخانہ کے ستریون کے لڑکون کا بنا ہوا
آیا تھا جسپر نقاشی کا کام قابل دید تھا - ڈاکٹر واٹ صاحب نے اپنے تخمینہ سے
جانچا تھا کہ اس نمائش مین سوا دو کروڑ سے کم کا مال نہین ہے -
ہزہائنس مہاراجہ صاحب ٹہرہ نے ایک ہزار روپیہ واسطے مناسب انعام
اُن اشخاص کے جنکی صناعی وکاریگری قابل انعام ہو دیا جاوے بڑی فیاضی
کے ساتھ عطا فرمایا - گورنمنٹ نے بھی مہاراجہ کی تجویز کو صرف قبول ہی نہین کیا
بلکہ ڈیڑھ ہزار روپیہ اپنی طرف سے بھی اس معقول تجویز مین اضافہ کردیا اور مہاراجہ
امر سنگھ صاحب بہادر کے سی - ایس - آئی رکن رکین خاندان راجگان کشمیر نے

دو تمغے دینے تجویز کئے تھے - گورنمنٹ نے تجویز فرمائی کہ جن کاریگرون کی مصنوعات ممتاز و نمودار ہونگی اُنکو نقرئی تمغے اور سارٹیفکٹ عطا کئے جائین۔

اس نمایش کے ہر سرے پر پریس کا ایک کمرہ رکھا گیا تھا اور ہندوستان کے ہر اخبار سے چاہا گیا تھا کہ وہ اپنا ہر پرچہ روزانہ یا ہفتہ وار یا ماہوار بلا تاءمل ایام نمایش بھیجتے رہین تاکہ ہر شخص کو اُنکے دیکھنے کا موقع ملے - اور ان اڈیٹران اخبار کے لئے خیمے نصب کئے گئے تھے جنمین انکو پلنگ بھی دیے گئے تھے اور خورونوش کا انتظام بھی بخوبی کیا گیا تھا اور لکھنے پڑھنے کے واسطے ایک علیحدہ مکان بنوا دیا گیا تھا۔

اسمین کوئی شک نہین کہ یہہ نمائش نہایت قابل دید اور پُر تکلف تھی جسکے دیکھنے کے لئے لوگ دوڑے، چلے آتے تھے اور ٹکٹ لے کر کمرہ نمایش مین جوق جوق گھسے چلے جاتے تھے اور اندر باہر آدمیون کے انبوہ کے انبوہ نظر آتے تھے بعض دفعہ تماشائیون کا ایسا ہجوم ہو جاتا تھا کہ ایک بھیڑ کی بھیڑ اندر نمایش کے گھس جاتی تھی اور باہر کے اصحاب ایک ایک گھنٹہ تک برابر جہان کھڑے ہو جاتے تھے وہین کھڑے کے کھڑے رہجاتے تھے - بہت سے لوگ تو ٹکٹ ہاتھ مین لئے باہر اخیر وقت تک جمے رہتے تھے اور بعض اصحاب بلا دیکھے ہی واپس چلے جاتے تھے - جسوقت لوگون کا زیادہ جمگھٹ ہوتا تھا فوراً نمایشگاہ بند کردی جاتی تھی اور وہ امیدوار جو بڑے شوق سے خوشی خوشی ٹکٹ خرید کر ایسے بھیڑ بھڑکے مین افتان وخیزان نمایش گاہ تک پہونچ جاتے تھے نراس رہجاتے تھے۔

علاوہ ازین نمایشگاہ مین ایک اور بھی نہایت دردناک قابل ترمیم یہہ امر تھا کہ جب بڑے بڑے راجگان و مہاراجگان و ججان ہائیکورٹ و عہدہ داران ذی اختیار اس انتظار مین کھڑے ہوتے تھے کہ کب راستہ ملے اور کب اندر جاکر

نمایش کی سیر دیکھیں تو پولیس مین اونکو دھکے لگانے پر آمادہ ہوتے تھے اور اسپر بھی ہمالی دماغ روساء اندر کو زور از زوری گھسے چلے جاتے تھے - یہان تک کہ نمایش سے نکلنے کے بعد کامل ۱۵ منٹ تک ہز ہائینس نظام کو رستہ نہ ملنے کی وجہ سے سواری کا انتظار کرنا پڑا - مگر خیر اول روز تو یہہ سب کچھ ابھی غنیمت تھا - دوسرے روز جو بے سر و سامانی ہوئی وہ اور بھی دردناک تھی - افسوس یہہ ہے کہ مہتممان نمایش نے اپنا فرض اچھیطرح ادا نہین کیا - اشتہار تھا کہ صبح سے آدھی رات تک نمایش ماہ جنوری مین کھلی رہے سوائے اُن اوقات کے جب نمایشگاہ بند کرنا ضروری ہو - لوگ صبح کے وقت کثرت سے جمع ہوتے تھے - فیس نمایشگاہ مین جانے کی بھی جمع کرتے تھے اور اندر دیکھ رہے تھے کہ یکبارگی آواز آتی تھی کہ نمایشگاہ بند - لوگ وجہ پوچھتے تھے تو پولیس مین اور گورے لوگ سانٹا چلانے کو تیار ہو جاتے تھے - صرف یہی نہین کہ دام دیکر شرفا ہی اس نمایش بینی مین ذلیل ہوے ہون بلکہ یہہ افسوسناک برتاؤ گورنمنٹ کے مہمانون تک سے تھا - سرکاری مہمانون کی یہہ حالت دیکھکر سخت افسوس ہوتا تھا - اس دردناک ماجرے کو ہندوستانی اخبار لکھنو مطبوعہ ۲۱ - جنوری سنہ ۱۹۰۳ع بڑی وضاحت سے ثابت کر رہا ہے اور نمایش کے موقعہ پر پولیس اور گورے لوگون کے جبر کو ہاتھہ اوٹھا اوٹھا کر بتا رہا ہے - مگر جس چیز کا نام نمایش تھا وہ واقعی لاجواب تھی جن اشخاص کو اسکا دیدار نصیب ہوا تھا وہ سچے دل سے یہی کہتا تھا ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

باب نہم

دربارہ حالات دربار جو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو بمقام دہلی امفی تھیٹر مین واسطے ادا کرنے مبارک رسم کے منعقد ہوا معہ فہرست خطابات اعزاز جشن تاجپوشی و رہائی قیدیان

آج وہ دربار منعقد ہوا جسکا چرچا کئی ماہ سے ہو رہا تھا اور آج ہر شخص کو اس امر کا اطمینان ہے کہ خدا کے فضل اور ملک معظم کے اقبال سے نمایان کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی یہہ رسم ادا ہوئی انتظام اور شرکار کو ہر طرحکا اطمینان رہا - نہ کوئی حادثہ پیش آیا نہ کوئی بے عنوانی جو اس دربار کے ایسے عظیم الشان جلسون مین وقوع مین آنا ایک عام بات ہے دربار دہلی ایسے جاہ وجلال کے ساتھ منعقد ہوا جو اس موقع کی شان کے شایان تھی - خواہ اس دربار کا منعقد ہونا ہمارے ملک والون کی خوشی کے لئے ضروری تھا یا غیر ضروری لیکن اسمین شک نہین ہی کہ اس خوبی کے ساتھ منعقد ہوا کہ لارڈ کرزن صاحب نہایت ہی خوش ہونگے - علے الصباح سے لوگ امفی تھیٹر کی جانب جوق جوق آنا شروع ہوے اور ۱۰½ بجے کے قریب دربار کے گرد کا میدان افواج اور تماشائیون کے جم غفیر سے ہوا تھا - عید کی وجہ سے آدھے گھنٹے کو دربار ملتوی ہوا تھا اور اس امر کا اعلان بھی کر دیا گیا تھا تاہم ۱۱ بجے تک تمام تماشائی و درباری امفی تھیٹر مین اپنی اپنی جگہہ پر آ گئے تھے - والیان ملک کی نشست بہ لحاظ منزلت

مختلف بلاکون مین حسب تفصیل ذیل تھی -

حیدر آباد - بڑودہ ومیسور حضور وایسرائے کی داہنی جانب -

کشمیر - بلوچستان وآسام بائین جانب -

والیان ملک راجپوتانہ حضور وایسرائے کی داہنی جانب -

والیان ملک وسطی ہند حضور وایسرائے کی بائین جانب

مدراس - داہنی جانب -

بمبئی - بائین جانب -

پنجاب - دائین جانب -

بنگال - بائین جانب -

ممالک متحدہ آگرہ واودھ - دائین جانب -

صوبہ برھما - بائین جانب -

صوبہ جات وسطی دوسری لائن مین

والیان ملک دربار مین موجود تھے اور اسمین مہاراجہ بھرتپور بھی شامل تھے جو ابھی بالکل بچے ہین بدینوجہ پردے مین اپنی مان کے پاس بٹھائے گئے تھے - دربار مین داخل ہوتے ہی ایک بات نے مجھپر بہت کچھ اثر کیا اور وہ یہہ ہے کہ یہہ ایک ایسا نظارہ تھا جسمین تمامی ہندوستان اسکے مختلف فرقون اور مذہبون کے قایم مقام اس کثرت سے یکجا ہوے تھے کہ ایسا مجمع نہ کبھی ہندوٗن کے عہد مین ہوا ہوگا اور نہ سلطنت اسلامیہ کے عہد مین جو لوگ اس امر کے معتقد ہین کہ زیر حکومت سلطنت برطانیہ ہندوستان کی حالت آیندہ بہتر ہونے والی ہے وہ اس مجمع مین قومیت کا خیال پیدا ہونے کے آثار پاوینگے جنپر ہندوستان کی آیندہ بہبودی کا دارمدار ہے گو ایک صدی اور گذرجاوے لیکن ایک وہ زمانہ آنیوالا ہے

کہ جب اہل ہند واہل اسلام عیسائیون اور یورپینون کا ہندوستان تعلیم اور سوشل اوصاف مین برگزیدہ ہو کر پولیٹکل حقوق حاصل کر کے حکومت خود اختیاری کے برکات حاصل کرنے والا ملک ہو جاویگا اگر خیر خواہی سرکار مختلف مذہب کے پیروایان کو ایک جگہہ لاکر یکجا کرسکتی ہے تو اپنے وطن مالوف کی الفت اور اُسکے متعلقہ فرایض جو بعد خدا کی پرستش خیر خواہی سرکار سے زیادہ تر پاک فرایض ہین ہم سبکو ایک جان دو قالب کرنے کے لئے نہایت ہی مضبوط گرہ ہوسکتی ہے۔

شہزادے صاحب وشہزادی صاحبہ کناٹ ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر وایسرائے کی قیامگاہ سے روانہ ہوئے آپکے ساتھ ایک دستہ گورہ فوج اور ایک دستہ ہندوستانی سوارون کا تھا جب آپکی گاڑی اوس موڑ پر پہونچی جہان سے دربار کو سڑک گئی ہے تو تمام فوج نے شاہی سلامی دی اور ۳۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی۔ شہزادہ صاحب وشہزادی صاحبہ والا تبار کے دربار کے اندر داخل ہونے پر شاہی تخت کے سامنے والی محافظ سپاہ نے سلامی دی اور باجے والون نے قومی راگ بجایا۔ تمام حاضرین نے آپکے رونق افروز ہوتے ہی ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر نعرۂ خوشی بلند کیا اور جبتک آپ اپنی جگہہ پر بیٹھ نہ گئے سب لوگ کھڑے رہے۔ وایسرائے صاحب ۲ بجے اپنی قیامگاہ سے روانہ ہوئے آپکے ساتھ ایک گھوڑ چڑھی گورہ پلٹن امپیریل کیڈٹ کور باڈی گارڈ اور ایک ہندوستانی سپاہیون کی پلٹن تھی۔ امیفی تھیٹر کی سڑک پر آپکی سواری پہونچتے ہی تمام افواج نے سلامی دی۔ لیکن اس موقع پر کوئی توپ سر نہین ہوئی۔ حضور وایسرائے صاحب معہ امپیریل کیڈٹ کور دربار مین داخل ہوئے باقی سپاہ باہر اپنی اپنی مقررہ جگہون پر ٹھیر گئی۔ تمام لوگ وایسرائے کے داخل ہوتے ہی کھڑے ہوگئے اور آپکے نشست کرتے ہی بیٹھ گئے۔ امپیریل کیڈٹ کور کے راجکمارون اور

والیسرائے صاحب کا استقبال نہایت جوش وخروش کے ساتھ کیا گیا جب
آپ چبوترے کے قریب پہونچے گارڈ نے سلامی دی اور قومی راگ چھیڑا اور یونین
جھنڈا بلند کیا گیا اور ۳۱ ضرب توپ کی شاہی سلامی سر ہوئی۔ گاڑی سے
اوتر کر حضور والیسرائے صاحب معہ سپاہ اور اپنے اسٹاف کے چبوترے کی
سیڑھیون پر چڑھے اور تخت پر جلوہ افروز ہوے بعد ازان تماشائی بھی بیٹھ گئے
لیکن توپون کی آواز ختم ہونے کے فارن سکرٹری نے دربار کھُلنے کی اجازت چاہی۔
باجے والون نے باجا بجا کر ہیرلڈ کو طلب کیا۔ ہیرلڈ (شاہی نقیب) صاحب اور
آپکے بگلچیون نے جو باہر تمام سپاہ کے ساتھ کھڑے تھے بگلون کے ذریعہ سے جواب دیا
اور امیفی تھیٹر تک گھوڑون پر سوار ہو کر آئے دروازے پر گھوڑون سے اوتر کر انھون
نے پھر بگل بجائی۔ بعد ازان وہ والیسرائے صاحب کے تخت کے سامنے حاضر ہوے
اور اُنھون نے پھر بگل بجائی۔ پھر حسب الحکم والیسرائے صاحب ہیرلڈ (نقیب شاہی)
نے نہایت زور کے ساتھ صاف طور پر اعلان تاجپوشی ملک معظم پڑھا جو امیفی تھیٹر
(چبوترہ دربار) کے ہر حلقہ مین بخوبی سنائی دیا۔ اعلان پڑھنے کے وقت ہیرلڈ نے
امیفی تھیٹر کے صدر دروازہ کی جانب رخ کیا۔ بعد اعلان ختم ہونے کے ہیرلڈ نے پھر
بگل بجایا۔ بعد بگل کی آواز ختم ہونے کے شاہی علم امیفی تھیٹر کے وسط مین بلند کیا گیا
بعد ازان باجہ والون نے قومی راگ چھیڑا اور سپاہ نے سلامی دی۔ جبتک باجا بجتا
رہا تمام تماشائی کھڑے رہے۔ بعد ازان ہیرلڈ صاحب اور آپکے بگلچی دروازے کی جانب
چلے گئے اور شاہی علم بلند کیا گیا اور ۱۰۱ ضرب توپ کی سلامی شاہی سر ہوئی یہہ سلامی
اِس طریقہ پر ہوئی جسطرح یکم جنوری اور ملک معظم کی سالگرہ کے روز سر ہوا کرتی ہے۔
اور درمیان درمیان مین بہت سے سپاہی ایک ساتھ بندوقین داغتے تھے جسوقت
تک باہر توپین سر ہوتی رہین اور قومی راگ بجتا رہا امیفی تھیٹر کے اندر کے باجے والون

نے اس موقع کے مناسب چیدہ چیدہ چیزین بجائین بعد اس سلامی کے سر ہونے
کے اور جو قومی راگ نج رہا تھا اُسکے ختم ہونیکے ہیرلڈ صاحب اور آپکے بگلچیون
نے دروازے پر دیر تک بگل بجایا - بعد ازان وائسرائے صاحب نے تخت پر سے
اُٹھکر دربار کو خطاب کیا چنانچہ سرکاری ترجمہ اسپیچ لارڈ کرزن صاحب بہادر حسب ذیل ہے:

اسپیچ وائسرائے صاحب

اب سے چھ مہینے پیشتر اعلیٰ حضرت ملک ایڈورڈ ہفتم ملکٔ معظم انگلستان و قیصر ہند
کو شاہان انگلشیہ کا تاج و عصا عطا کیا گیا تھا سلطنت ہند کے صرف معدودے
چند رئیسون کو اس تقریب مین شریک ہونیکا فخر حاصل ہوا آجکے دن حضور ملک
معظم نے اپنی عنایت خسروانہ سے اپنی تمام رعایائے ہند کو اُسی قسم کی خوشیون مین
شریک ہونیکا موقعہ دیا ہے اور جہان اور تمام مقامات ہندوستان مین اس مبارک جشن
کے موقعہ پر خواہ راجگان و نوابان و رئیسان و سرداران ہند جو حضور ممدوح کے تخت کے
ستون ہین خواہ یوروپین اور ہندوستانی حکام جو حضور عالی کی سلطنت کا انتظام
بحسن و خوبی تمام و جانفشانی مالاکلام بجالاتے ہین خواہ انگریزی اور ہندوستانی افواج
جو اسقدر نمایان بہادری کے ساتھ حضور عالی کی حدود ممالک کی حفاظت و نگہبانی
کرتے اور حضور ممدوح کی طرف سے میدان جنگ مین جان فدا کرتے ہین خواہ ہندوستان
کی تمام اقوام کے وفادار باشندون کی ایک جماعت بیشمار جو باوجود ہزارون قسم
کے اختلافات حالات اور خیالات و عادات کے بطیب خاطر سلطنت عظمیٰ کی
اطاعت مین متحد و متفق ہین سب کے سب یکجا مجتمع ہین اپنی تاجپوشی کی تقریب کو
اس طور پر ہندوستان مین انجام دینے کی غرض خاص سے حضور ملک معظم نے مجھے
بحیثیت نایب السلطنت ہونے کے اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے

اور خاصکر کے اس جشن کی وقعت و عظمت کے اظہار کی غرض سے اعلیٰ حضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والاتبار عالیجناب ڈیوک آف کیناٹ کو اس تقریب مین شریک ہونیکا ارشاد فرماکر ہم لوگون کی عزت افزائی فرمائی ہے - ایسے پچیس برس پیشتر اسی مہینے کے اسی دن مین اسی قدیم شہر مین جو یادگار شاہان نامآور وکارہائے قابل الذکر ہے اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ اول قیصرہ ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کیگئی تھین یہہ کام حضور ممدوحہ کی اونکی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل ہین اور اونکے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت وانقیاد متفق ہونیکے ثبوت مین ظاہر کیا گیا تھا اوس سے ربع صدی (یعنی پچیس برس) بعد آجکے روز اس سلطنت وسیع کے اتحاد مین کچھ کمی نہین بلکہ زیادتی ہوگئی ہے وہ بادشاہ جسکی اطاعت کے اظہار کے واسطے ہم لوگ مجتمع ہوے ہین اپنی رعایائے ہند کے درمیان کچھ کم ہردلعزیز نہین ہے کیونکہ انھون نے اسکی شکل اپنی آنکھون دیکھی اور اسکی آواز اپنے کانون سُنی ہے وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہوا ہے جو دنیا مین نہ صرف سب سے زیادہ نامی وگرامی ہے بلکہ سب سے زیادہ محکم وپایدار بھی ہے اور وہ نکتہ چین جنھین اس بات کی تصدیق سے انکار ہو کہ سلطنت ہند کا قبضہ اور حضور ملک معظم کی رعایائے ہند کا وفادارانہ تعلق اور خدمت اوس تخت کے استحکام کے لئے ادنیٰ بنیادون مین سے نہین ہے - غلط خبرین سُنی ہوئی ہونگی بلکہ میری دانست مین یہہ باتین اُسکے استحکام کی شروط لازمی مین سے ہین جسطرح ہندوستان اپنی ذاتی اور موروثی فخر سے معمور ہی اوسیطرح اوس وفاداری اور نمک حلالی کی روشنی سے منور ہے جسکی از سر نو جانب غرب سے افزایش کیگئی ہے - اپنے اولوالعزم طالبون کی بڑی جماعت مین سے جو قرناً بعد قرن اُسکی طلب وتلاش مین آتے گئے اوسنے صرف اُسی سے اپنی رضامندی ظاہر کی جسنے اوسکے نزدیک اپنا اعتبار بھی پیدا کیا -

دنیا کے کسی دوسرے حصہ مین ممکن نہین ہے کہ ایک ایسا منظر جسکا آج ہم یہان مشاہدہ کر رہے ہین دیکھنے مین آئے۔ مین اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہین کرتا ہر چند کہ اسکے لاثانی ہونیکا مجھے یقین ہے۔ بین اُس حقیقت کی طرف جسکا یہہ مجمع گویا مجاز ہے اور اُن لوگون کی طرف جنکی کیفیت قلبی کا یہہ مجمع اظہار کرتا ہے اشارہ کرتا ہون مختلف ریاستون کے سنتو سے زیادہ والی جنکی مجموعہ آبادی ۶ کروڑ آدمیون کی ہے اور جنکے ممالک ۵۵ درجہ طول تک پھیلے ہوے ہین اپنی مشترک حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لیے یہان آئے ہین ہم اونکے اس جوش وفاداری کی نہایت قدر کرتے ہین جو انھین اسقدر فاصلون سے دہلی تک کھینچ لایا ہے اور جسکے لئے اکثر کو بہت کچھ تکلیف واخراجات بھی برداشت کرنا پڑا ہے۔ اور ابھی تھوڑی دیر مین مجھے اونکی خاص زبانون سے حضور ملک معظم تک اونکی طرف سے مبارکباد پہونچانے کا پیغام سننے کی عزت حاصل ہوگی۔ وہ عہدہ دار اور سپاہی جو یہان موجود ہین ہندوستان کے قریب قریب ۲۳ لاکھ جوانون مین سے منتخب کرکے بُلائے گئے ہین اور انھین خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی سپاہ ہین۔ سربرآوردگان جماعتہائے ہنا عہدہ دار اور غیر عہدہ دار جو یہان موجود ہین ۲۳ کروڑ سے زیادہ آدمیون کی جماعت کی وکالت کرنے والے ہین اسلئے حقیقت مین اس بات کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ اس تماشاگاہ مین روحانی طور پر بلکہ حکمرانون اور نایبون کے اعتبار سے جسمانی طور پر بھی تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہان موجود ہے سب کے سب مین ایک ہی جوش دل کی روح پھونکی گئی ہے اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ یہہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی دلی جوش نے ان کثیر التعداد اور منتشر جماعتون کو ایک جگہہ کھینچ بلایا اور انھین متحد کر دیا ہے تو جواب اُسکا یہہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھہ وفاداری اور اُسکے عادل و کریمانہ حکومت پر اعتماد دونون

مترادف الفاظ ہین - یہہ نہ صرف ایک دلی جوش کا اظہار ہے بلکہ ایک تجربے کی گویا لوح
منقش اور ایک اعتقاد کا اقرار ہے اسلیئے کہ اِن کروڑون آدمیون مین سے اکثر کو حضور
ملک معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے - بعضون کو
اُنکے حقوق اور اختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے - بعضون کے لئے باعزت
مشغولیون کی راہین فراخ اور کشادہ کردی ہین عامہ خلایق کے حال پر مصیبت کے
وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے اور سب کے ساتھ عادلانہ انصاف برتنے اونھین
ظلم وستم سے نجات دینے اور تربیت وتعلیم اور امن وامان کے فیوضات عطا کرنے
کے لیئے کوشش کرتی ہے - ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک بڑی کامیابی
ہے - عادلانہ اور منصفانہ برتاو سے اس ملک پر قبضہ قایم رکھنا اوس سے بھی بڑھکر
کامیابی ہے - عاقلانہ تدابیر ملکی سے اُسکے اجزاے منتشر کو ایک مجموعہ مستحکم بناکر برقرار
رکھنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ ہے -

اِس تاجپوشی کے دربار کے انعقاد کے یہی اغراض ومقاصد ہین - اب میرا یہہ فرض
ہے کہ حضور ملک معظم کے اُس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایاے ہند
تک پہونچاے جانے کی فرمایش کی ہے آپ لوگون کے سامنے پڑھکر سناؤن -

حضور ملک معظم قیصر ہند کا پیغام مبارک فرجام

"مجھے نہایت خوشی ہے کہ اُس پُر شوکت موقع پر جبکہ میری ہندوستانی رعایا میری
تاجپوشی کی خوشیان کر رہی ہے مین اُنھین خوشنودی ومبارکبادی کا پیغام بھیجتا ہون
اُس تقریب مین جو لندن مین انجام پائی صرف معدودے چند والیان ریاست ووکلاے ہند
شریک ہوسکے اسلیئے مین نے اپنے نایب السلطنت وگورنر جنرل بہادر کو ہدایت کی
کہ وہ دہلی مین ایک بڑا دربار منعقد کرین تاکہ تمام والیان ریاست وباشندگان ہند

اور سرکاری حکام اوس مبارک موقعہ پر خوشیان منا سکین - جب مین ۱۸۷۵ء مین
ہندوستان کی سیر کو گیا تھا تب سے اُس ملک اور اُسکے باشندون کی محبت
میرے دلنشین ہوگئی ہے اور میرے خاندان اور تخت کی اُنمین جو دلی اور وفادارانہ
ہوا خواہی ہے اُس سے مین پوری طرح باخبر ہون - گذشتہ چند برسون مین اونکی
محبت و وفاداری کی بہت سی دلیلین ظہور مین آچکی ہین اور میری وسیع سلطنت
کے محاربات و فتوحات مین میری ہندوستانی افواج نے نمایان خدمتین کی ہین -
مجھے امید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز بہمراہی پرنسس آف ویلز
صاحبہ عنقریب اس ملک ہندوستان سے شخصی طور پر واقفیت حاصل کرسکینگے
جسکی نسبت ہمیشہ سے میری یہہ خواہش رہی ہے کہ وہ دیکھتے اور خود بھی اسکی سیر
کے اسقدر مشتاق ہین - اگر ممکن ہوتا تو مین اس مہتمم بالشان موقعہ پر بخوشی خود
بنفس نفیس ہندوستان آتا - بہرکیف مین نے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ بہادر
کو جو ہندوستان مین بہت کچھ شہرت حاصل کرچکے ہین بھیجا ہے تاکہ اُس جشن مین
جو کہ میری تاجپوشی کی خوشیان منانے کے لیئے انجام دیا جاے میرے خاندان کی
طرف سے کوئی شخص موجود رہے -
جب سے مین اپنی والدہ مکرمہ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ مرحومہ اول قیصرہ ہند
کے تخت کا مالک ہوا ہون میری یہی خواہش رہی ہے کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام
سلطنت کے وہ اصول جنھون نے ایک تعجب خیز طور پر رعایاے ہند کے دلون مین
جناب ممدوحہ کی عظمت و محبت پیدا کردی تھی بے کم و کاست برقرار رہین تمام
باشندگان ہند کو خواہ وہ رئیس معاون ہون یا رعیت مطیع مین پھر از سر نو یقین
دلاتا ہون کہ مین اونکی آزادیون کا خیال رکھونگا اونکے مدارج و حقوق کا لحاظ کرونگا
اونکی ترقی مدنظر رکھونگا اور اونکی فلاح و بہبودی مین کوشان رہونگا اور میری حکومت

کے یہہ ہی اعلےٰ اغراض و مقاصد ہین اور یہی مقاصد انشاء اللہ تعالےٰ میری ہندوستان کی سلطنت وسیع کی روزافزون مرفہ الحالی اور اوسکے باشندون کی خرید شادمانی وکامرانی کا باعث ہونگے“

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند یہہ اُس شہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہین جسکی تاجپوشی کی خوشیان منانے کے لئے ہم لوگ جمع ہوے ہین اور یہہ اون افسرون کے دلون مین جو اُسکی خدمت بجالاتے ہین تحریک پیدا کرتے اور اونکے لئے آواز غیب کا کام دیتے ہین اور عامہ رعایا کے روبرو اولوالعزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہین۔ ہم ہین سے اون لوگون کے دلون مین جو میری اور میرے ہم منصبون کی طرح حضور ملک معظم کی سلطنت کے مدار سیاست ہین ایسی نیت پیدا کرتے ہین جسکو ہماری حرکات و سکنات کی رہنما اور ہماری سیاست ملکی کا دستور العمل ہونا چاہیے۔ ایسا زمانہ کبھی نہین گذرا کہ ہمین اس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی و نرم دلی کو اس سیاست ملکی کے اوصاف ضروریہ مین سے ہونا چاہئے جنھون نے زیادہ تکلیفین سہی ہین وہی عنایت و کرم کے بھی زیادہ مستحق ہین۔ جنھون نے پوری طرح سے خدمتگذاری کی ہے وہی انعام و صلہ کے بھی پوری طرح سے سزاوار ہین۔ اس سلطنت وسیع کی پچھلی لڑائیون مین والیان ریاست ہاے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلوارین ہماری تائید و تقویت کے لئے پیش کی ہین اور دوسری مشکلون مین بھی مثلاً جو خشک سالی و قحط کے مقابلہ مین اٹھانی پڑی اُنھون نے اپنی کارروائیون مین اُسی قسم کی شجاعت و عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ جو آرام اور سہولیتین اُنھین اسوقت حاصل ہین اُنمین اضافہ کرنا مشکل ہے اور اوس سلامتی مین جسکے استحکام مین کوئی کلام نہین ہو سکتا زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہے با اینہمہ ہم اس بات کے بیان کرنے سے خوش ہین کہ گذشتہ قحط کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو جو قرضہ دیسی ریاستون کو دیے ہین یا اُنکی ذمہ داری کی ہے سرکار دولتمدار

تین برس کی میعاد تک اُنکا سود لینے سے باز رہیگی اور ہم امید کرتے ہین کہ وہ ریاستین جنپر یہہ عنایت کیجاتی ہے اُس سے بخوشی تمام استفادہ لینگی - اس بڑے ملک مین اور بھی زیادہ کثیر التعداد جماعتین ہین جنکے حق مین امداد کو وسعت دینے سے ہمین خوشی حاصل ہوگی اور ہمین امید ہے کہ عنقریب اُنکی عافیت اور بہبودی مین کچھ اضافہ کا اعلان کر سکینگے - سال حسابی کے درمیان ارادون کا اظہار قرین مصلحت اور حسابون کے نقشون کا طیار کرنا آسان نہین ہوتا - بہرکیف اگر موجودہ صورت حال قایم رہی اور اگر ہمین ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھ آیا جسکے ہاتھ آنے کی ہمین بہہ وجوہ امید ہے تو مین امید قوی رکھتا ہون کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہاے اولین گذرنے نہ پائینگے کہ گورنمنٹ ہند کچھ مالی امداد کے ذریعہ سے اونکے ساتھ اپنی ہمدردی وتوجہ کا اظہار کر سکیگی - اُسکا وفادارانہ صبر سالہاے تکلیف وعسرت مین اسقدر نمایان ہوا ہے کہ مین نہایت ہی خوشی کے ساتھ اُس امداد کو پیش نظر رکھتا ہون - اب مین عنایت ومہربانی کی اون دوسری کارروائیون کا ذکر کرنا کہ جنھین ہمنے موجودہ تقریب کے ساتھ وابستہ کیا ہے ضروری نہین سمجھتا - اسلیئے کہ وہ باتین اور جگہہ مندرج ہین - لیکن مجھے عہدہ داران فوج کے حق مین اس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہے کہ آیندہ سے "انڈین اسٹاف کور" کا لقب منسوخ ہو جائیگا اور یہہ کہ وہ ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقہ مین شمار کیئے جائینگے -

حضرات والیان ریاست وباشندگان ہند - اگر ہم ایک لحظہ کے لیئے زمانہ مستقبل کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھین تو بلا شبہ اس ملک کے واسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہونگے - ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہین خواہ وہ آبادی - تعلیم اسباب - روزگار یا معیشت کے خصوص مین ہو - جسکا حل تدبیر ملکی کی طاقت سے باہر ہو - انمین سے بہتیرون کا حل ہماری نگاہون کے سامنے کیا جا رہا ہے اگر برطانیہ عظمی

اور ہندوستان دونون کی مجموعہ قوت سے ہماری سرحادون پر امن واماں برقرار ہے اگر اونکے درمیان ۔ رئیس و رعایا کے درمیان ۔ فرنگیون اور ہندوستانیون کے درمیان اور حاکم و محکوم کے درمیان رشتہ یگانگی و اتحاد مضبوط و مستحکم ہے اور اگر فصل و موسم بھی اپنی فیاضیون مین کوتاہی نکرے تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز نہین روک سکتی ۔ اگر خداوند تعالےٰ نے چاہا ہے تو ہندوستان آیندہ زمانہ مین وہ ہندوستان نہوگا جسکی زرخیزی روبہ تنزل ہو جسکی آیندہ امیدین مفقود ہون یا جسمین بیجا شکایت یا ناامیدی کی بو پائی جاے ۔ بلکہ یہہ وہ ہندوستان ہوگا جسمین جدوجہد کو وسعت ہوگی ۔ قابلیتین عالم خواب سے بیداری کی حالت مین ہونگی بہبودی و مرفہ الحالی روبہ ترقی ہوگی اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائیگی ۔ مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوص نیت پر اعتماد کلی ہے اور اس ملک ہند کی نامحدود قابلیتون پر بھروسہ رکھتا ہون لیکن اون آیندہ صورتون کے ظہور مین آنے کے واسطے ایک شرط لازم ہے یعنی یہہ کہ دولت عظمیٰ کے اختیار و تسلط مین کسیکو اعتراض کا موقعہ نہ ملے اور یہہ صورت حال سوا ے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسیکی سرداری مین پایدار و برقرار نہین رہ سکتی ہے ۔

اب مین ان بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہون ۔ میری دلی خواہش ہے کہ باشندگان ہند اس بڑے اجتماع کو مدتون یاد رکھین کہ اسکے ذریعہ ایک نہایت پُرشوکت موقع پر انھین اپنے شہنشاہ عالیجاہ کے خصایل ذاتی کو دریافت کرنے اور اونکے نیک خیالات کے سننے کی عزت حاصل ہوئی ۔ مین امید کرتا ہون کہ اسکی یاد مسرت و خوشی کا باعث ہوگی اور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا عہد حکومت جو ایسے سعید و مبارک طور پر شروع ہوا ہے ہندوستان کے صفحات تاریخ اور اُسکے باشندون کے صفحات دل پر تا ابد باقی اور منقش رہیگا ۔ ہم دعا کرتے ہین کہ اُس قادر مطلق مالک ارض و سما کے

فضل وکرم سے شہنشاہ ممدوح کی سلطنت اور حکومت سالہا سال قایم رہے آپکی رعایا کو روز افزون بہبودی و ترقی خیالات ہو۔ آپکے عہدہ دارون کے نظم و نسق ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مُہر ثبت رہے اور اُنکی سلطنت کی سلامتی اور برکتین تا ابد قایم رہین۔ حضور ملک معظم و قیصر ہند کی عمر دراز ہو۔ آمین ثم آمین۔

بعد تقریر ختم ہونے کے ہیرلڈ صاحب اور اُنکے بگلچیون نے چبوترے کے سامنے آکر بگل بجاے اور ہیرلڈ صاحب نے ٹوپی اُتار کر ملک معظم کے تین نعرۂ خوشی بلند کئے جسمین تمام تماشائی شریک ہوے۔ جب ایمفی تھیٹر کے اندر یہہ جوش و خروش ختم ہوا فوجی افسر نے جسکے زیر کمان باہر کی تمام فوج تھی فوج سے تین نعرۂ خوشی بلند کراے بعد ازان پھر قومی راگ چھیڑا اور ہیرلڈ صاحب اور آپکے بگلچی دربار سے روانہ ہوگئے۔

بعد ازان فارن سکرٹری نے والیان ملک کو پیش کرنیکی اجازت چاہی اور تمام والیان ملک اپنی اپنی منزلت کے مطابق پیش کئے گئے جنھون نے مختصر الفاظ مین شہنشاہ معظم کو بذریعہ وایسراے صاحب مبارکباد دی اور حضور وایسرائے و شاہزادہ صاحب نے کھڑے ہوکر سُنا۔ بہت سے والیان ملک کے پیش ہونے پر تماشائیون نے زور شور کے ساتھ نعرۂ خوشی بلند کئے خصوصاً جب بیگم صاحبہ بھوپال نقاب ڈالے ہوے تشریف لائین اور اُنھون نے مبارکباد دی۔ بعد اس رسم کے اختتام کے فارن سکرٹری نے دربار ختم ہونے کی اجازت چاہی۔ بعد ازان جس طریقے کے ساتھ وایسراے صاحب تشریف لائے تھے واپس بھی گئے۔ روانگی کے وقت پہلی توپ اُسوقت سر ہوئی جب وایسراے صاحب گاڑی پر سوار ہوگئے۔ شاہزادے صاحب و شہزادی صاحبہ بھی اُسی اعزاز و طریقے کے ساتھ تشریف لیگئے جس طریقہ کے ساتھ تشریف لائے تھے بعد شاہی خاندان کی روانگی کے غیر قومون قایم بمقام

مقامی گورنمنٹون کے افسر و حکام و والیان ملک - کمینڈر ان چیف - گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر اور لفٹننٹ جنرل افواج ایفی ہیڈ ٹر سے روانہ ہوے - ان تمام اصحاب کو گاڑی تک پہونچانے کے لئے وہ افسر گئے جو اسی کام کے لئے مقرر کئے گئے تھے دربار کے متعلق تمام انتظامات نہایت عمدہ تھے تماشائیون کو کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی اور تمام رسوم نہایت خوبی کے ساتھ انجام پائین اور ایک ایسا عظیم الشان دربار ہوا جو کل رعایاے ہند کو جو دہلی مین آئی تھی تمام عمر یاد رہیگا اور ایسا دربار اون لوگون نے اپنی زندگی مین یا اونکے بزرگون نے کبھی نہ دیکھا ہوگا -

واضح ہو کہ جسروز دہلی مین دربار ہوا اسیروز ہر ضلع مین دربار ہوا اور ہر ضلع کے کلکٹران ضلع نے تمام معززز معززز روساء ضلع و سیٹھ ساہوکاران و وکیل مختاران کو بذریعہ خطوط جو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے واسطے بہت عرصہ پہلے جاری کئے گئے تھے طلب فرماکر دربار کیا اور تمام رسوم دربار ادا ہوئین اور جہان جہان توپین تھین وہان وہان ایک سو ایک توپون کی شاہی سلامی سر ہوئی اور جہان توپخانہ نتھا وہان ایک لنبو ایک گولے چھوڑے گئے اور پان و الائچی تقسیم ہوے اور شبکو تمام عمارات سرکاری پر روشنی ہوئی اور تمام رعایا نے بھی بخوشی خاطر روشنی کی اور ہر ضلع مین آتشبازی چھوڑی گئی اور طلباء اسکول کو شیرینی تقسیم ہوئی اور غربا کو کھانا کھلایا گیا اور کمبل و رضائی و مرزئی تقسیم ہوئین اور طلباء کو تمغہ جات تقسیم ہوے جنپر شاہنشاہ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی شبیہہ نہایت عمدہ معہ اونکی بیگم صاحبہ کے تھی - اوسروز تمام ہندوستان مین روشنی کی وجہ سے دیوالی معلوم ہوتی تھی اور ہر شخص دل سے خوشی منارہا تھا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص کے یہان کوئی بھاری خوشی ہے جہان دیکھو وہان چہل پہل تھی - اس خوشی و روشنی اور آتشبازی کا اندازہ اس ماہ کے

اخبارات سے ہو سکتا ہے کہ جنمین کالم کے کالم ہر ضلع کی روشنی و آتشبازی و دربار کے حالات سے پُر ہین لیکن بوجہ کثرت کار دربار یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے خاص دہلی مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو روشنی اور آتشبازی کا ہونا موقوف رکھا گیا تھا بلکہ بجاے اُسکے ۲- جنوری ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی تھی - چنانچہ ۲- جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین بھی بڑی دھوم دھام سے روشنی ہوئی تھی اور بیش قیمت آتشبازی چھوڑی گئی تھی جسکا حال آگے لکھا جاویگا -

دربار دہلی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے باب مین روزانہ اودھ اخبار مین بہت سی تاریخین نظم مین چھپی تھین چنانچہ منجملہ اونکے ایک از نتایج طبع مولوی ابراہیم حسین صاحب مدرس فارسی نارمل اسکول لکھنؤ متخلص بہ ناظم درج ذیل کیجاتی ہے -

شہِ انگلینڈ یا اڈورڈ ہفتم	ہوے ہندوستان کے جب شہنشاہ
تو اس تقریب مین ہندوستان سے	مبارکباد کو آیا ہر اک شاہ
ہوا دہلی مین وہ دربار دُربار	ملک بولے فلک سے واہ وا واہ
ادھر عید اور اُدھر نوروز کا دن	عروسِ سلطنت کا ہوگیا بیاہ
کہی ناظم نے کیا تاریخ روشن	ہوا روشن چراغ ہند واللہ
	۱۹۰۳ء

علاوہ اسکے ہر ضلع کے اُن حاکمان اور روساء کو جنھون نے عمدہ عمدہ کارگزاریان کین گورنمنٹ سے سارٹیفکٹ ملے چنانچہ ضلع بلند شہر مین جناب قاضی عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ درجہ اول ضلع بلند شہر کو اس صلہ مین کہ اُنھون نے بہت سی کتابین تصنیف فرمائین اور انھین دنون مین ایک سوانح عمری حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی لکھی اور جناب پنڈت گھنانند صاحب جوشی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بلند شہر کو بجلدوے حسن خدمات متعلقہ سررشتہ تعلیم کے اور کنور خوشحال سنگھ صاحب رئیس قصبہ جیو

ضلع بلند شہر کو بجلد وے حسن خدمات متعلق امداد پولیس کے اور منشی شنکر سروپ صاحب رئیس سکندرہ آباد ضلع بلند شہر کو بجلدوے حسن خدمات متعلقہ تجارت اور راے بہادر لالہ نتھی مل صاحب ساہوکار و انریری مجسٹریٹ خورجہ کو اس صلہ مین کہ اُنھون نے ایک مدرسہ بیادگار اڈورڈ ہفتم شہنشاہ ہند کے جاری کیا اور کام مجسٹریٹی عمدہ انجام دیا اور محمد یوسف خان صاحب رئیس و انریری مجسٹریٹ خورجہ کو اس صلہ مین کہ اُنھون نے بھی کام انریری مجسٹریٹی کا عمدہ کیا سارٹیفکٹ ہاے سرکار سے عطا ہوے اور ایک مطول فہرست خطابات کی جو بجبن خدمات اُنکے دیگر والیان و نوابان و حکامان و روسار کو منجانب سرکار عطا ہوے اور جو گزٹ آف انڈیا مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو شایع ہوے بجنسہ نقل کیجاتی ہے اگر کسی صاحب کا نام بابت عطا ہونے خطابات کے میرے لکھنے سے رہگیا ہو تو براہ مہربانی مجھے اطلاع بخشین تاکہ دوبارہ شایع ہونے پر اسکی بخوشی تمام صحت کردیجاوے اور اس سہو کی بابت مجھے معافی عطا فرمادین۔

علاوہ ان خطابات کے یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے جشن تاجپوشی کے موقع پر قیدیون کی رہائی کے بارے مین جناب گورنر جنرل صاحب بہادر کا یہہ عنایت آمیز حکم صادر ہوا تھا کہ اوس روز دس فیصدی قیدی رہا کرین بشرطیکہ زمانہ قید مین اونکا چال چلن اچھا رہا ہو اور رہائی سے خونی عداوتین یا بیشہ ور جرایم نہون چنانچہ اس حکم کے بموجب نو ہزار اکیسو تیس مجرم رہا ہوے اور برہما کے ۱۲۷ قیدی رہا ہوے اور ۱۲۳۸ عورتین قیدی رہا ہوئین چار ہزار نو سو قیدی وہ رہا ہوے جنکی میعاد قید ایک ماہ یا اس سے کم تھی اور نصف قید جھیل چکے تھے۔ اور دو سو چھتر وہ قیدی رہا ہوے جنکی سزا چھ مہینے سے زیادہ نتھی او جنھون نے گرانی کی وجہ سے کم و بیش جرم کیا اور جزیرہ انڈمان سے ۵۲۳ قیدی رہا ہوے اور ڈاکہ زنی کے

۱۳۱ قیدی مشروطیہ رہا ہوے اور تمام جیلخانہ جات مین یہہ حکم صادر فرمایا کہ فی سال ایکماہ قید کا باعتبار انکے چال چلن کے گھٹا دیا جاوے اور جزیرہ پورٹ بلیر کے نیک چلن قیدیون کے ساتھ رعایت کیگئی کہ انکے ساتھ سختی مین تخفیف ہو اور اپنے نیک چال چلن سے اور بھی مراعات حاصل کرسکین علاوہ اسکے یہہ حکم بھی صادر ہوا کہ اجرا ڈگری کی علت مین جو لوگ عدالت دیوانی کے قیدی ہین اور ادن پر سو روپیہ سے زیادہ مطالبہ نہو اور مفلوک ہون تو وہ رہا کردیے جاوین اور انکا مطالبہ گورنمنٹ ادا کریگی پس برٹش ہند سے معہ انڈمان سولہ ہزار ایکسو اٹھائیس قیدی رہا ہوے۔

فہرست خطابات اعزاز جشن تاجپوشی

مستقل۔نواب صاحب جنجرہ گیارہ ضرب توپ سلامی۔ سو بوا مقامات گنگ ٹنگ رور سونگنی اور سیپا نو ضرب توپ سلامی۔

ذاتی۔شنکرراو جمناجی نیت ساچیو مقام بھور ۹ ضرب۔ مہارانا جسونت سنگہ جی ہری سنگہ جی مقام دانیا ۹ ضرب۔ نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر سی۔آئی۔ای مقام لہارو ۹ ضرب۔

آرڈر آف دی باتھ۔گرینڈ کراس سول ڈویزن۔ ہز ہائینس نظام دکن کمانڈر ان فوجی ڈویزن۔میجر جنرل ایبرسٹن۔کرنل آرتھر جارج ہیمنڈ وی سی سی ف۔

اسٹار آف انڈیا (نایٹ گرینڈ کمانڈر) رایٹ انریبل جارج ہملٹن۔ ہز ہائینس راجا سر رانا ورما کوچن (نایٹ کمانڈر) انریبل مسٹر ونرل وڈیمن ممبر کونسل۔ ریر ایڈمرل ڈرری فوج بحری۔کمانڈر انچیف بحری فوج۔ ہز مجسٹی مقام شرقی ہند۔ انریبل مسٹر ہنری ونٹر تو تھم ممبر کونسل گورنر مدراس۔انریبل مسٹر جمیس مننٹیتھ ممبر کونسل بمبئی۔ انریبل لفٹنٹ کرنل ڈانلڈ رابرٹس رزیڈنٹ مائی سور۔انریبل اینڈرو ایچ ایل فریزر چیف کمشنر ملک متوسط پریسیڈنسی

پولیس کمیشن ۔ مسٹر ہیو شنکسپیر مارنس سکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ ۔ سرجن جنرل ولیم ہوپر پریسیڈنٹ مڈیکل بورڈ انڈیا آفس ۔ کرنل سر کالن اسکاٹ مانکرف پریسیڈنٹ کمیشن آبپاشی ہند ۔ ہز ہائینس راجہ صاحب کرتی ساہ ٹیڑھی گڈھوال ۔ کنور رنبیر سنگھ مقام پٹیالہ ۔

(کمپانئین) آنریبل سر ایڈورڈ لا ممبر کونسل حضور گورنر جنرل ۔ آنریبل سر چارلس اسٹوارٹ بیلی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند ۔ آنریبل مسٹر ایڈورڈ کنیڈی جج ہائیکورٹ بمبی و ممبر پولس کمیٹی کمیشن ۔ انریبل مسٹر گبرئیل اسٹوکس چیف سکرٹری گورنمنٹ مدراس ۔ میجر جنرل ٹریور ٹیلر انسپکٹر جنرل توپ خانجات ہند ۔ مسٹر ہاروے اڈیس سی ایس سی ایس ۔ جوڈیشل کمشنر بلندی برھما ۔ آنریبل مسٹر ڈبلو ایچ ایل امبی قایم مقام چیف سکرٹری گورنمنٹ ممالک متحدہ ۔ آنریبل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ بنگال ۔ کرنل سینٹ جارج کاریٹ گورریل انجنیر سرویر ۔ لفٹنٹ کرنل منٹگمری کمشنر ڈویزن راولپنڈی واقع پنجاب و ممبر پولیس کمیشن ۔ مسٹر رجنالڈ کریڈیک سی ۔ ایس کمشنر ڈویزن جبلپور ۔ کرنل ہیچٹس اسسٹنٹ فوجی سکرٹری معاملات ہند محکمۂ جنگ ۔ مسٹر ہیو ڈیلی ڈپٹی سکرٹری صیغہ فارن ۔ راجہ بن بہاری کپور مقام بردوان نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان مقام پہاسو بلند شہر ۔ سردار بچن سنگھ مقام بودہ ضلع لودھیانہ ۔

(انڈین امپائر) (نائٹ گرینڈ کمانڈر) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ٹراونکور جی سی ایس آئی ۔ ہز ہائینس راجہ صاحب مقام نابھہ ۔ جی سی ۔ ایس ۔ آئی ۔

(نایٹ کمانڈر) انریبل سر ہنری لارنس جنکنس نایٹ چیف جسٹس بمبئی ۔ انریبل مسٹر تھرکل وایٹ چیف جج چیف کورٹ نشیبی برھما ۔ آنریبل مسٹر چارلس ٹیپر فنانشل کمشنر پنجاب ۔ سرجن جنرل فریڈلکن ڈایرکٹر جنرل مڈیکل سروس ہندوستان ۔ آنریبل

مسٹر فریڈرک نکلس اول ممبر بورڈ ربنیو مدراس۔ مسٹر ارتھر اٹین فنشا ڈایرکٹر جنرل پوسٹ آفس ہند۔ مسٹر والٹر روپر لارنس پرائیویٹ سکرٹری حضور وایسرائے۔ مسٹر جان ایلیٹ میٹیریولاجیکل رپورٹر گورنمنٹ ہند۔ راجہ دھراج ناہر سنگھ مقام شاہپورہ ضلع راجپوتانہ۔ گنگادھر راو گنیش عرف بالا صاحب پٹوردھن۔ رئیس میراج اعلیٰ شاخ واقع ملک جنوبی مرہٹہ۔ سردار غوث بخش ریسانی رئیس اعظم سراوان بلوچستان۔ مہاراجہ ہر بلبھ نراین سنگھ سون برسا بنگال۔ مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد وزیر ہز ہائینس نظام حیدرآباد دکن۔ پورنایا نراین سنگھ۔ راو کرشنا مورتی دیوان ہائی سور۔ مہاراجہ گودے نراین گجاپتی راو مقام وزیگاپٹن۔

(کمپانین) کرنل ڈی برتھ جوائینٹ سکرٹری صیغہ فوجی۔ آنریبل مسٹر پرتول چندر چٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب۔ مسٹر فریڈرک سکلین ڈایرکٹر جنرل تار برقی۔ مسٹر والٹر ڈی ونٹن چیف انجنیر سکرٹری گورنمنٹ مدراس۔ کرنل واین ایجنٹ چیف انجنیر بنگال ناگپور ریلوے۔ مسٹر ایل جرنن ایلیسٹ قایم مقام کمشنر اضلاع مفوضہ حیدرآباد لفٹننٹ کرنل کیپال قایم مقام پولیٹیکل رزیڈنٹ ٹرایچ فارس۔ مسٹر ہربرٹ کارنڈف ڈپٹی سکرٹری صیغہ لیجس لٹیو سابق قایم مقام پرائیویٹ سکرٹری وایسرائے لفٹننٹ کرنل ولیم لاک پرنسپل میو کالج اجمیر۔ لفٹننٹ کرنل بامفرڈ پرنسپل میڈیکل کالج کلکتہ لفٹننٹ کرنل جان ہاڈنگ کمانیر بہار لایٹ ہارس۔ مسٹر ایڈورڈ گلس ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی۔ سر ہنری بوشمپ اڈیٹر اخبار مدراس میل و شریف مدراس۔ ہرجی بھائی مانک جی رستم جی شیرف کلکتہ۔ مسٹر ہو پلینڈ ڈلمشر سابق مجسٹریٹ و کلکٹر و چیرمین میونسپلٹی پٹنہ۔ مسٹر رابرٹ میتھن سابق انڈر سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ و سکرٹری کمیشن انڈین یونیورسٹی۔ میجر الکاک انڈین میڈیکل سروس سپرنٹنڈنٹ عجایب خانہ ہند مسٹر آرتھر ہل ایگزکیٹو انجنیر پریسیڈنسی بمبئی۔ مسٹر ڈگلس ڈانلڈ کمانیر سامانہ رایفل ملٹری پولیس کوہاٹ

جگدیشچندر بوس پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ - نواب محمد شریف خان مقام دیر مہتر شجاع الملک مقام چترال - میر محمد ناظم خان میر ہنزہ - راجہ سکندر خان مقام ناگر - مسٹر ولیم ڈکسن کروک شینک سکرٹری وخزانچی بنک بنگال - مسٹر ٹی جے سینٹ ایڈیٹر اخبار ٹائمس آف انڈیا بمبئی - مسٹر جان او برائن سانڈرس پروپرائٹر و اڈیٹر اخبار انگلشمین کلکتہ - مسٹر ہنری ونڈن ایجنٹ گریٹ انڈیا پینیشولا ریلوے - مسٹر سی ایچ ڈیسن مینیجر ہانگ کانگ سنگھائی - بنکنگ کارپوریشن و وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی رنگون - خان بہادر مولوی خدا بخش مقام پٹنہ - راو بہادر شیام سندر لعل دیوان کشن گڈھ راجپوتانہ -

رائے بہادر منشی بالمکند داس -

دیوان بہادر ممبر کونسل ریاست الور - مسٹر رابرٹ ہیریٹ ہندرسن سپرنٹنڈنٹ باغات چائے کمپنی تارہ پور مقام کچھار - نواب حافظ محمد عبد اللہ خان علی زئی مقام دیرہ اسمعیل خان - انریری کمانیر یازدہم رسالہ بنگال - ہوکن کئی سوبو مقام موگنی جنوبی ریاست ہائے شان - میر مہر اللہ خان رئیسانی ناظم کران واقعہ بلوچستان - نواب فتح علیخان قزلباش مقام لاہور - پنڈت گنگا دھر شاستری پروفیسر سنسکرت کالج بنارس - فریدون جی جمشید جی پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائینس نظام دکن - مسٹر چارلس ہنری ویسٹ پرسنل اسسٹنٹ ایجیٹن جنرل ہند -

(نایٹ) آنریبل جیمس ایکورتھ ڈیوس سی ایس جج ہائیکورٹ مدراس - آنریبل مسٹر ولیم اوربنس کلارک سی ایس چیف جج چیف کورٹ پنجاب - انریبل مسٹر مینگو ٹرنر پریسیڈنٹ چیمبر آف کامرس بنگال - لفٹننٹ کرنل کوپر کمانیر کانپور والنٹیر رایفل بٹالین لفٹننٹ کرنل جمیس لیوس ڈاکر دوم پنجاب والنٹر بٹلین - ڈاکٹر جارج واٹ رپورٹر پیداوار ہند متعلقہ گورنمنٹ ہند - ہرکشنداس نروتم داس سابق شیرف بمبئی -

مسٹر ولیم گاڈل اڈیٹر حسابات انڈیا آفس۔

(تمغہ قیصر ہند) (درجہ اول) ہز اکسلنسی لیڈی کرزن مقام کڈلسٹن۔ پادری سیموئل آلنٹ
کیمبرج مشن دہلی۔ مسٹر البرٹ ایسٹن ڈپٹی کمشنر پرسٹ شمالی ہند۔ لفٹننٹ کرنل ڈاٹسن
پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ پہاڑی مقامات میواڑ۔ کپتان جولی ڈی لاٹ بنیر ڈپٹی چیف
انجنیر بائی سور۔ مسٹر جیمس ڈگلس مقام بمبئی۔ پادری جے سی گریہم کلمپونگ بنگال۔
پنڈت جوالا پرشاد مجسٹریٹ و کلکٹر جالون ممالک متحدہ۔ مسٹر کلیرنس کرک پیٹرک
بیرسٹرایٹ لا و ممبر مینوسپل کمیٹی دہلی۔ لفٹننٹ کرنل اسٹیل لاین سول سرجن
سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ دھارواڑ۔ مہربان جی کاوس جی مینوسپل کمشنر و انریری مجسٹریٹ
رنگون۔ مسٹر جان نسبٹ سابق کنسرویٹر جنگلات برھما۔ مسٹر سیمپل آر۔ اے۔ ایم سی۔
ڈایرکٹر پاسچیور انسٹیٹیوٹ کسولی۔ پادری جے سول منیجر سینٹ جوزف کالج ترچناپلی
پادری ڈیوڈ وٹن پرنسپل اسلاف کالج ناگپور (درجہ دویم) مسز ایڈمز و اٹلی بیوہ لفٹننٹ
ایڈمز واٹلی انڈین مڈیکل سروس بمبئی۔ پادری ایڈم اینڈرو مشنری یونائیٹیڈ فری چرچ
اسکاٹلینڈ چنگلپٹ۔ میر عزیز حسن انریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ
اٹاوہ۔ بابو بیجناتھ گوننکا ساہوکار و زمیندار مونگیر۔ مسٹر ایڈورڈ بلنکن سابق آئی
سی ایس افسر بندوبست رائے پور۔ ممالک متوسط۔ راؤ بہادر چندا سنگھ کانسنگ انریری
مجسٹریٹ حیدرآباد سندھ۔ ٹھاکر درجن سنگھ ممبر کونسل ریاست الور۔ مسٹر جارج
ای گاسم ہیڈ ماسٹر لارنس اسکول آبو۔ ریورنڈ فادر ایبٹن فرینٹ سپرنٹنڈنٹ رومن
کیتھولک جدائی خانہ رنگون۔ پادری رابرٹ جونز ویلش مشن شیلانگ۔ مس ایف
جانس مشن چرچ اسکاٹ لینڈ گجرات۔ مس ایلن مچل امریکن بیپٹسٹ مشن مولمین۔
مس مجسین زنانہ مڈیکل مشن پشاور۔ مس مارگرٹ ادھارا۔ کینڈرسن پرسبٹیرین
مقام دھارواڑ وسط ہند۔ ڈاکٹر پنل مڈیکل مشنری چرچ مشنری سوسائٹی بنون۔

بھائی رام سنگھ و اسیں پرنسپل میو اسکول صنعت لاہور۔ سنتوکھ سنگھ گرومی لگدار ضلع رائے پور ملک متوسط۔ صغرا بی بی مقام بہار۔ پٹنہ۔ محمد ظہور الحسن ممبر میونسپل بورڈ الہ آباد۔

(مہاراج دھیراج) زمیندار بردوان کو یہہ موروثی خطاب عطا ہوا۔

(مہاراجہ) راجہ سر رام چندر بھجند پور رئیس موربھنج کو ذاتی خطاب عطا ہوا۔

(مہارانی) رانی دھنکوریہ صاحبہ ریاست بردانی کو ذاتی خطاب عطا ہوا۔

(نواب بہادر) نواب خواجہ سلیم اللہ رئیس ڈھاکا۔

(راجہ) راو بہادر چھترپتی سی۔ ایس۔ آئی۔ جاگیردار علی پورہ۔ راو بہادر ٹھاکر منگل سنگھ لاوہ۔ رائے جگند رنراین رائے زمیندار لال گولہ مرشد آباد۔ لال رگھراج سنگھ منکاپور ضلع گونڈہ۔

(نواب) خان بہادر سردار خیر بخش رئیس جرگہ مری بلوچستان۔ سردار قیصر خان رئیس جرگہ مگاسی بلوچستان۔

(نواب بیگم) بسم اللہ بیگم صاحبہ زوجہ نواب غلام محمد غوث خان بہادر برادر پرنس ارکاٹ کو یہہ خطاب مرحمت ہوا۔

(شمس العلماء) خانصاحب مولوی سعادت حسین کلکتہ مدرسہ۔ مفتی مولوی عبد اللہ اورنٹیل کالج لاہور۔ مولوی عبد الحکیم اورنٹیل کالج لاہور۔

(مہامہوا و پادھیا) پنڈت سیوا چندر سرب بھوما بھٹ پارہ چوبیس پرگنہ۔

(دیوان بہادر) ابن سبر ہینم اڈمنسٹریٹر جنرل افیشل ٹرسٹی مدراس و کمشنر مدراس میونسپلٹی ایم آر آر راو بہادر ایم بلا ونکٹ راما نا یونی اوفگ قایم مقام ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنول رائے بہادر سیٹھ کستور چند وگا بیکانیر۔

(سردار بہادر) رائے بہادر گوپال سنگھ نایٹ کمانڈنٹ بھامو بٹالین برما ملٹری پولس

رسالدار پرتاب سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب۔

(دیوان) رائے بہادر مہتا جگجیون دیوان جیسلمیر

(خان بہادر) خانصاحب دین محمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور لاہور۔ خانصاحب حاجی قلندر خان گونڈاپور شمالی مغربی سرحدی صوبہ۔ حاجی محمد عبدالہادی بادشاہ صاحب کمشنر مدراس مینوسپلٹی۔ مولوی شمس الضحیٰ آنریری مجسٹریٹ صدر پنچ وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بیربھوم۔ خان محمد نواز ولد غلام محمد طاہر تعلقہ دار سکھر۔ اردشیر دارابجی درباروالا اینڈ ہولڈر انبارگانون ضلع تھانہ۔ چودھری امیر حسن خان سہسپور ضلع بجنور۔ مولوی مجید بخت مجموعہ دار آنریری مجسٹریٹ سلہٹ۔ ہرمزجی مانک جی بھونڈی والا ٹھیکدار آبکاری تاجر نمک بمبئی۔ نوروزجی کاؤس جی کلیان والا اسسٹنٹ سرجن۔

(راؤبہادر) چوبے جگت راج جاگیردار پالدیو۔ راؤصاحب بلونت راؤ بھسکانے چیرمین مینوسپلٹی برہانپور۔ راؤصاحب نربھے سنگھ منڈلوئی سوہاگ پور۔ بابو سنار چندرسین ممبر جیپور اسٹیٹ کونسل تیلاگھنی گوتھن ورہانیدو دیوان ریاست سندور۔ دیابھائی ہرجیونداس ناناوتی اکونٹنٹ جنرل ریاست بڑودہ۔ لال جناردھن سنگھ سکرٹری ہرہائینس مہاراجہ صاحب ریوان۔ نیالی صوبہ چاری کرشنارا وڈسٹرکٹ جج بنگلور۔ بسوبلیٹ کرشنائیڈو گارو وایس پریسیڈنٹ گنتور کھنٹور وبھائی گلاب سہائے دسائی سابق اگزکٹیو انجنیر محکمہ تعمیرات بمبئی۔ ددھومل چندی رام سابق ڈپٹی کلکٹر ضلع تارکانا۔ بیورام سچانند سابق اسسٹنٹ جج شکارپور سی ہنونتا گوڈ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بلاری۔ اناچی ایکاںکر کسشنا سوامی اینکار اسسٹنٹ کمشنر محکمہ آبکاری مدراس۔ روسیٹی شیشہ گیری راؤ بنتولو گارو ہائیکورٹ وکیل کوکوناڈا۔ ایم آر۔ آر۔ ایم رنگاچاریہ پروفیسر سنسکرت پریسیڈنسی کالج مدراس۔ مرشیر رگھوبالتا لیدی پوسٹل سپرنٹنڈنٹ بمبئی۔ پنڈت وشنو سداشیو بابت

سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف نراین کیسو اسٹیشن ماسٹر گریٹ انڈین پنشولا ریلوے۔

(رائے بہادر) رائے صاحب جنالی چکرتی سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ گورنمنٹ انڈیا رائے صاحب بھیک چند انریری مجسٹریٹ وممبر مینوسپل کمیٹی کونسل کرنٹہ۔ صوبہ دار میجر ہر سنگھ تھاپا شمالی ریاست ہائے شان بٹالین برہما ملیٹری پولیس۔ صوبہ دار میجر کہر سنگھ راناکا نہائے یاتوت بٹالین برہما ملیٹری پولیس۔ انسپکٹر ہری سنگھ انڈمان ونکوبار ملیٹری پولیس۔ بابو جوگش چندر متر سابق ڈسٹرکٹ وششن جج ڈھاکہ۔ لالہ نند کشور انسپکٹر اسکولات جالندھر۔ لالہ موتی رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان۔ اننت لال اسسٹنٹ کمشنر ممالک متوسط۔ بابو سیتا ناتھ رائے کلکتہ۔ بابو راجندر چندرا شاستری بنگال لیبریری۔ منشی تخت سنگھ ہاٹا۔ ملک متوسط۔ بابو سورجا کمار چودھری سینیر سپرنٹنڈنٹ محکمہ مال تجارت۔ بابو کدارناتھ کرجی ہوس ہولڈ ورا یڈ یکانگ آفس گورنمنٹ ہوس۔

(خان صاحب) مولوی محمد مجیب اللہ وایس چیرمین مینوسپل بورڈ گورکھپور محمد نعیم خان کیلاس پور ضلع سہارنپور۔ میر رحیم خان جرگہ گرو۔ بلوچستان۔ حاجی ملا مشتاق جوگی زئی زدب۔ بلوچستان منشی محبوب عالم سپروایزر الہ آباد فیض آباد کارڈ ریلوے میر عالم قاضی سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہری پور ضلع ہزارہ شیخ امام الدین سپرنٹنڈنٹ پولیس جموں۔ میر اکبر شاہ سابق تحصیلدار پشاور۔ پشوتن جی داراب جی انجن ڈریور گریٹ انڈین پنشولا ریلوے۔

(راو صاحب) گنپت راو گوری شنکر شاستری سابق ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر احمد آباد۔ گنیش ہری سگوے کر ممبر وایس پریسیڈنٹ تعلقہ بورڈ کرجاٹ نرال۔ اندراو نکارام ونش مکھ۔ جرول ضلع امراوتی۔

(رائے صاحب) بابو ہرن چندر ارکھیت کلکتہ - درشن سنگہ زمیندار ضلع پیلی بھیت
بینڈیال انریری مجسٹریٹ ووائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ لکھنو - لالہ رلارام انریری اسٹنٹ
اکزامنر پبلک ورکس اکونٹس پنجاب - لالہ شیو پرشاد اسسٹنٹ نارودن انڈیا سالٹ
ریوبوڈ پارٹمنٹ - لالہ رادھاکشن ممبر میونسپل کمیٹی پشاور - لالہ کنبھاری تھاپر سکرٹری
لیبریری لاہور - بابو سریندرا ناتھ گپتا انریری اسسٹنٹ انجنیر آسام - بابو چارن چندر
استر خزانچی ومحاسب فارن ڈیپارٹمنٹ - بابو نندرا موہن باسو ہیڈ کلرک میٹرولاجیکل آفس
کلکتہ - لالہ جانکی پرشاد سپروائزر محکمہ تعمیرات شملہ - رکھی رام نایب مالگذار بلیری - ملک متوسط
تارک ناتھ گھوس اسسٹنٹ سرجن پرنس آف ویلز ہاسپٹل بنارس - بابو کیلاس چندر ا
سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ سلہٹ - کمودبہاری منتو سول ہاسپٹل اسسٹنٹ بنگال
پریسیڈنسی - ابودربھ چند مجموعہ دار سابق سب اسسٹنٹ اوڈیر ایسٹ انڈیا ریلوی -
بابو ہریچند سب انجنیر کالکا شملہ ریلوے - منشی گوبند سرن خزانچی ومیر منشی اول بنگال
لانسر

علاوہ اِن خطابات کے جناب لارڈ کرزن صاحب وائسرائے وگورنر جنرل بہادر
نے نامور خدمات کے اعزاز مین یہہ مراعات بھی منظور فرمائی ہین - یعنی -

آنریبل سروی بھشیام ایئنگر جج ہائیکورٹ مدراس کو پانچہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کا
ایک علاقہ عطا ہوا -

مسٹر بی سری نواس ہنپشن یافتہ انسپکٹر پولیس مدراس کو بارہ سو روپیہ سالانہ کی
آمدنی کا ایک علاقہ عطا ہوا -

بھورا وماد ھورا و پوتنیس درجہ اول کے سردار دکن کو تین ہزار روپیہ سال کی آمدنی کا
علاقہ بخشا گیا -

مسٹر جے پی وار برٹن سابق ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب کو نہر چناب کی

بتیس مربع میل آراضیات کا نذرانہ معاف ہوا۔
رائے بہادر دولت رام سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس ڈویژن شملہ کو نہر جہلم پر پندرہ مربع میل آراضی کا نذرانہ معاف کیا گیا۔
خان بہادر احمد خان وزیر جات اسیلا کو نہر جہلم پر پندرہ مربع میل آراضی کا نذرانہ معاف ہوا
خان بہادر قاضی جلال الدین پولیٹیکل مشیر خان قلات کو علاوہ حیات موضع سر یلا واقعہ پیشین میں ایک ہزار دو سو پچاس روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر عطا ہوئی۔
علاوہ اسکے افواج سرکاری کو بہت کچھ انعام عطا ہوا۔

باب دہم

دربارہ حالات فوجی ورزشون کے جو تاریخ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو دن مین اور روشنی و آتشبازی جو شبکو دہلی مین ہوئی

واضح ہو کہ دربار جشن تاجپوشی کی خوشی مین جو روشنی و آتشبازی تمام حصص ہندوستان مین ہوئی اگرچہ تمام ہندوستان مین روشنی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ہوئی تھی اور آتشبازی بھی جابجا چھوڑی گئی لیکن یہہ رسم مبارک دہلی مین ۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو وقوع مین آئی۔ دن مین تو اوس روز فوجی ورزشین بڑی دھوم دھام سے نہایت خوبصورتی سے انجام پائین اور شام کو تین بجے سے آتشبازی چھوڑنے کا وقت مقرر ہوا تھا۔ چنانچہ اُس روز علی الصباح سے جابجا سامان روشنی کا

ہونے لگا کشمیری دروازہ - موری دروازہ - اجمیری دروازہ و لاہوری دروازہ غرضیکہ کُل دروازون پر روشنی کا انتظام کیا گیا اور تمام بازارون خصوص چاندنی چوک مین کُل دوکانداروں نے نہایت دھوم دھام سے روشنی کا انتظام کیا اور تمام دفاتر سرکاری و قلعہ پر اور کوتوالی واقعہ چاندنی چوک و سکھ گوردوارہ اور سنہری مسجد و فتحپوری مسجد و جامع مسجد و شفاخانہ و پور لانے جین مندر متصل لال قلعہ پر غرضکہ جملہ نامی نامی جگہون پر روشنی کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا اور شام سے چراغ جلنے شروع ہو گئے آناً فاناً مین تمام دہلی مین روشنی ہی روشنی نظر آنے لگی - ہمارے والیان ملک نے بھی اپنے اپنے کیمپون مین وہ روشنی کا انتظام کیا جسکو دیکھکر جی خوش ہوتا تھا خصوص مہاراجہ صاحب پٹیالہ و مہاراجہ کشمیر و مہاراجہ بھاگلپور و مہاراجہ سرمور ناہن و مہاراجہ بڑودہ نے بڑا بڑا انتظام روشنی کا کیا اور مہاراجہ ریوان نے بھی بہت کچھ خرچ روشنی مین کیا جب قریب ۷ کے بجے تب ہی سے آتشبازی کے شوقین جامع مسجد اور شفاخانہ اور اوسکے آس پاس آنے شروع ہو گئے سرکاری مہمانان کے واسطے جامع مسجد کے سامنے اچھا خاصہ انتظام کیا گیا تھا جہان بہت سی کرسیان بچھائی گئی تھین اور شفاخانہ کے آس پاس بھی انتظام معقول کیا گیا تھا اور منتظمان جامع مسجد نے پیشتر سے آتشبازی دیکھنے کے لئے کرسی و بنچون کا بہت معقول انتظام کر دیا تھا اور دیکھنے والون سے کرایہ بذریعہ ٹکٹ کے بہت وصول کیا - اس جگہہ سے آتشبازی سب سے عمدہ دکھائی دیتی تھی - چونکہ مسٹر بروک صاحب کی آتشبازی کی پہلے سے بڑی دھوم تھی اور واقعی آتشبازی بھی قابل تعریف کے تھی اسوجہ سے اُس روز بھی بھیڑ بھاڑ دربار کے روز سے کم نتھی ہزارہا گاڑیان آنی شروع ہو گئین یہان تک کہ صدہا گاڑیان وہان تک پہونچ بھی نہ سکین راستے ہی مین رُکی ہوئی کھڑی رہین

اور قریب ۱۰ بجے کے جبکہ ہمارے وائیسرائے صاحب معہ لیڈی صاحبہ و ہمارے
شاہزادہ ڈیوک آف کیناٹ صاحب معہ لیڈی صاحبہ و دیگر معزز ہمراہیان کے
جنکے واسطے جامع مسجد کے برج پر جگہہ مناسب مقرر کیگئی تھی تشریف لے آئے
تو آتشبازی چھوٹنی شروع ہوگئی اور جو لوگ گاڑیون پر بیٹھے تھے وہ بیٹھے ہی رہے
وہان تک نہ پہونچ سکے۔ گاڑیون کی لین جامع مسجد سے لیکر کل بازار چاندنی چوک
اور اُس سے آگے تک لگی ہوئی تھی نہ ادھر آنے کو راستہ تھا اور نہ واپس جانے کو
راستہ تھا۔ قریب بارہ بجے تک بیچارے وہین بیٹھے رہے بہت سے اُتر اُتر کر
پیدل ہی چلے گئے۔ سب سے پہلے بذریعہ گولون کے شاہی سلامی ہوئی تھی جو
ایک سو ایک گولون سے ہوئی وہ گولے بڑی بھاری آواز کے تھے توپ سے زیادہ
آواز معلوم ہوتی تھی اور بعد مین طرح طرح کے بان وغیرہ چھوٹنے لگے جنکو دیکھکر
واہ واہ کی آواز آتی تھی اور سبکو اچھیطرح دکھلائی دیتے تھے خواہ کسی نے ٹکٹ لیا
یا نہین لیا۔ جملہ آتشبازی جو اُسروز چھوڑی گئی اُسکی مفصل فہرست مین نیچے درج
کرتا ہون جس سے ناظرین کو اُسکی اصلیت و باریکی بخوبی معلوم ہوجاویگی۔ یہہ آتشبازی
بہت چھُٹتی تھی اور طرح طرح کے سبز سبز اور سُرخ سرخ اور نیلے پیلے پھول و مچھلیان سی
آسمان پر جاکر بذریعہ چھوٹنے بانون کے معلوم ہوتے تھے لیکن خاص میدان روشنی
مین کوئی معقول انتظام روشنی کا نتھا۔ جب یہہ سب آتشبازی چھوٹ چکی تو ایک
ساتھ بھگی پڑگئی جیساکہ ایسے موقعون پر اکثر ہوا کرتا ہے اُسوقت عجب کیفیت تھی
کسی سڑک در راستہ پر آدمیون کو نکلنے کو راستہ نتھا۔ شانہ سے شانہ چھلتا تھا
اور راستہ مین گاڑیون پر گاڑیان کھڑی تھین بمشکل تمام جون تون کرکے آدمی
اپنی اپنی جگہہ پہونچے اُسوقت تک قلعہ اور چاندنی چوک مین روشنی بدستور
تھی مگر کسیقدر ہلکی ہوگئی تھی۔

فہرست آتشبازی حسب ذیل ہے

(١) شہنشاہی سلامی۔

(٢) کرسٹل پیلیس کی پچھتر متلون روشنیون سے بہت بڑی روشنی جسکا رنگ بار بار بدلتا تھا۔

(٣) روشنی کے وقت پچیس پچیس بانون کی مختلف بارڑھین۔

(٤) ہوائی اشارے جو بڑی بلندی پر جاکر پھٹتے تھے اور وہان سے ایک اشارہ ہوتا تھا۔

(٥) دس رنگ کی آگ جادو کی روشنی جس سے گرد نواح کے پھول اور پتون کا رنگ دمبدم بدلتا تھا۔

(٦) دو غبارون کا اوڑنا جسپر میگنیشیم روشنی اور اور آتشبازی تھی غبارے اوڑتے جاتے تھے اور انمین سے نہایت عمدہ آتشبازی چھوٹتی جاتی تھی۔

(٧) سیٹی بجانے اور تانے کرنے والے کبوتر ان سے بڑی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔

(٨) پچیس بڑے بڑے بانون کا چھوٹنا جنمین سے طرح طرح کے ستارے گرتے تھے۔

(٩) رائل بی آرگنٹ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون سے جنسے ہزار ہا اُجلے ستارے گر رہے تھے۔

(١٠) نہایت ہی پُر آب وتاب آفتاب جسکا قطر تیس فیٹ تھا اور جسمین رنگ برنگ کی آتشبازی کے چکر گھوم رہے تھے اور سنہری روشنی اور رنگ برنگ شرارے اور اسکے گرد سے آگ کی سنہری رنگ کی لپک نکلتی تھی۔

(۱۱) لکھیون کا بہت بڑا دل جو بیس بانون کے چھوٹنے سے آناً فاناً پیدا ہو گیا تھا
(۱۲) اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چھوڑنے سے ایک لکہ ابر مین سے یاقوت باری۔
(۱۳) چرخ زن آفتاب جنکے گرد دُہرے دُہرے ستارے تھے - یہہ کیفیت ایک بہت بڑے چو کھٹے مین معلوم ہوتی تھی جسکے گرد آگ کی ایک جھالر تھی۔
(۱۴) زیور تاج کے ہوائی گچھے جو بیس جدید خاص یار السٹ کے بانون سے گرتے تھے اور بانون کے بہت بلندی پر پہونچنے کے وقت بصورت زنجیر مسلسل ستارے گرتے تھے اور زمین پر پہونچنے تک طرح طرح کی رنگتین بدلتے تھے۔
(۱۵) شل گولون کی ایک باڑھ جسمین پانچ پچیس انچہ مدور اور چار بتیس انچہ مدور تھی جنمین سے سنہرے پروم (پر) اور خوب چمکتے پٹ بیجنے اور آتشی سانپ اور لیلی مجنون کے درخت وغیرہ پیدا ہوتے تھے۔
(۱۶) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین ایک گولہ اڑتیس انچہ مدور جسمین کئی گولے تھے اور ایک پچاس انچہ مدور جس سے رنگین گیندون بازیگر کی طرح کارروائی ہوتی تھی۔
(۱۷) تمغہ اسٹار آف انڈیا یعنی ستارہ ہند جسمین پانچ دمبالون کا ستارہ تھا اور اسکے گرد سنہری جھالر تھی اور پھر اسکی دونون جانب سے ایک پہیے کے ذریعہ سے بندوقون کی باڑھ چلی - یہہ آتشبازی نہایت کیفیت کی تھی۔
(۱۸) یاقوت وزمرد کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے یکدم سے اڑنے سے پیدا ہوتا تھا۔
(۱۹) جب پچیس بڑے بڑے بان چھوڑے گئے تو انمین سے ہر رنگ کے نہایت عمدہ ستارے گرے۔

(۲۰) دو سو رومی شمعون کی ایک باٹری جسمین سے مختلف رنگ کی روشنی پیدا تھی اور وہ سب طرف حالت رقص مین تھی۔

(۲۱) آگ کی پانچ بڑی بڑی کانین جسمین طرح طرح کے آتشی سانپ بچھو اِدھر اُدھر رینگتے نظر آرہے تھے۔

(۲۲) بینجنی اور اور رنگون کا ابر جو آٹھ آٹھ انچہ مدور شل گولون کے چلنے سے پیدا ہوا تھا۔

(۲۳) مرصع تاڑ کے درختون کا ایک نخلستان جنکے پتّے سنہری رنگ کے مرصع تھے اور اِنمین سے ہر قسم کے پھل گرتے تھے۔

(۲۴) پکھراج اور زمرد کا ابر آٹھ آٹھ انچہ مدور شل گولون سے چلنے سے پیدا ہوتا۔

(۲۵) پچیس بڑے بڑے بان جنمین سے ہر قسم و رنگ کے ستارے جھڑتے تھے۔

(۲۶) بیس بیس فیٹ قطر کی دو چادرین جنمین آتشبازی کے چکّر گھوم رہے تھے اور ہر دور پر انگار رنگ بدلتا رہتا تھا اور اِنکے گرد سنہری آتشی جھالر۔

(۲۷) پانچ خاص سُرنگون کے اُڑانے سے مقناطیسی روشنی پیدا ہوتا۔

(۲۸) پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے مختلف رنگ کے ستارے گرتے تھے۔

(۲۹) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچہ اور چار گولے بیس انچہ مدور تھا جس سے نقرہ باری ہوئی اور دنبالہ دار ستارے گرے۔

(۳۰) اڑتیس انچہ مدور بڑے بڑے شل گولے جنمین سے عمدہ عمدہ ستارے سنہری اور سرخ رنگ کے گرے جنکا رنگ ہر وقت بدلتا رہتا تھا انمین ایک گولہ پچاس انچہ مدور تھا جسمین سے بجلی گری۔

(۳۱) ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل لارڈ کرزن مقام گڈلسٹن ویسرائے و گورنر جنرل ہند اور رائٹ آنریبل لیڈی کرزن کی بہت بڑی بڑی آتشی تصویرین ایک نہایت

تیز آگ سے پیدا ہونا۔

(۳۲) دو سو رومی شمعون کی باٹری جسمین سے ہزارہا چمکدار ستارے گر رہے تھے۔

(۳۳) پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے ہر رنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

(۳۴) پڑاقون کی پانچ سرنگون کا اوڑنا جسمین پڑاقون کے چلنے اور آتشبازی چھوٹنے کی وہی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

(۳۵) یاقوت اور تامڑدن اور زمردون کا ڈھیر دفعتہً واحدۃً اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور شل گولون کے چلنے سے پیدا ہونا۔

(۳۶) تاجپوشی کی متقناطیسی قوت کا فوارہ جو چالیس فیٹ بلند چھوٹتا تھا اور نہایت عمدہ روشنی اُس سے ترشح ہوتی تھی۔

(۳۷) بیس بڑے خاص بانون کے چلنے سے زمرد باری۔

(۳۸) کاونزلیس اور فرگٹ مینا ٹ کے پھولون کا گلدستہ اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چلنے سے۔

(۳۹) سرنگون مین آگ دینے سے پھولون کے گملے پیدا ہونا۔

(۴۰) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچہ مدور چار تیس تیس انچہ کے تھے جس سے گیہون کے کھلیان اور طاوسی پرون کے مٹھے اور غول بیابانی کی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

(۴۱) بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین ایک گولہ اڑتیس انچہ مدور اور ایک پچاس انچہ مدور تھا زمین سے کبھی سنہری رنگ کے اور کبھی یاقوتی رنگ کے اور کبھی زمرذی رنگ کے ستارے گرے۔

(۴۲) دیر رائل ہائینسز ڈیوک ڈچز کیناٹ کی آتشی تصویرین۔

(۴۳) دس دس انچہ مدور دس شل کے گولون سے تاجپوشی مین ترشح ہونا۔

(۴۴) الکزینڈرا اسٹار یعنی ستارہ الکزینڈرا جبیں بڑے بڑے خاص بانون کے اڑنے سے پیدا ہونا جس سے نہایت خوبصورت رنگارنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

(۴۵) سرخ و سفید و نیلے رنگ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچ مدور دس شل کے گولون کے اُڑنے سے پیدا ہوا تھا۔

(۴۶) تیس تیس فیٹ قطر کے بڑے بڑے گیندرے جنمین آتشبازی کے چکر تھے اور اُنکے گرد آگ کی سنہری پتیان تھین۔

(۴۷) مقناطیسی بارش کا ترشح جو بیس بڑے بڑے بانون کے چھوٹنے سے پیدا ہوئی تھی اور ہزارون روپہلی ستارے گر رہے تھے۔

(۴۸) پانچ خاص سرنگون کے اوڑانے سے پھولون کے گملے نمایان ہونا۔

(۴۹) تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے ابر کا پیدا ہونا۔

(۵۰) رائٹ آنریبل لارڈ کچنر کی بہت بڑی آتشی تصویر۔

(۵۱) آتشبازی کا اشارہ جو بلندی پر جا کر شق ہوا اور وہان سے اشارہ ہوا۔

(۵۲) کرسٹل پیلیس کی بڑی بڑی پچیس شمعون کی روشنی جسکا رنگ باربار بدلتا تھا۔

(۵۳) روشنی مین تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پچیس بانون کا چلنا جنمین سے ہزارہا خوبصورت ستارے گرتے تھے۔

(۵۴) ایک ہوائی اشارہ اوڑایا گیا جو بلندی پر جا کر پھٹا اور وہان سے اطلاع ملی۔

(۵۵) دس رنگین گولون کے ذریعہ سے جادو کی دوسری روشنی جس سے گردنواح کے پھول پتون پر اثر پڑتا اور انکی صورت برابر بدلتی رہتی ہے۔

(۵۶) دو غبارون کا اوڑنا جسپر میگنیشیم روشنی اور آتشبازی تھی جو بلندی پر پہونچکر چھوٹی۔

(۵۷) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جنمین سے پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور چار بتیس بتیس انچہ مدور تھی جسمین آتشی سانپ اور روپہلے رنگ کی تیلیان وغیرہ نکلتی تھین

(۵۸) بڑے بڑے شل گولون کی باڑ جسمین سے ایک اڑتیس انچہ کا جسمین سے سنہرے ستارے گرتے تھے جو پھر زمرد ین ہو جاتے اور ایک پچاس انچہ دور کا جسمین سے سفید رنگ کے سانپ نکلتے تھے۔

(۵۹) منقناطیسی ترشح جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوئی تھی اور اسمین سے نہایت پُر آب و تاب اور خوبصورت ستارون کا پیدا ہونا۔

(۶۰) زمرد اور پکھراج کا ابر پچیس پچیس انچہ کے دس شل گولون کے چلنے سے۔

(۶۱) ایک عجیب و غریب فوارہ پچاس فیٹ بلند اور دو فیٹ قطر کا ایک حلقہ مین گھومتا ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر رنگ رنگ کے زمرد برس رہے ہین

(۶۲) ہوائی گیہون کے پودے جو تین سو بانون کے چلانے سے پیدا ہوے تھے جنمین سے اولٹے درخت معلوم ہوتے تھے۔

(۶۳) پانچ پچیس پچیس انچہ اور چار بتیس بتیس انچہ کے مدور شل کے گولون سے الہ دین کے پہاڑ ی خزانہ کے سنہری جواہر کا گرنا۔

(۶۴) ایک اڑتیس انچہ اور ایک پچاس انچہ دور کے شل گولون کے چلانے سے ایک بگولا پیدا ہوا جسمین تارے چمک رہے تھے۔

(۶۵) دریاے نیاگرا پر آتشزدگی اور سو فیٹ لمبی سونے کی دھار کا پانی کی طرح زمرد ین گرنا اور زمین پر گر کر اس سے پھولون کا پیدا ہونا۔

(۶۶) پچیس تاڑیون کے چلنے سے مختلف قسم کے ستارون کا گرنا۔

(۶۷) پچیس پچیس انچہ کے دس شل کے گولون کے چلنے سے سنہری اور تامڑے کے رنگ کا ابر پیدا ہونا۔

(۶۸) پانچ سرنگون کے چلنے سے پھولون کے بڑے بڑے گملے نکلنا۔
(۶۹) پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور تین تیس تیس انچہ کے شل گولون سے گیہون کے پودے اور طلائی زیور وغیرہ پیدا ہونا۔
(۷۰) ایک اڑتیس انچہ دور کے گولے سے بہت سی آتشی مینڈکیون کا نکلنا اور ایک پچاس انچہ مدور گولے سے پھول نکلنا۔
(۷۱) بیس سنسناتے ہوے بانون کے چلنے سے عجب کیفیت پیدا ہوئی اور ہنسی آئی۔
(۷۲) ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ ہفتم شاہ و شہنشاہ اور ہر مجسٹی ملکہ الکزینڈرا کی نہایت تابان آتشی تصویر کا نمایان ہونا جسکے نیچے لکھا ہوا تھا کہ بہت مدت تک حکمرانی کرین
(۷۳) تاجپوشی کی تین سو ہوائیون کا چلنا جنمین نہایت ہی عمدہ ستارے ضو فگن تھے۔
(۷۴) تاجپوشی کے ستارے جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوے تھے۔
(۷۵) پچیس یادگار بانون کا اوڑنا جنمین ستارے گر رہے تھے۔
(۷۶) رائل آئرش ابر ایک دم سے تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے پیدا ہونا۔
(۷۷) سو فیٹ لمبا اور بڑی بلندی سے گرنے والا آبشار تاجپوش۔
(۷۸) بتیس بتیس انچہ دور دس شل گولون سے یاقوت و زمرد و طلا کا ترشح۔
(۷۹) ایک ہزار سرخ و سفید اور نیلے بانون کا چلنا جس سے آسمان پر کرورون خوشنما ستارے پیدا ہو گئے تھے۔
(۸۰) تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون کے چلنے سے پرستان کی جھلک اور روشنی پیدا ہونا۔

باب یازدہم

دربارہ حالات ۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء جسمین فوجی ورزشین ہوئین اور تمغہ جات عطا ہوے

منجملہ اور تقریبات کے ایک یہہ بھی تقریب نہایت خوشی و خورمی سے وقوع مین آئی سہ پہر کے وقت فوجی ورزشین دیکھنے کے لئے احاطہ دربار تاجپوشی مین جابجا تماشائی بیٹھے ہوے تھے اور ڈیوک و ڈچز کیناٹ بھی یہہ ملاحظہ فرمانیکے لئے وہان موجود تھے کہ کرنل کلبری ہل انسپکٹر جنرل ورزشی جات ہند نے جو پروگرام قائم کیا ہے دیکھین - اسمین کیسی کیسی ورزشین ہوتی ہین - یوروپین اور ہندوستانی سپاہیون نے ہر ورزش نہایت کامیابی اور خوشی سے کی - اکثر خوشی کے نعرے بلند کئے گئے - ہندوستانی رسالون مین قطعی نیزہ بازی مندرجذیل رسالون کے گروہون مین ہوئی - اور انھون نے مندرجہ ذیل اسکور حاصل کئے -

پندرھوان بنگال لانسر رسالہ نے اڑتالیس اسکور -

تریپنوان بنگال رسالہ نے پینتالیس اسکور

دوسرا پنجاب رسالہ نے اڑتیس اسکور

پندرھوان بنگال لانسر رسالہ نے پیالہ جیتا -

تیسرے رسالہ کا دوسرا درجہ تھا -

پندرھوین سکھ رسالہ اور پونا ہارس رسالہ کے سوارون اور آٹھوین بنگال رسالہ کے سوارون نے مگدر ہلائے -

گھوڑ چڑھے توپخانہ کی آئی باٹری نے بینڈ باجے کے ساتھ قواعد کی۔
چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کے ساتھ قواعد کی۔
نیزہ بازی کی ورزشون سے تماشائی متحیر تعریف کے نعرے بلند کر رہے تھے۔
گھوڑ چڑھے توپخانہ کے گولہ اندازون نے باجون کی گتون پر قواعد کی۔
چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کی گتون پر قابل تعریف قواعد کی۔
اسکے بعد ورزش خانہ کی کلاسون کے لوگون نے خاص خاص ورزشین کین جس سے معلوم ہوا کہ کیسے ضرب انگیز قوی الجثہ لوگ تھے جنکے زبردست دست و پا اور اعصاب کو دیکھکر حیرت ہوتی تھی اور علاوہ فوجی ورزشات و قواعد کے ایک اور سرکاری رسم خاص دربار کے متعلق ادا کیگئی تھی اور یہہ رسم عطاے تمغہ جات کی رسم تھی وایسراے نے تمغہ ستارہ ہند اور انڈین امپائر کے لئے گرینڈ ماسٹر دربار کیا اور اس رسم کے ادا ہونے کے لئے دیوان عام منتخب کیا گیا تھا - ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ جو ہال مین نہایت خوبی کے ساتھ آیا تھا اسکی کارروائی شروع ہوئی۔ انمین سب سے آگے جے بی وڈ متعلقہ سیکٹریٹ فارن آفس اور انکے بعد مسٹر جے بوٹس ڈین قایم مقام فارن سکرٹری اور پھر دونون تمغون کے سکرٹری مسٹر ہیٹو بارنس سی ایس تھے - یہہ سکرٹری صاحب خوبصورت جبہ پہنے اور ستارہ ہند کا تمغہ لگاے تھے اور انکے پیچھے مندرجہ ذیل کمپانین انڈین امپایر تھے۔
مسٹر جے ایس ڈانلڈ - راے بہادر نانک چند - مسٹر اے جے ڈنلاپ - مسٹر کے کرشنا سوامی کردد - مسٹر اے پڈلیر - آنریبل مسٹر ٹی کانل - مسٹر ٹی اے اسکاٹ مسٹر ایف ڈبلیو لٹمیر - میجر ڈنلاپ اسمتھ - کرنل بیل - راے بہادر کیلاس چندر گھوس لفٹننٹ کرنل اے ایم کرافٹس راجہ رتنا مدلیار - مونگ آیکینگ - حاجی جلال الدین مدھیوارا و - دھنپت راے - کپتان میجس - مسٹر اے ایف جیلب - دیرچند دیپ چند -

میجر ریمزے ۔ مسٹر بی رابرٹسن میجر نیپی ۔لفٹننٹ کرنل گملٹ ۔ مسٹر اے ایل ٹکر مسٹر الیس پرسٹن ۔ کمانڈر ہالینڈ ۔ سردار میر اوصاف علیخان ۔ لفٹننٹ کرنل اسکاٹ مانکرف فریدون جی کے تارہ پوروالہ ۔ آنریبل مسٹر سم ۔ کپتان گڈرج ۔ مسٹر ایچ مارش ۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو سی ہیوز ۔ خان بہادر محمد یوسف ۔ لفٹننٹ کرنل میڈ ۔ کے رستم جی تھانہ والہ مسٹر ڈی الیف کامیٹور ۔ لفٹننٹ کرنل میکے ۔ میجر بکرم سنگھ ۔ مسٹر پنی کوئک ۔ کرنل میسن ۔ مسٹر آر ڈبلیو کارلائیل ۔ صاحبزادہ محمد بختیار شاہ ۔ مسٹر سی جی ڈبلیو ہیٹنگس ۔ مسٹر بی ایم کرشنا مورتی ۔ بریگیڈیر جنرل ڈف ۔ نوروزجی پشوتن جی ۔ آنریبل مسٹر اے اینڈرسن ۔ راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ ۔ سرجن جنرل فرینکلن ۔ سر بی پلیفر میجر ایلڈ بنگ انریبل مسٹر ایجرلی ۔ گنگا دھر راو ۔ مادھو چٹ نویس ۔ مسٹر اے سی ہنکن ۔ آنریبل مسٹر اسپرنگ ۔ آنریبل لفٹننٹ کرنل سرجی مور ۔ آنریبل مسٹر مہتا ۔ مسٹر بی الیس کیری ۔ راو صاحب ٹھاکر بہادر سنگھ ۔ دیوان گنپت رائے ۔ مسٹر جے جی اسکاٹ ۔ آنریبل مسٹر الیس ٹی وائٹ ۔ مسٹر ایچ ایچ رسل ۔ کرنل ہینڈلی ۔ خان بہادر الیس حافظ عبدالکریم ۔ مسٹر ایچ پی ٹاڈ ۔ مسٹر نیلر ۔ رام کشن گوپال بھنڈارکر ۔ کرنل بی اسکاٹ ۔ نواب بہادر سید امیر حسین ۔ کنور سری کلوبا ۔ مسٹر جی واٹ ۔ سردار سلطان جان ۔ ریورینڈ اے لیفانٹ ۔ راجہ بلونت سنگھ ۔ رائے بہادر دولت رام ۔ مسٹر رستم جی دھن جی بھائی مہتا ۔ نواب میجر محمد علی بیگ ۔ آنریبل رائے بہادر پی آنندا چارلو ۔ مسٹر جے الیٹ ۔ انریبل رائے بہادر چنی لال بنی لال ۔ مسٹر الیف ہاتھم ۔ مسٹر آر ایم ڈبن حافظ عبدالکریم ۔ مسٹر ٹی تھیو چٹی ۔ آنریبل مسٹر بکلینڈ ۔ حق نواز خان فضل بھائی وسرام لفٹننٹ کرنل فن ۔ مسٹر بی جی ٹلٹیس ۔ انریبل سری نواس رگھیوا اینگار ۔ نواب شیخ بہار الدین ۔ مہاراجہ ہربلب نراین سنگھ ۔ قادرداد خان ۔ میجر ڈیلی ۔ آنریبل مسٹر فلر میجر ای ای ینگ ہسبنڈ ۔ آنریبل مسٹر کننگھم ۔ کرنل ایس ایس جیکب ۔ مسٹر اے ڈبلیو پال ۔

نفٹنٹ کرنل واکر - کرنل ڈامینڈ - کرنل سی ڈبلیو میور - کرنل نواب محمد اسلم خان - محمد حسن خان - ہتورام - غلام احمد -

(اسکے بعد کمپانین اسٹار آف انڈیا کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے)

آنریبل مسٹر جے ولسن - مسٹر ایس وسمے - مسٹر جے اویلر - مسٹر ای این پارکر - آنریبل مسٹر ای ونٹر باٹم - آنریبل مسٹر ہیوٹ - آنریبل لفٹننٹ کرنل ڈی رابرٹسن - یار محمد خان آنریبل مسٹر اے ڈبلیو کروک شینک - آنریبل راجہ تصدق رسول خان - کاشی رام سروے مسٹر ایچ اے اینڈرسن - مسٹر ایچ ایف معل - آنریبل مسٹر مونٹیتھ فریزر - لفٹننٹ کرنل ایچ لے ڈین - لفٹننٹ کرنل بار - راو چھترپتی بہادر جاگیردار علی پورہ - راجہ پیارے موہن مکرجی - کرنل گرے - راجہ جیکشن داس بہادر - آنریبل مسٹر رابرٹس بریگیڈ جنرل رچرڈسن - آنریبل مسٹر لی - آنریبل مسٹر مارٹنڈیل - سر جن جنرل سنکلیر راجہ کیرتی ساہ مقام ٹیڑھی - آنریبل مسٹر ارنڈل - مسٹر ایل ڈبلیو کنگ - آنریبل مسٹر بور ڈلن - مسٹر ایم فنوکین - میجر سیکھن - کرنل بیے - آنریبل مسٹر بولٹن - مسٹر جے ایم سیکفرسن آنریبل مسٹر ٹپر - آنریبل مسٹر اسٹین - سردار جیون سنگھ - آنریبل کرنل ییٹ - کرنل سر سی اسکاٹ مانکرف - میجر جنرل بی لوٹ -

(اسکے بعد نایٹ کمانڈر انڈین امپائر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے)

ہز اکسلنسی سر اے گلہارڈو - سر ایس ڈبلیو میکلین - شہزادہ ارکاٹ - نواب صاحب لوہارو مہاراجہ صاحب اجودھیا - نواب صاحب جنجیرہ - نواب سر امام بخش خان - ٹھاکر صاحب لمری - مہاراجہ سر گنگا سنگھ مقام بیکانیر - کنور سر ہرنام سنگھ - بابا سر کھیم سنگھ بیدی آنریبل سر ایم ایم بھاونگری - مہاراجہ صاحب گدھور - مہاراجہ صاحب بیپلی - راجہ سر اے گوپال کرشن مقام ونگناگری - سردار نوروز خان مقام خاران - سر جے ڈگس لاٹوش مہاراو صاحب کوٹہ - سر جے ایف پرائس - مہاراجہ صاحب کپورتھلہ - سر ای سی بک

سر کیسری سنگہ بہادر مقام سروہی۔ راجہ سر رام سنگہ مقام کشمیر۔ سلطان لاہج۔ سر سی ایم ریواز۔ نواب صاحب جوناگڈھ۔ مہاراجہ صاحب دتیا۔ راجہ صاحب کوچین۔ ٹھاکر صاحب پالتیانہ۔ آنریبل سر ائین فرائر۔

(اسکے بعد نائٹ گرینڈ کمانڈر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے
جن مین ہر شخص کے پاس دو دو شخص حاضر باش تھے)

آغا سر سلطان محمد شاہ۔ میجر جنرل گیسلی۔ مہاراجہ صاحب بوندی۔ لارڈ امپٹ ہل۔ مہاراجہ صاحب اورچھا۔ لارڈ نارتھ کوٹ۔ مہاراجہ صاحب بنارس۔ ٹھاکر صاحب مروی ٹھاکر صاحب گونڈل۔ ٹھاکر صاحب کھیر اپور۔ مہاراجہ صاحب قرولی۔ سر محمد خان قلات نواب صاحب ٹونک۔ مہاراجہ صاحب کوچ بہار۔ مہاراو صاحب کچھ۔

(اسکے بعد ستارہ ہند کے نائٹ کمانڈر مندرجہ ذیل آئے)

کرنل سر پرتاب سنگہ ایدر۔ کرنل مہاراجہ صاحب سیندھیا گوالیار۔ مہاراجہ صاحب کوٹھاپور میجر جنرل مہاراجہ صاحب جمون و کشمیر۔ سر والارام و رما بہادر ٹراونکور۔ مہاراجہ صاحب جیپور مہاراجہ صاحب اندور۔ گیکوار بڑودہ۔ نظام حیدرآباد۔ اسکے بعد راجہ صاحب نابھہ آئے۔ جسوقت یہہ سب معزز اشخاص اپنی اپنی جاے مقررہ پر رونق افروز ہوگئے تب رسم ادا ہونا شروع ہوئی۔

اس رسم کے متعلق قلعہ کے پھاٹکون پر اور دیوان عام مین روشنی کیگئی تھی۔ روشنی کی سلسلہ بندی نہایت ہی کیفیت دے رہی تھی۔ دربار ہال مین ایک گارڈ آف آنر موجود تھا۔ مکان کے اندر متفنا طیسی روشنی خوب ہی کیگئی تھی۔ اس کمرے مین دو ہزار آدمی جنمین اکثر لیڈیان بھی تھین ڈٹ رہے تھے۔ قبل آغاز رسم ڈچز کیناٹ اور لیڈی کرزن داخل ہوئین جو کرسیان گرینڈ ماسٹر اور ڈیوک آف کیناٹ کی کرسیون کے کسیقدر پیچھے بچھی ہوئی تھین انپر بیٹھ گئین۔ تمغہ ستارہ ہند کے متعلق رسم نصف گھنٹہ تک رہی۔

یہہ امر قابل غور و لحاظ ہے کہ گرینڈ کمانڈر ستارہ ہند کا صرف ایک تمغہ راجہ سر رانا ورما
مقام کوچین کو مرحمت ہوا تھا اور سر چارلس ریواز اور سر جیمیس ڈگس لاٹوش نے بطور
چھوٹے درجہ کے نائٹ کمانڈرون کے اُنمین بہت کارروائی کی اور راجہ صاحب کو
تمغہ پہنانے کے لئے مسند کے پاس لیگئے - مسٹر ہیو مارنس کو بطور سکرٹری ایک اور
مقام پر نائٹ کا درجہ عطا ہوا اور کمپانین گروہ کے ساتھ لائے گئے - اس کارروائی
اسٹار آف انڈیا کے گرینڈ ماسٹر لارڈ ڈیوک آف کیناٹ معہ اپنے اپنے افسران
اسٹاف اور دیر ہائینسز راجہ صاحب نابہہ اور مہاراجہ صاحب جیپور اور مہاراجہ
صاحب ٹراونکور پوشاک پہننے کے کمرے کو یہان سے روانہ ہوے اور وہان جاکر
تمغہ انڈین امپایر جُبّے اور دیگر علامات زیب تن کین - پھر وہان سے جلوس کے
ساتھ ہال مین آئے - اسوقت بینڈ گرینڈ مارچ کی گت بجارہا تھا - گرینڈ کمانڈر
امپائر کے تین تمغے ہر ایک کو پوری پوری رسوم کے ساتھ مرحمت ہوے پھر نائٹ کمانڈر
کے تمغے کئی کئی آدمیون کی جماعتون کو دیے گئے - گرینڈ ماسٹر نے اس کام کو نہایت
متانت سے انجام دیا ہر شخص کو ہدایت کی اور کہا کہ انکو کیسا اعزاز و افتخار عطا ہوا
ہے - ان تمغون کے عطا کرنے مین نہایت عمدہ رسمین ادا ہوئین اور کبھی ہندوستان
مین عطائے تمغہ جات کا اتنا بڑا دربار نہین ہوا - تمام اعلیٰ درجہ کے لوگ موجود تھے -
اسکے بعد ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ آئے - رائل اسٹاف کا ایک افسر انکے
آگے آگے تھا - یہہ اسٹار آف انڈیا کا جُبّہ و تمغہ پہنے تھے - دو پینج انکے ہمراہ
تھے یعنی رانا صاحب دھولپور - ٹھاکر صاحب ڈبوارہ کا صاحبزادہ - ہزرائل
ہائینس کے اسٹاف افسر انکے پیچھے تھے -
انکے بعد والیسرائے آئے انکے پرسنل اسٹاف کے لوگ انکے آگے آگے تھے - ہزاکسلنسی
گرینڈ ماسٹر ستارہ ہند کا جُبّہ پہنے تھے - میان ہری سنگھ خلف سر رام سنگھ کشمیر

اور صاحبزادہ حمید اللہ خان خلف اصغر ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال انکے بیچ تھے۔
جب یہہ جلوس آہستہ آہستہ آگے بڑھا تو صنچیوں سے بینڈ نے گرینڈ مارچ کی گت بجائی
اور جب گرینڈ ماسٹر نے اپنے مقام پر نشست کی تو اسنے دعائیہ گت بجائی۔ اسکے
بعد باضابطہ کارروائی شروع ہوئی جن لوگون کو تمغہ پہنایا گیا انکی فہرست درج ذیل ہے۔

گرینڈ ماسٹر ستارہ ہند

راجہ صاحب کوچین۔

نائٹ کمانڈر ستارہ ہند

راجہ صاحب سرمور۔ کرنل بار مسٹر ابٹین۔ ریر ایڈمرل ڈروری۔ مسٹر ونٹر باٹم۔
مسٹر بنیتھ۔ کرنل ڈانلڈ رابرٹس۔ مسٹر فریزر۔ مسٹر بارنس۔ سر کالن اسکاٹ مانکرف
راجہ صاحب ٹیہری۔ کنور رنجیت سنگہ۔

کمپانین ستارہ ہند

مسٹر بین۔ مسٹر رلے۔ مسٹر ٹامسن۔ مسٹر فلر۔ سر ایڈورڈ لا۔ مسٹر سی سٹورٹ بیلی
مسٹر کینیڈی۔ میجر جنرل ٹیلر۔ مسٹر ایپی۔ مسٹر میکفرسن۔ میجر ڈیلی۔ راجہ بن بہاری کپور
نواب فیاض علیخان۔ سردار بدن سنگہ۔

گرینڈ کمانڈر انڈین امپائر

مہاراجہ صاحب سروہی۔ مہاراجہ صاحب ٹراونکور۔ راجہ صاحب نابہہ۔ نواب
شاہباز خان مقام بگتی۔ جے جی اسکاٹ۔ راجہ صاحب چرکھاری۔ مہاراجہ صاحب
دربھنگہ۔ مسٹر ٹامس ہالٹیہمہ۔ کرنل جیکب۔ سر لارنس جنکنز۔ مسٹر ترکتل وائٹ۔ مسٹر پٹر
سرجن جنرل فرمیکلن۔ مسٹر والٹر لارنس۔ مسٹر جان الیٹ۔ راجہ دھراج مقام شاہپور
گنگا دھر راؤ گنیش۔ رئیس کلان سراج۔ سردار غوث بخش ریسانی۔ مہاراجہ صاحب سوان بر سبا
مہاراجہ صاحب پیشکار کشن پرشاد۔ پورن نراین سنگہ کرشنا مورتی۔

کمپانین انڈین امپائر

رائے بہادر سی مدلیار۔ لفٹننٹ کرنل بیٹ۔ مسٹر جان نیلٹن۔ رائے بہادر پنڈت سکھدیو پرشاد
میجر ہربرٹ شاور۔ میجر پرسی کاکس۔ تولن بہاری سرکار۔ مسٹر فریڈرک مکلین۔ مسٹر
آلجرنن الیٹ۔ لفٹننٹ کرنل ولیم لاک۔ لفٹننٹ کرنل جان ہڈ نگ۔ مسٹر ہنری ٹاشم
مسٹر ایچ این رستم جی۔ نواب صاحب دیر۔ مہتر صاحب چترال۔ میر محمد ناظم خان ہنزا
راجہ سکندر خان ناگر۔ مسٹر کروک شینگ۔ مسٹر جان اوبراین سانڈرسن۔ مسٹر ہنری ونڈن
رائے بہادر شبام سندر لال۔ دیوان بہادر منشی بالمکند داس۔ مسٹر رابرٹ ہنڈرسن
سوبوا مقام مونگنی۔ نواب فتح علیخان۔ مسٹر فریدون جی جمشید جی۔

باب دوازدہم

دربارہ رسم نماز شاہی جو بروز اتوار ۴۔ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو لارڈ بشپ نے جلوس کے ساتھ دہلی مین ادا کی

واضح ہو کہ پرانے زمانہ سے ابتک یہہ رسم چلی آتی ہے کہ ہر جلسہ و رسم مین خدا کی عبادت کیجاوے چنانچہ اِس اصول پر ۴۔ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو اتوار کے روز مغربی میدان کیمپ تاجپوشی مین گیارہ بجے دن کو جلوس کے ساتھ نماز پڑھی گئی۔ شامیانہ پولو کے نیچے صفون مین سول اور فوجی افسر پوری وردیان پہنے بیٹھے ہوے تھے۔ اور لیڈیان عمدہ عمدہ رنگ برنگ کی پوشاکین زیب تن کئے موجود تھین اور سامنے

پولو کے میدان مین فوج صف بستہ تھی اور چپ و راست دور تک عوام موجود تھے
ایک اور اسٹینڈ پر پندرہ برٹش بینڈ باجے تھے جنمین چھ سو باجے والے تھے اور پانسو
گانے والے تھے - اُنکے عقب مین سبز سبز درخت تھے بیچ مین لوگون کے آنیکا راستہ تھا
بشپ ہندوستان و بشپ سیلون نے نہایت موثر نماز پڑھائی -
وائیسراے صاحب بہادر اور لیڈی کرزن صاحبہ اور ڈیوک صاحب بہادر و
ڈچز کیناٹ صاحبہ اور گرینڈ ڈیوک سی اور تمام اعلیٰ افسران گورنمنٹ اور مہمانان
وائیسراے اور بہت سے نامور اشخاص اس جماعت مین موجود تھے جو نماز شکریہ ادا
کرنے کی غرض سے فراہم ہوے تھے - یہان خالص یوروپین اشخاص آئے تھے - نماز
شروع ہونے کے قبل بینڈ باجے بجے اور جب پادری صاحب تشریف لائے تو
نقری ترم بجائے گئے - پادریون کا بہت بڑا مجمع تھا جنمین بشپ کلکتہ اور اُنکے
پادری ریورینڈ ایچ اے مور اور بشپ لاہور معہ پادری سی فرگسن ڈیوی اور بشپ مدراس
اور پادری سی - جی فاسٹر اور بشپ لکھنو اور پادری آر - ایم کروان اور آنریبل پادری
ڈبلیو اے اسکاٹ اور آرک ڈیکن بمبئی اور کاتھیسری بشپ اور آنریبل ریورینڈ
ایچ ڈبلیو گریفتھ اور آرک ڈیکن لاہور اور ریورینڈ ٹی - اے - الیف کول پادری دارجیلنگ
اور پادری پی اے بی کوتھ موگن پادری پونا اور ریورینڈ سی - ایس گریو پادری نیچھ شامل
تھے - غرضکہ یہہ رسم بڑی دھوم دھام سے انجام کو پہونچی - اس رسم کے ادا ہونے
سے عوام کو یہہ ذہن نشین ہوگیا کہ بڑے بڑے شاہنشاہ اور تاجدار اور والیان
ملک بھی اُس پروردگار حقیقی کے آگے سر جھکاتے ہین اور اُس سے امن و امان کے
لئے دعاے خیر مانگتے ہین -

باب سیزدہم

دربارہ حالات ۵- جنوری سنہ ۱۹۰۳ع بروز سوموار ہندوستانی فوج کی قواعد اور جلسہ باغ اور قطعی پولو ٹورنمنٹ

واضح ہو کہ اِس روز تمام ہندوستانی فوج کی قواعد بڑی خوبصورتی سے انجام پائی اور بڑی رونق اور بھیڑ بھاڑ رہی اور اسی روز ہندوستانیون کا وکٹوریہ باغ مین جلسہ بڑے تزک وشان وشوکت سے ہوا اور اس روز الور پانچوین ڈریگون گارڈ مین بازی ہوئی - گروہ الور مین ایک موتی لال اور دوسرے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اور تیسرے کپتان بی ایل بیکٹ اور چوتھے راو راجہ امر سنگھ تھے اور ڈریگون گارڈ مین ایک ایم سی بی ہارنڈی اور دوسرے مسٹر جی بی نیمنٹ اور تیسرے کپتان مینتھمبو لنٹو اور چوتھے مسٹر سی ایف ہنٹر تھے - اول چکر پانچ منٹ کے کھیل کے بعد دربار کی جانب سے ایک گول ہوا - اسکے بعد میدان کے اِدھر اُدھر کھیل ہوا کیا الور کے ایک گول کا اسکور تھا -

دوسرا چکر - الور نے گول کی جانب دو گیند مارے مگر یہہ بہک کر اور جانب گئے اسکے بعد دربار کی طرف سے ایک عمدہ رن ہوا اور اُسنے ایک گول قایم کیا اور اول کے دو گول اسکور ہوے -

تیسرا چکر - چوتھے ڈریگون گارد نے بہت کچھ زور دیا اور بہت عمدہ رن ہوا - دربار

الور کے خلاف ایک طرف گیند پھینکا گیا مگر الور نے اسکے مقابلہ مین زور سے گیند مارا اور ایک ضمنی گول حاصل کیا - پھر اسکے بعد بڑی تیزی سے کھیل ہوا کیا - چوتھے ڈریگون گارڈ نے دو مرتبہ اپنے تئین خوب بچایا - الور کے دو گول اور ایک ضمنی کا اسکور ہوا -

چوتھا چکر - چوتھے ڈریگون گارڈ کا رن بہت عمدہ ہوا اگرچہ یہ گول نہ بنا سکا لیکن آخر وقت تک چکر مین اچھا رہا - اسوقت الور نے تیسرا گول بنایا الور کے تین گولون اور ایک ضمنی کا اسکور تھا -

پانچواں چکر - چوتھا ڈریگون گارڈ خوب کھیلا اور ایک ضمنی گول بنایا - گول کے روبرو جو کوشش ہو رہی تھی اسمین کپتان میتھمبولنٹو کو ایک سخت واقعہ ناگہانی پیش آیا - کپتان ایکٹ کے ٹٹو کا گال انکی ران سے ٹکرایا جس سے ران زخمی ہوئی - زخم پر پٹی باندھنے کے لئے بازی روک دی گئی - پٹی باندھنے کے بعد انھون نے بہادری سے پھر کھیلنا شروع کیا - ہنٹر نے نہایت خوبی سے رن کیا اسکے بعد موتی لال نے نہایت عمدگی سے گیند مارا دربار سنے رن کیا اور گیند ستون سے ٹکرایا اور ایک ضمنی حاصل ہوا - چوتھے ڈریگون گارڈ کا بھی نہایت عمدہ رن ہوا اور اسنے ایک گول حاصل کیا اسپر تعریف کا نعرہ بلند ہوا قریب تھا کہ یہہ اسکور حاصل کرے اب اسکور کی یہہ تعداد تھی الور چار گول اور دو ضمنی اور چوتھا ڈریگون گارڈ ایک گول اور ایک ضمنی -

چھٹا چکر - الور نے ایک گول حاصل کیا موتی لال کے عمدہ رن کو میتھبولنٹو نے خوب بچایا -

ساتوان چکر - الور نے چھٹا گول حاصل کیا اسوقت کے ڈریگون گارڈ نے ایک عمدہ رن کیا اور ایک گیند گول مین مارا - الور کے چھ گول اور دو ضمنی اور چوتھے ڈریگون

گارڈ کے دو گول ایک ضمنی اسکور رہا۔
اس تاریخ کو انٹرنیشنل پولو ٹورنمنٹ مین بیکانیر و جودھپور مین جو بازی کھیلی گئی اُسکی تفصیل یہہ ہے۔
پہلا چکر۔ جودھپور کے گروہ نے گیند کا پیچھا کر کے فوراً گیند مارا جس سے گول پیدا ہوا بیکانیر کے گروہ نے بھی گیند مارنا چاہا مگر نہ لگا سکا۔ مہاراجہ بیکانیر نے خوب رن کیا۔ اور ایک گول حاصل کیا۔ ایک گول اسکور رہا۔
دوسرا چکر جانبین سے خوب کھیل ہوا تاوقتیکہ بیکانیر گول کے روبرو گیند سے چوک گیا دھونکل نے اسکور کیا اور تھوڑی دیر بعد ایک اور گول کیا پس جودھپور کے تین گول اور بیکانیر کا ایک گول اسکور رہا۔
تیسرا چکر۔ جودھپور کی طرف سے ایک رن ہوا اور ایک ضمنی گول حاصل کیا گیا اور بیکانیر کے گروہ کو اسوقت تک قابو مین رکھا تاآنکہ مہاراجہ صاحب نے گیند مارا مگر گیند غلط راہ گیا۔
چوتھا چکر۔ جودھپور خوب کھیلا اسنے ایک ضمنی اور اسکے تھوڑی دیر بعد ایکگول حاصل کیا۔ جانبین سے نہایت عمدہ کھیل ہوا۔ جودھپور کے چار گول اور دو ضمنی اور ایک بیکانیر کے ایک گول اسکور رہا۔
پانچوان چکر۔ دھونکل نے نہایت عمدہ رن کیا جس سے جودھپور کے لئے ایک گول حاصل ہوا۔ گروہ بیکانیر گیند کے پیچھے جھپٹا اور گیند مارا مگر گیند کے روبرو گیند روک لیا گیا۔ جودھپور کے پانچ گول اور دو ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اسکور رہا۔
چھٹا چکر۔ جودھپور کے خلاف ایک جانب سے ایک گیند مارا گیا دھونکل نے خوب رن کر کے ایک گول اور اسکے بعد ایک ضمنی حاصل کیا مگر بیکانیر کے گروہ نے ایسا عمدہ گیند مارا جو دور تک گیا اور اسنے ایک ضمنی حاصل کیا۔ جودھپور کے چھ گول

اور چار ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اور ایک ضمنی اسکور ہوا۔
ساتوان چکر۔ اولاً نہایت تیزی کے ساتھ کھیل ہوا۔ خصوصاً بیکانیر کی جانب سے اور آخر یار جودھپور نے دو اور ضمنی حاصل کئے اور چھ گول اور پانچ ضمنی سے بمقابلہ ایک گول اور ایک ضمنی کے جیتا۔
مہاراجہ صاحب جودھپور بوجہ ناسازی مزاج کے نہین کھیلے اور انکی جگہہ بنجی قایم ہوا۔

باب چہاردہم

دربارہ حالات ۶۔ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز منگل سہ پہر کو فٹ بال کی اخیر بازی اور شبکو سرکاری جلسہ رقص و سرود

۶۔ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز منگل ساڑھے تین بجے فٹ بال ہوا چنانچہ چترال وگلگٹ دلن پور کے گروہون کی نمایش بازیان ہوئین اور نہایت رونق ہوئی اور جابجا نعرہ ہاے خوشی بلند کیئے گئے اور یکجائی بینڈ باجے بجنا شروع ہوے بڑا ہجوم رہا اور بڑی کیفیت اور دل لگی رہی۔
اس تاریخ رات کو لال قلعہ واقع دہلی دیوان عام مین سرکاری جلسہ رقص و سرود کا ہوا اور ہر شخص جو وہان موجود تھا وہ سرکاری انتظام کا نہایت ہی معترف اور مداح تھا اور ہر چہار جانب خوشی اور مسرت کے سوا اور کوئی بات نہین سننے مین

آئی اِن سب باتون سے ثابت تھا کہ اِس جلسہ مین نہایت ہی کامیابی ہوئی اور دیوان عام کی حیرت انگیز کیفیت لوگون کو مدت تک یاد رہیگی۔
لیڈیون کی نفیس اور خوشنما پوشاکون کی شرح کیفیت بیان کرنا غیر ممکن ہے۔لیڈی کرزن صاحبہ کی طاوسی حاشیہ کی پوشاک جسکو دہلی کے مشہور جوہری لالہ کشن چند صاحب کے دستکارون نے طیار کیا تھا نہایت ہی عمدہ تھی۔اسپر زری کے کام کی ایسی چمک دمک تھی کہ دیکھنے والے متحیر و ششدر رہو جاتے تھے اور ہز رائل ہائینس ڈچز کیناٹ سفید رنگ کی زری کار پوشاک زیب تن کئے ہوے تھین انکی پوشاک بھی نہایت ہی عمدہ تھی اور ڈچز ماسیر و بہت ہی نیلے رنگ کی پوشاک اور ایک جواہر نگار کنٹھا بیش قیمتی پہنے تھین جسپر ہر ایک کی نظر پڑتی تھین۔سوسائٹی لندن کی بہت سی اعلےٰ درجہ کی لیڈیان بھی ایک سے ایک بڑھکر پہنے تھین اور کمرہ رقص مین اکثر سفید اور صوفیانہ رنگون کے کپڑے پہنے تھین اور چونکہ یہان اکثر اشخاص وردیان پہنے ہوے تھے اِس سے انکی پوشاکون کا لطف اور بھی دوبالا ہوگیا تھا۔ہر فوجی شاخ کے لوگ موجود تھے۔بہت سے لوگ تمغے لگائے ہوے تھے اور کلاسپون کی بھی بہت سی قطارین تھین جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ جن پلٹنون نے فی الحال جنوبی افریقہ مین جنگ و جدل کی تھی وہ اب ہندوستان مین تعینات ہین۔ اِس رقص کے کمرے مین ہر ایک سامان یادگار تھا۔

باب پانزدہم

دربارہ حالات ۷- جنوری بروز بدھ صبحکو ہاکی کی اخیر بازی اور سہ پہر کو پولو کی اخیر بازی اور مارچ پاسٹ و جلوس ہمراہیان و اہل عملہ و روسائے ہند

واضح ہو کہ گیارہ بجے دن کو ہاکی کا کھیل اسلئے ہوا کہ انگلستان کے فوجی چمپین کا درجہ حاصل کرنے کے لئے قطعی بازی اور ساڑھے تین بجے سہ پہر کو پولو ہندوستانی فوج کا پایہ حاصل کرنے کے لئے قطعی ریویو ہوا یہہ سب تماشے نہایت خوبی کے ساتھ ہوے اور دیکھنے والون کو بڑا لطف رہا اور بڑی بھیڑ بھاڑ اور ہجوم رہا اس درمیان مین احاطہ دربار مین روسار کے ہمراہیون اور اہل عملہ کا مارچ پاسٹ اور جلوس تھا - یہہ کارروائی احاطہ دربار مین اس غرض سے کیگئی تھی کہ لوگ ان عجیب و غریب لوگون کو اچھیطرح سے دیکھ سکین جو جلوسی مواقع پر ہندوستانی روسار کے ہمراہ ہوتے ہین - آج اس احاطہ مین ویسی کشمکش نتھی جیسی یکم جنوری کو تھی مگر ساڑھے گیارہ بجے تک تقریباً دس ہزار آدمی جمع ہو گئے تھے - اسوقت لارڈ و لیڈی کرزن اور ڈیوک و ڈچیز کیناٹ معہ اپنے اپنے پرسنل اسٹاف افسرون کے تشریف لاے اور مسند پر نشست کی - ساڑھے دس بجے سے موجودہ بینڈ باجا مختلف گتین بجایا گیا - جون ہی

ویسرا اکیلینسز اور دیگر ایل ہائینسز آئے فوراً قومی دعائیہ گت بجائی گئی اسکے چند منٹ کے بعد
ہمراہیان واہل عملہ روسا لہریہ کے طریقہ سے اسطرح آگے بڑھنے لگے مسند اُنکے
دست چپ کی طرف تھی اسکا دورہ کرتے باہر چلے گئے۔ میجر ڈنلاپ اسمتھ نے انکی
جمعیت کا انتظام کیا تھا اور بریگیڈیر جنرل اسٹوارٹ ببٹس نے تین ہزار امپریل سروس
فوج کو باہر کے رستون کے انتظام اور اُس رقبہ کے وسطی حصہ کی پہرہ چوکی کے لیے
مقرر کیا تھا۔ انکا یہہ انتظام کامل تھا۔
روسا کے ہمراہیون اور اہل عملہ کی قواعدین درجہ کا لحاظ نہین رکھا گیا کیونکہ جو ریاستین
فاصلہ پر ہین اُنکے لوگ اس خیال سے کہ اچھے وقت پر واپس چلے جائین وقت سے پہلے
آگئے تھے اور اس امر کی اطلاع دیدیگئی تھی کہ ہر رئیس کے اہل عملہ کا جلوس ویسا ہی ہوگا
جیساکہ ہر تقریب و تہوار مین اونکے دار الصدر مین ہوا کرتا ہے۔ یہہ لوگ مندرجہ ذیل
انتظام کے ساتھ گذرے۔
ریاستہائے بمبئی۔ ریاست میسور۔ ریاست بڑودہ۔ وسط ہند۔ ریاستہائے
راجپوتانہ۔ ریاستہائے ممالک متحدہ۔ ریاست کشمیر و برھما۔
یہہ سب لوگ چالیس ریاستون کی طرف سے تھے۔ سب سے پہلے ریاست کولھاپور
کے لوگ تھے۔ آگے کے ہاتھی کی سونڈ اور مستک سرخ و سبز رنگون سے رنگی
تھی۔ یہہ لوگ صحن مین آئے۔ انکے ہاتھی کے ہودے پر سنہرا نشان تھا اور گلر لانسر
کے سوارون کی وردیان سُرخ رنگ کی تھین اور پیدل فوج کی سبز وردیان اور سُرخ
پگڑیان تھین۔ یوروپین باجون کا بینڈ مارچ کی گت بجاتا تھا۔ انکو دیکھکر سب تماشائیون
نے خوشی کا نعرہ مارا۔
دو بجے تک یہی کیفیت رہی۔ صحن دربار مین خوشی کے نعرے پہ نعرے اور باجہ کی آواز سنائی دی
دیتی تھی۔ یہہ باجہ مختلف قسم کا تھا۔ بعض مشہور گتین بجتی تھین مگر ہندوستانی دیہاتی

باجون اور بانسریون کا عجب بے رکھاپن تھا کبھی بیک پایپ باجون کی آواز سننے مین آتی تھی اور کبھی نرسنگون اور ہندوستانی ڈھولون کی عجیب قسم کی آواز سنائی دیتی تھی - اکثر مرتبہ ایسا شور و غل ہوتا تھا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی مگر جب ہاتھی اور کوتل گھوڑے اور اونٹ اور رسالے اور پیدل پلٹنین اور برچھی بردار اور عصا بردار اور سواریون کے دوڑہے اور گارد کے سپاہی اور گاڑیان اور رتھ اور حیرت انگیز سواریان جنمین ہاتھی جُڑے ہوے تھے گزُر رہی تھین تو یہہ آوازین نہایت موزون معلوم ہوتی تھین - کبھی بینڈ باجون سے چٹپٹی گتین بھی سننے مین آتی تھین - تماشائی تعریف کے نعرے بلند کر رہے تھے جسقدر ہاتھی سامنے سے گذرے انکا شمار ممکن نتھا - انمین ایک سے ایک زیادہ سجا ہوا تھا - انپر نہایت عمدہ جھولین پڑی ہوئی تھین آج یہہ اوس روز سے بھی زیادہ اچھے معلوم ہونے تھے جبروز داخلہ حضور وایسرائے ہوا تھا اور انکا جلوس گذرا تھا بہت سے ہاتھی جب مسند کے قریب سے گذرے تو اُنھون نے سلام کا اشارہ کیا اور ونتیا کے ایک ہاتھی کے فیلبان نے ہاتھی کو صرف اُسکے پچھلے پانون سے کھڑا کر دیا یہہ کارروائی ایسی مشکل تھی جسپر سب نے تعریف و خوشی کے نعرے بلند کئے -

ریاست مہاراجہ ریوان کی ایک گاڑی کی صورت پل کے پہیے کی ایسی تھی اسپر شوخ اور سنہرا رنگ پھرا ہوا تھا - اسمین دو ہاتھی جُڑے ہوے تھے جو اِسکو کھینچے لیے جاتے تھے مگر جب چار ہاتھیون کی ایک گاڑی آئی تو اسکی عظمت و شان بالکل نرہی یہہ دو درجے کی گاڑی تھی اسکی ساخت مشرقی گنبد کی طرح تھی - اسکی کھڑکیون مین شوخ رنگ کے پردے پڑے ہوے تھے اِن پردون مین جو اہل عملہ بیٹھے تھے اُنھون نے سلام کیا - جن رنگون سے ہاتھیون کی سونڈین رنگی گئی تھین وہ ایسے رنگ تھے کہ اگر بہت سی مصور بھی نوکر رکھے جائین تو ایسے رنگ پیدا کرنا دشوار ہے - یہان تمام ہندوستان

سے عمدہ سے عمدہ ہاتھی موجود تھے - مہاراجہ صاحب بنارس کے پندرہ ہاتھی تھے جو سب دیکھنے کے قابل تھے اندور سے بھی دو نمودی ہاتھی آئے تھے - ریاست نابھہ نے ایک ہاتھی بھیجا تھا جسکے دانتوں مین روشنی کے جھاڑ آویزان تھے اس ریاست سے کچھ بازدار بھی آئے تھے جنکے ہاتھون پر باز بیٹھے تھے انکے پیچھے تازی کتّے تھے -

سب سے پہلے کولھاپور کے لوگ آئے تھے بہت سے لوگ کرٹیون کا زرہ بکتر پہنے تھے جنھین دیکھکر نعرہ تعریف بلند کیے گئے اور جب راجپوتانہ کے لوگ آئے اور وہ بہت آراستہ و پیراستہ تھے انکو دیکھکر نعرہ تعریف مارا گیا - اسکے بعد چار شخص اسٹلٹون پر (یہہ لمبی لمبی لکڑیان ہوتی ہین جنمین پانون رکھنے کی جگہہ ہوتی ہے اور انپر لوگ چلتے ہین) آئے جو تلوارون اور ڈھالون سے مسلح تھے یہہ کچھی لوگ تھے اور مقام شیر و مقام مقولہ سے عرب و افریقہ کے رنگرسپاہی آئے جو اپنی رنگارنگ پوشاکون اور پگڑیون کے سبب سے تصویر کھینچنے کے قابل تھے مگر طبقہ بیرونی ہند کے لوگ ان سے بہت کم واقف ہین - بڑودہ کی سونے اور چاندی کی توپین معہ بچھڑیون کے تھین انمین خوبصورت خوبصورت بیل جُڑے ہوئے تھے - اور مہاراجہ پٹیالہ کی چاندی سونے کے کام کی ایک گاڑی بھی بہت بیش قیمتی آئی تھی -

بیگم صاحبہ بھوپال کا سبز نشان نہایت نمود کا تھا - مہاراجہ دتیا کا ایک ہاتھی زرہ بکتر پہنے اور آہنی ہودہ کسے ہوئے آیا یہہ ہاتھی بڑا جنگجو معلوم ہوتا تھا - ریوان کا ایک شخص زرہ بکتر پہنے ایک چھوٹے سے ہاتھی پر سوار تھا اسکی صورت نہایت ہی غضبناک تھی - مہاراجہ جیپور کے مختلف رنگون کے نشان کی طرف نظر خوب دوڑتی تھی اور ریاست بوندی کے زردوزی کے لانسر اور بیکانیر

کے سوار کرٹیون کا زرہ بکتر پہنے ہوے اور کشنگڈھ کے سوار جو اپنے گھوڑون
کے زینون پر کھڑے تھے اور سوزنی کے انگرکھے گھٹنون تک تھے اور پٹیالہ کے رنگر
سپاہی عمدہ عمدہ وردیان پہنے تھے اور بیشمار باڈی گارڈ جو طرح طرح کی شوخ
رنگون کی وردیان پہنے ہوے تھے سب کے سب روبرو سے گذرے - نشان
و پھریرے اور ریاستون کے تمام ماہی مراتب نمایان کئے گئے اور نرسنگھے اور
ڈھول تاشے بجائے گئے - انکے روبرو سے گذرنے والون اور دیکھنے والون مین
باہم اتفاق تھا سب خاموشی کے ساتھ دیکھا کئے - فن شہسواری ظاہر کئے گئے اور
سوارون نے اپنے اپنے گھوڑون کو اسطرح کدایا پھندایا کہ دیکھکر حیرت ہوتی تھی -
الور کے دو کرتبی شخص نہایت عمدہ تھے جنھون نے اپنے گھوڑون کو اسقدر
الف کیا تھا کہ عمودی صورت پیدا ہو گئی تھی - ریاست ہاے شان وبرہما کے
سپاہی جنکی پوشاکین اور ٹوپیان اور چھتریان عجیب و غریب تھین انھین دیکھکر
لوگون نے خوشی کے نعرے مارے - اسیطرح جب لداخ کے لوگ خوفناک
چہرے چڑھاے ہوے آئے تو نعرہ بلند ہوا - کوٹہ کے ناگے بھبوت ملے روبرو
سے گذرے - ہر شخص ڈھال تلوار یا پھری گتکے سے پٹہ بازی کے فن دکھاتا ہوا گذرا
مگر اہل خٹک کی پٹہ بازی کے سامنے جس سے شمالی مغربی سرحد پر لوگ بخوبی واقف
ہین انکا فن بحقیقت تھا -

منجملہ اور عجیب و غریب ہیئت کے لوگون کے نابھ کا ایک سفید ڈاڑھی والا
بونا اور کشمیر کے دیوزاد شخص تھے - بیان ہے کہ انکا قد آٹھ فیٹ کے قریب تھا
اور بیشک پگڑیون مین انکا قد اسیقدر معلوم ہوتا تھا - یہہ لوگ اخیر مین آے
تھے انکی صورت دیکھکر جو جوش پیدا ہوا تھا وہ ہنوز ختم نہین ہوا تھا کہ سب کے آخر
مین گلگت اور یاسین کے لوگ روبرو سے گذرے -

وائسرائی گروہ جس طریقہ وشان وشوکت سے آیا تھا اسیطرح رخصت ہوا اور جو لوگ صحن دربار مین بیٹھے ہوے تھے وہ بھی روانہ ہوے اور رئیسون کے ہمراہی بھی اپنے اپنے کیمپون کی جانب گئے۔ اس تمام جلوس مین سب طرح کامیابی ہوئی صرف ایک مرتبہ اسوقت دقت پیش آئی تھی کہ ایک گاڑی کی سبزہ جوڑی مین ایک گھوڑا کچھ بھڑکا اور چار پانچ منٹ تک راستہ بند رہا مگر کوئی واقعہ نہین ہوا اور لوگون کو رئیسون کے عملہ کا جلوس دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ ان لوگون کا سامنے سے گذرنا نہایت دلاویز تھا جس سے ظاہر تھا کہ اہل ہندوستان کی عادات مین کسیطرح کا تغیر و تبدل ہو رہا ہے مگر اسپر بھی بہت سی پرانی ریاستون مین پرانا رواج اور آلات جنگ۔ اور قدیم جلوس موجود ہے لیکن یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ رگلر فوج کی حالت مین بہت اصلاح ہوئی ہے اور شاید یہہ اسوجہ سے ہے کہ یہہ فوج امپریل سروس فوج مین بھرتی ہوئی ہے اکثر رگلر سپاہیون کی وردیان عمدہ عمدہ تھین۔ کچھ رگلر رسالے نہایت خوبی کے ساتھ روبرو سے گذرے اور رگلر پیدل فوج کے سپاہیون کے قدم اٹھاتے مین بھی ایک خوبی تھی مگر ابھی تک پرانی ٹوپیدار بندوقون اور کاربینون اور توڑہ دار بندوقون سے مسلح ہین۔ برچھی تلوارین تو بدلتی نہین ہین آج بھی ویسی ہی ہین جیسی پانچسو برس اُدھر تھین لیکن جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا اُن لوگون کی تعداد کم ہوتی جائیگی ہان ریاستون کے تہوارون اور جشنون مین لوگ پرانی قسم کے اسلحہ لگاکر اور زرہ بکتر پہنکر شریک ہوا کرینگے۔ مگر اس بات کی صحیح پیشین گوئی ہو سکتی ہی کہ جسطرح آج یہہ ہزارون آدمی جمع ہوے تھے اسطرح کسی آیندہ موقعہ پر نہ جمع ہونگے ہان ہاتھی بدستور قایم رہینگے کیونکہ یہہ شرقی جانور ہین اور سرکاری جلوسون مین انکی مشارکت نہایت ضروری امر ہے اگر یہہ بالکل مفقود ہو جائین تو ہمکو افسوس ہوگا کیونکہ زمانہ دربار مین انکے ہودون اور انکی جھولون اور انکے زیور سے جلوس مین نہایت زرق برق کیفیت پیدا ہو گئی تھی اور انسے شرقی لطف حاصل ہوا تھا۔

باب شانزدہم

دربارہ حالات ۸- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعرات دسن یحودن فوجی قواعد

آج صبحکو تمام فوج مجتمع کیمپ کی قواعد ہوئی چونکہ موسم نہایت اچھا تھا اور کچھ کچھ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اسوجہ سے قواعد نہایت کامیابی کے ساتھ ہوئی اور دو تین دن ہوے بارش جو ہوئی تھی اس سے گرد و غبار بالکل دب گیا تھا گو کسیقدر گرد و غبار اور ڈانگر سلامی کے نشان کے قریب میدان صاف تھا اور فوجی نقل و حرکت اچھیطرح نظر آتی تھی اور احتیاطاً قواعد مارچ پاسٹ کے بعد نہایت وسیع میدان مین چھڑکاو بھی کردیا گیا تھا اور اس اسٹیڈ کے روبرو جہان تماشائی موجود تھے بہشتیون کا ایک چھوٹا سا غول چھڑکاو کررہا تھا۔ خاص خاص ہندوستانی رئیسون سول افسرون وایسراے کے مہمانون اور عام مہمانون کے جو مختلف مذاہب واقوام کے تھے کئی ہزار تماشائی تھے۔ اور خاص ہندوستانی تماشائی بکثرت تھے حالانکہ قواعد کا میدان کئی میل تک تھا مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہوگا کہ تیس ہزار فوج کے قریب تھی اسمین حفاظت میدان کی فوج شامل نہین ہے۔

امپیریل سروس فوج۔ چار ہزار چار سو بیس ۔ والنٹر فوج۔ آٹھ سو ساٹھ

بعیہ قایم مقامی فوج سب قسم کی فوج مین سے تھی اور چارون کمانون کی فوج بھی موجود تھی

فوج پنجاب بکثرت تھی - اسکے بعد فوج بنگال -
ہر قسم کی برٹش فوج نہایت ہی عمدہ تھی کیونکہ اس فوج مین بیشتر سپاہی موسم برداشتہ تھے جنمین سے اکثر جنگ جنوبی افریقہ مین موجود تھے - یہہ تمغے لگائے ہوے تھے - چھ چھ سات سات کلاسپ تھے - یہہ اس امر کی شہادت تھی کہ یہہ لوگ کسقدر جنگون مین شریک ہو چکے ہین - ہندوستانی فوج کی حالت بھی نہایت عمدہ تھی اور وہ اس قابل تھی کہ ہر مقام پر بھیجی جا سکتی تھی -
امپیریل سروس فوج سے ظاہر تھا کہ چند سال کے عرصہ مین کسقدر اسمین ترقی ہوئی ہے اور اب یہہ فوج کس کس عمدگی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہے -
والنٹر فوج کا ایک چھوٹا سا منتخب گروہ تھا اور انھون نے اپنی اپنی پلٹنون کی ناموری خوب قایم کی تھی -
ان تمہیدی بیانات کے بعد اب مین قواعد کی کیفیت بیان کرتا ہون -
نو بجے کے بعد تماشائی آنا شروع ہوے انھون نے دیکھا کہ کئی سو گز کے فاصلہ پر فوج صف آرا ہے اور اسکی صف بندی ایسی دور تک ہے کہ دوربین کے بغیر فاصلہ پر کی فوج شناخت نہین ہو سکتی - اسوقت ہوا بالکل صاف تھی اور برچھیون کی بیرقین اوڑنا اور انیان چمکنا نہایت اچھا معلوم ہوتا تھا - بہت سی بٹالینون کی سرخ وردیان رئیفل پلٹن کی کاہی وردیون اور اور پلٹنون کی خاکی وردیون کے مقابلہ مین نہایت لطف دیتی تھین - اسکے چپ و راست ہزار ہا سفید ٹہٹون کے رنگ کے ساتھ پگڑیون کے شوخ و سرخ رنگ کیفیت دکھا رہے تھے - اسٹینڈ کے روبرو اور قریب توپخانہ تھا اسمین مختلف تیر کی توپین تھین خچرون پر پیچدار توپین تھین جنمین بل جتے ہوے تھے اور گھوڑ چڑھے توپخانہ بھی موجود تھے - دس بجے کے بعد کمانڈر انچیف لارڈ کچنر نے معہ فوجی ہیڈ کوارٹر اور پرسنل اسٹاف پریڈ پر آکر

فوج کی کمان لی انکو رپورٹ کیگئی کہ سب فوج اپنے اپنے مقام پر طیار ہے - اسکے بعد ڈچز آف کیناٹ اور لیڈی کرزن تشریف لائین انکی گاڑیان نشان سلامی کے بائین جانب کھڑی کی گئین -

ساڑھے دس بجے صف فوج کے میسرہ سے لارڈ کرزن کی سلامی کی اول توپ سر ہوئی اور ہینڈ منٹ کے لبد لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کیناٹ اور گرینڈ ڈیوک ہسی اور میجر جنرل ہر ائیڈ منڈ ایلیس بریگیڈیر جنرل کانسٹر اور کرنل بارنگ آئے - وایسرائے کے باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ رسالہ کا گارڈ ہمراہ تھا - وایسرائے سادہ سادہ پوشاک پہنے تھے - لمبا فراک کوٹ تھا - اسپر ایک ستارہ آویزان تھا جس سے انکا جی - ایم - ایس - آئی کا درجہ ظاہر تھا -

ڈیوک آف کیناٹ فیلڈ مارشل کی پوری وردی پہنے تھے - فوجی دعائیہ گت بجائی گئی اور وایسرائے اور ہز رایل ہائینس اپنے گھوڑون کو روک کر نشان سلامی کے روبرو کھڑے ہوے - اور جنرل اوکو معہ جاپانی اسٹاف افسر کے ایک چھوٹے سے گروہ کے شریک ہوے اور قواعد کو نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھا -

بس فوراً ہی نوبتی نقل وحرکت شروع ہوئی اور چونکہ فوج نے مارچ پاسٹ کی قواعد کے قبل ہی اپنا رخ بدل دیا تھا اسوجہ سے دو ایک منٹ کے لئے پردہ گرد و غبار مین پنہان ہوگئی - گرد و ایک منٹ کے لبد گرد اوڑگئی اور ہوا اچھی چلنے لگی تو فوج نمودار ہوئی اور لوگ گرمجوشی کے ساتھ اسکو دیکھنے لگے - ہم لوگ یہان منتظر ہی تھے کہ زمانہ غدر کے بہت سے مسن سپاہی آئے اور احاطہ مین انکو سامنے جگہہ دیگئی انکو دیکھکر لوگون نے تعریف کا نعرہ مارا اور پھر مارچ پاسٹ مین جو افسر آگے آگے تھے وہ میسرہ کی طرف نظر آئے - یہہ میجر گورپر ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل تھے - دو ہندوستانی اڈیکانگ یعنی رسالدار عجب خان اور رسالدار میجر شیر سنگھ تھے

اِسکے بعد چارون کمانون کے لفٹنٹ جنرل کے اڈیکانگ آئے۔ اڈیکانگ کمانڈر انچیف انکے بعد تھے۔ ان بعد میجر مارکر آئے۔ اسکے بعد اسٹاف افسر آئے۔ اِسکے بعد خود کمانڈر انچیف تشریف لائے۔ جب وہ سامنے سے گذرے تو انکو دیکھکر لوگون نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔ والیسرائے کی معمولی سلامی کے بعد لارڈ کچنر دست راست کی طرف گھومکر ڈیوک آف کیناٹ کے پاس آکر کھڑے ہوے اور میجر الیف اے میکسول ڈی سی بطور اڈیکانگ حاضر باش تھے۔ اسٹاف افسر بائین طرف بیٹھے تاکہ فوج کے لئے جگہہ ہو اور وہ مارچ پاسٹ کے قاعدہ کے ساتھ گذرنے لگی۔ رسالہ کے ڈویژن کو زیر کمان میجر جنرل اے بی کولب کو ذاتی طور سے اعزازی درجہ دیا گیا اور اِنکے بینڈ باجے نہایت عمدگی سے بج رہے تھے۔

پہلے گھوڑ چڑھے توپ خانہ کی ڈی ایچ اور آئی باٹریان صف بصف گذرین اِسکے بعد اول بریگیڈ رسالہ زیر کمان کرنل لٹل گذرا جسمین چوتھا ڈریگون گارڈ اور بیندرھوان ہوزار اور چوتھا رسالہ بمبئی اور نوان بنگال لانسر رسالہ تھا۔

یہہ رسالے صف بصف ہوکر گذرے گو سوار اور گھوڑے کسیقدر گرد آلود ہوگئے تھے۔ مگر نیلی اور سنہری اور سرخ اور سفید و سبز و کاہی وردیان نہایت ہی لطف دے رہی تھین۔ دوسرا بریگیڈ جو کرنل جے سی گارڈن کے زیر کمان تھا اسمین نوان لانسر رسالہ اور آٹھوین اور گیارھوین اور انیسوین بنگال لانسر رسالے تھے میجر جنرل قسمین کرنل نہم لانسر رسالہ آجکل ہندوستان مین آئے ہوے ہین وہ اپنے پرانے رسالہ کے ہمراہ تھے۔ لوگون نے انکو دیکھکر خوشی کے نعرے مارے۔ تیسرا بریگیڈ بریگیڈیر جنرل رچرڈسن کے زیر کمان تھا اور رسالہ گائڈ اور پانچوین پنجاب رسالہ اور سنٹرل انڈیا ہارس رسالہ اٹھارھوین بنگال لانسر رسالہ اور اول و دوم پنجاب رسالہ

اور دسوین اور چودھوین بنگال کے سوار بھی انکی زیر کمان تھے - پس اس صورت سے رسالون کے روبرو سے گذرنے کا خاتمہ ہوا - یہہ سب رسلے نہایت قابل تعریف تھے - گیارھوین بنگال رسالہ کے سوار نہایت عمدہ تھے جنکے نیزے گیارہ گیارہ فیٹ کے لمبے تھے - اٹھارھوین رسالہ کے کرتے سُرخ رنگ کے تھے رسالہ گائیڈ کی وردی عمدہ تھی - نوان بنگال لانسر رسالہ بھی ایسا ہی تھا - سرحدی فوج کے تمام رسلے یادر کھنے کے قابل تھے - برٹش رسالے نہایت ہی اچھے معلوم ہوتے تھے - انکا برتاو نہایت متکبرانہ تھا -

جو تھے بریگیڈ مین جنکے کمانیر بریگیڈ جنرل اسٹوارٹ بٹس تھے - امپریل سروس فوج کے رسالون کے اسکوارڈرن ہمنے دیکھے جو آٹھ ہندوستانی فوج کے رسالون سے آئے تھے - ریاست ہاے الور و بھوپال و گوالیار و حیدرآباد و جودھپور و میسور و پٹیالہ و رامپور کے تھے - یہہ نہایت اچھے اچھے جوان تھے اور انکی وردیان نہایت چُست اور عمدہ تھین - سفید وردی جودھپور کی اور سبز اور سنہری وردی الور کی نیلی اور سرخ وردی گوالیار کی تھی -

نوجوان رئیس الور اپنے رسالہ کی سرغنائی پر تھے -

پٹیالہ کے لانسر رسالہ کے آگے پرزور سے تعریف کا نعرہ بلند ہوا کیونکہ اسکواڈرن کے آگے آگے نہایت کم سن مہاراجہ سفید رنگ کے ٹانگن پر تھے مگر از سرتا پا سپاہانہ آثار ظاہر تھے - اس کم سن مہاراجہ نے وائسرائے کو جو سلامی دی وہ اس تمام قواعد کی سلامی مین نہایت عمدہ تھی - رسالہ کے بعد شاہی توپ خانہ آیا - بریگیڈ جنرل ڈبلیو لیچ تمام باٹریون کی کمان پر تھے - تین بریگیڈیر جنرل حسب ذیل تھے -

اول زیر کمان لفٹنٹ کرنل سسیفرد جسمین تیرھوین اور ستھوین باٹریان تھین اور اٹھتیسوین باٹری مین چوبیسوین و چونتیسوین و بہترڈین باٹریان زیر کمان

لفٹننٹ کرنل کارٹر تھین اور انتیسوین باٹری مین چھیالیسوین اور اکیانوین وچونوین باٹریان زیر کمان کرنل ڈاکنر تھین - گولا انداز ون نے نہایت خوبی کے ساتھ باٹریون کی صفون مین فرق نہین آنے دیا - اِسکے بعد اکتروین اور بہتروین باٹریان آئین جسکی لمبی لمبی انتالیس پنی توپین میجر تھیکری کے زیر کمان تھین - انہین گھوڑون کی جوڑیان جُڑی ہوئی تھین اور انپر ہندوستانی دارابی تھے - یہہ ہندوستان مین ایک غیر معمولی بات ہے - کوہی توپخانہ کے دو بریگیڈ ڈویزن زیر کمان لفٹننٹ کرنل گرآئے - برٹش توپخانہ کی چھٹی اور ساتوین باٹریان اور پشاور اور کوٹہ وکشمیر کی باٹریان ہندوستانی باٹریون مین تھین سبکی تعریف کیگئی کیونکہ سب لوگ کوہی توپخانو کے اوصاف سُن چکے تھے - پانچ اور چھہ انچہ کی توپون کے دو بریگیڈ ڈویزن اور وہ بھاری بھاری توپین جو جنگی توپون کے ساتھ مستعمل ہونگی انکی کمان لفٹننٹ کرنل ہریس کرتے تھے -

اور میجر گریم کو اکانوین اور ایک سو چار باٹریون کا چارج تھا اور میجر ملز کو بیالیسوین اور اکیانوین باٹریون کا چارج تھا - اِن توپون مین سے ہر توپ مین سولہ بیل جُڑے ہوے تھے اور ہندوستانی دارابی جوون پر بیٹھے تھے اور اپنی چابکون سے سلامی دینے کے لئے داہنی طرف رُخ کئے تھے -

افسوس ہے کہ جس زمانہ مین اسلحہ بندی از سر نو ہو رہی تھی جب بھی دو قسمون کی توپون اور بیلون کا استعمال ہو - تاہم یہہ امر قابل تسکین ہے کہ بھاری بھاری باٹریان ہین جو جلد تر فراہم ہو سکتی ہین -

مین نے سنا ہے کہ اب بیلون کے بجاے گھوڑے مستعمل ہوا کرینگے - لہذا جہانتک جلد ایسا ہو اُسیقدر بہتر ہے -

اسکے بعد سفر مینا کے سپاہی نظر آے اسمین پاتون (ڈیل نے پیٹے) کا سکشن

اور غبارہ کا سیکشن دیکھکر دلچسپی پیدا ہوئی - یہہ سیکشن اس ملک مین آج پاسٹ کی قواعد مین اول ہی مرتبہ دیکھا گیا - لفٹننٹ کرنل مارٹن اسکی کمان پر تھے اور دوم اور اول وسوم کمپنی مدراس اور سی موریالیر کوٹلہ کی امپیریل سروس کمپنیان اسمین شریک تھین اور ایکسو چھتر والنٹیر سوار تھے - لفٹننٹ کرنل گرے انکے کمانیر اور کمپنیان ہننگٹن ایجٹن تھے - یہہ بہار و کانپور و وادی برہا و کلکتہ و بمبئی و اودھ و پنجاب و آسام کے سوارون مین سے منتخب کیئے گئے تھے - اور گھوڑ چڑھے والنٹر پلٹنون کے سپاہی شمالی بنگال اور دیرہ دون اور چھوٹا ناگپور کے تھے - یہہ سب بہت عمدہ تھے اور انکو دیکھکر تعریف کے نعرے بلند کیئے گئے - رگلر فوج کے سپاہی ٹٹوون پر سوار روبرو سے گذرے - رئفل بندوقین انکے ہاتھون مین تھین - یہہ بہت سے یوروپین اور ہندوستانی پلٹنون مین سے لیئے گئے تھے - یہہ اپنے اپنے ٹٹوون پر خوب سوار تھے - آخر مین بیکانیر شتر سوارون کا رسالہ آیا یہہ مہاراجہ کے زیر کمان تھا جو گھوڑے پر سوار تھے - یہہ نہایت ہی وجیہ ہین - ان سوارون کو دیکھکر ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ انکی تعداد اور زیادہ ہو جاوے - بینڈ باجہ مین کلا کو کی گت بج رہی تھی - اس گت پر گھوڑ چڑھے سپاہی روبرو سے گذرے یکایک یہہ بند ہوئی اور پیدل فوج سامنے سے نظر آئی یہہ وہ فوج ہے جس سے جنگ مین فتحمندیان ہوا کرتی ہین اور سوار اور توپخانے صرف نمائشی تھے -

انکی ترتیب یہہ تھی

اول ڈویزن بریگیڈیر جنرل سرجے ولف مرے - اسمین اول بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل لوڈین اور سوتھ ویلز بارڈر پلٹن اور ونس پلٹن اور چوتھی راجپوت پلٹن اور تیسوین پانیر پلٹن اور دوسرا بریگیڈ زیر کمان کرنل ڈسلو اتھا جسمین گارڈن ہائیلنڈر پلٹن اور ستائیسوین بلوچی پلٹن اور تئیسوین پانیر پلٹن تھی - اور تیسرا بریگیڈ زیر کمان

بریگیڈیر جنرل سر جے ولکاکس تھا جسمین رائل ائرش ریفل پلٹن اور اول بٹالین اور تیسر اگور کھا پلٹن اور چھٹی جاٹ پلٹن اور تیرھوین راجپوت پلٹن تھی - اور ساتوان بریگیڈ زیر کمان کرنل کرے تھا جسمین نارتھمپٹن شائر پلٹن اور پندرھوین سکھ پلٹن اور چوبیسوین پائنیر پلٹن تھی۔

دوسرا ڈویژن فوج پیدل زیر کمان میجر جنرل سر الیفرڈ گیسلی تھا جسمین چوتھا بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل ایبٹ تھا - اسمین مڈلسکس شائر پلٹن اور بیسوین پنجاب پلٹن اور تیسوین ڈوگرا پلٹن تھی اور پانچوان بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل لیچ تھا - جسمین دوم کنگر ریفل پلٹن اور دوم ریفل پلٹن اور دوسری گورکھا پلٹن اور انتالیسوین گڑھوال ریفل پلٹن تھی اور چھٹا بریگیڈ زیر کمان لفٹنٹ کرنل پرسن تھا جسمین بارک شائر پلٹن اور شمالی اسٹیفرڈ شائر پلٹن اور اٹھائیسوین مدراس پلٹن اور حیدر آباد کنٹنجنٹ کی چوتھی پلٹن اور سرحدی بٹالین تھی اور آٹھوان بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل مور مالنکس تھا جسمین والنٹر کنٹنجنٹ اور اٹھائیسوین پنجاب پلٹن اور الور بھرت پور و جھنگ و کپورتھلہ و کشمیر و نابھہ و پٹیالہ کی امپریل سروس پلٹنین تھین -

بیس ہزار پیدل فوج کا مارچ پاسٹ نہایت ہی عمدہ اور نقش دل ہونے والا تھا اور بیشک اسمین ایسی ایسی عمدہ بٹالنین تھین جنسے زیادہ عمدہ ہندوستان بھر مین نہین ہین - ہائیلینڈر پلٹنون کو تو تماشائیون نے نہایت ہی پسند کیا اور جب پرانی ریانوے یعنی گارڈن ہائیلنڈر پلٹن اور اسکے بعد آرگایل صدرلینڈ پلٹنین سامنے سے گذرین تو انمین ایک سے ایک ایسا عمدہ جوان تھا کہ بیان سے باہر ہے - یہ نہایت عمدہ طریقہ سے قدم اوٹھاتی تھین انکو دیکھکر جو خوشی کے نعرے بلند کیے گئے تھے وہ درست و بجا تھے - ان دونون

پلٹنون نے بڑی بڑی ناموریان حاصل کین تھین - اور جیسے لوگ اب ان مین
ہین شاید ایسے پہلے تھے - اور وِلش بٹالین اور ریہ فرڈ پلٹن، اور رائفل پلٹن اور
بارک شایر پلٹن اور اسٹیفرڈشائر پلٹن ایک سے ایک عمدہ تھی - اسکے بعد
ہم لوگون کو زرہ پلٹن کا خیال پیدا ہوا - ہندوستانی پلٹن مین ایک سے ایک
عمدہ سپاہی تھا - پندرھوین سکھ پلٹن کے سپاہی نہایت ہی قد آور اور عمدہ
تھے اور گورکھے اور گرھوالی سپاہی بھی ایک سے ایک اچھا ہے بستہ ائیسوین
بلوچی پلٹن جو زہوب کی نیم وردی پہنے ہوئے تھی - اور ارتیسوین ڈوگرا پلٹن نے
نہایت ناموری حاصل کی ہے اور امپریل سروس فوج مین سے سکھ اور ڈوگرا
بڑی نمودی پلٹنین تھین - مگر الور اور بھرتپور کی پلٹنون نے بھی مارچ پاشٹ کی
قواعد نہایت خوبی کے ساتھ کی - جب نابھا بٹالین آئی تو معلوم ہوا کہ بزرگوار
رئیس خود بنفس نفیس گھوڑے پر سوار آگے آگے ہین - اسوقت بڑے شدومد
کے ساتھ خوشی کا نعرہ مارا گیا - یہہ نعرہ اس بزرگوار رئیس کو دیکھکر بلند کیا گیا تھا
کہ گو یہہ بظاہر ضعیف وسن ہے مگر دل کا جوان اور خیر خواہ ہے - فاصلہ کی فوج
کو اس نعرۂ خوشی پر حیرت ہوئی ہوگی مگر ہم لوگ جو قریب تھے جانتے تھے کہ
ایک ایسے رئیس کا اعزاز کیا جا رہا ہے جو اسکا مستحق ہے - اور جو شخص ریاست
بھلکیان سے واقف ہے وہ اس امر سے بھی خوب واقف ہوگا - اس رئیس
نے خاموشی کے ساتھ آکر خوبی کے ساتھ سلامی دی - اور پھر نشان سلامی کے
پاس والیسرائی گروہ مین آکر شریک ہوا اور والیسرائے اور ڈیوک آف کنٹ
اور لارڈ کچنر نے انسے نہایت اچھیطرح سے ملاقات کی - شاید راجہ صاحب
نابھہ ایسی قواعد پھر نہ دیکھین اور اسطرح سے اپنے لوگون کے آگے آگے گھوڑے
پر سوار ہوکر نہ چلین اور نشان سلامی کے نیچے ایسا بڑا مجمع نہوا اور سالہا سال

تک انکو اس دربار کی کیفیت یاد رہے کہ برٹش گورنمنٹ سے کسطرح اظہار خیر خواہی کیا گیا - اسکے بعد پر کیفیت - ریویو کی قواعد ہوئی سوار اور توپ خانے نہایت عمدگی سے ڈلکی گذرے اور پھر ابتدائی مقام پر صف بستہ ہوے کل پانچ صفین تھین ایک مقررہ فاصلہ پر سے نہایت خوبی کے ساتھ لوئی آگے بڑھے انکی قدم بازی نہایت عمدہ تھی اور لانسر کا صف بصف حملہ نہایت خوب تھا جیسے ہی بگل بجا اسیوقت سب گھوڑے ایک مقام پر چپکے کھڑے ہوگئے پھر رسالہ بہ رسالہ بائین جانب گھومے اور آناً فاناً مین میدان صاف ہوگیا علی ہذالقیاس چار مرتبہ ایسی ہی کارروائی ہوئی - پھر گھوڑچڑھے اور جنگی توپخانے گھوڑے دوڑاتے ہوے آگے بڑھے گھوڑون پر انکو اسوقت سب طرح کا قابو تھا - پس اسطرح قواعد ختم ہوئی اور پیدل فوج اُن سڑکون پر گئی جو کیمپ وائسرائے کو گئی تھین - اکتیس (۳۱) توپون کی شلک سلامی سر ہوئی اور قومی دعائیہ گت بجائی گئی - اور وائسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ معہ اپنے اپنے گارڈون کے یہان سے رخصت ہوے - یہہ قواعد کچھ کم تین گھنٹہ رہی اور اسکے ذمہ دارون کو کامیابی پر مبارکباد دینا چاہئے - رسوم دربار کا یہہ آخر حصہ ہی حالانکہ وائسرائے اور شاہی گروہ کی باضابطہ روانگی شنبہ کے روز ہوگی - پریڈ پر واقعی فوج اُنیس ہزار چھ سو سولہ تھی - اور ایک سو چوبیس توپین اور آٹھ ہزار ایکسو چھیانوے گھوڑے اور دو سو چھتیس خچر اور چار سو چہتر بیل اور سات سو چوہتر برٹش افسر اور نو ہزار نو سو چالیس برٹش وارنٹ افسر اور نان کمیشنڈ افسر اور اٹھارہ ہزار نو سو دو ہندوستانی افسر و سپاہی تھے -

باب ہفتدہم

دربارہ حالات ۹- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شکر سہ پہر کو پولو کی قطعی بازی

واضح ہو کہ پولو کلب مین بازیان ۲۲- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ ساڑھے تین بجے سے شروع ہوئی تھین اور روزمرہ ہوتی رہین اور قطعی بازی ۹- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو انٹرنیشل پیالہ حاصل کرنیکے لیے قطعی تھی جو بڑے لطف سے ہوئی چونکہ ہر تاریخ کی کارروائی مفصل کا لکھنا بہت طول عمل ہے علاوہ اسکے کتاب کی ضخامت از حد بڑھ جانیکا اندیشہ ہے اسلئے پولو کلب کا پروگرام مفصل تاریخوار درج کر دینا ہی کافی سمجھا گیا جس سے ناظرین ضرور حظ اٹھا سکین گے کہ کس تاریخ مین کیا ہوا۔

پولو کلب کا پروگرام

تاریخ و دن و وقت	کام
۲۲- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ ساڑھے تین بجے قطعی بازی	اٹھائیسوین ڈوگرا پلٹن اور کوہاٹ کے کوہی توپ خانہ کے درمیان
۲۳- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ ساڑھے تین بجے پولو	حیدرآباد اور بہادر نگر لانسر رسالہ آٹھوین بنگال لانسر رسالہ اور چوتھا بنگال لانسر رسالہ

۲۳-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ ساڑھے تین بجے فٹ بال	نیم قطعی کھیل برٹش فوج درجہ چمپین حاصل کرنے کے لئے
۲۵-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ	بڑا دن
۲۶-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز جمعہ	نیم قطعی کھیل ہندوستانی فوج کا درجہ چمپین حاصل کرنا۔
" دو بجے سہ پہر کو ہاکی کا کھیل	"
" ساڑھے تین بجے ہاکی کا کھیل	"
" " پولو	رائل ہارس گارڈ اور بیکانیر
۲۷-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ ساڑھے تین بجے پولو	تیسرا ایمبی رسالہ اور گیارھواں بنگال لانسر رسالہ - الور اور تیسری بٹالین رائفل بریگیڈ
۲۸-دسمبر روز یکشنبہ تین بجے	یکجائی بینڈ باجوں کا بجنا
۲۹-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء دوشنبہ	جلوس کے ساتھ داخلہ
۳۰-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز سہ شنبہ ساڑھے آٹھ بجے پولو	دوسری بازی دوسری ٹائی ہندوستانی فوجی پیالہ کے لئے
ساڑھے تین بجے پولو	"
۳۱-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء روز چہار شنبہ ساڑھے تین بجے سے دوپہر تک	یکجائی بینڈ باجوں کا بجنا
۳۱-دسمبر ساڑھے تین بجے پولو	دوسری بازی دوسری ٹائی انٹرنیشنل پیالہ حاصل کرنے کے لئے
" چار بجے	یکجائی باجوں کا بجنا۔

تاریخ و وقت	کیفیت
یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز پنجشنبہ	دربار
۲- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز جمعہ ساڑھے تین بجے پولو	انٹرنیشنل پیالہ حاصل کرنے کی دوسری بازی اور دوسری ٹائی
۳- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز شنبہ ساڑھے تین بجے پولو	نیم قطعی کھیل ہندوستانی فوجی پیالہ کے لئے
۴- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز یکشنبہ تین بجے	یکجائی بینڈ باجون کا
۵- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ ساڑھے تین بجے پولو	انٹرنیشنل پیالہ کے لئے نیم قطعی
۶- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز سہ شنبہ ساڑھے تین بجے دن فٹبال	برٹش فوج کے درجہ چیمپین کے حصول کے لئے قطعی
" ساڑھے تین بجے پولو	چترال و گلگت و منی پور کے گروہون کی نمائشی بازیان
" "	یکجائی بینڈ باجہ کا بجنا
۷- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء گیارہ بجے دن کو	انگلستان کے فوجی چیمپین کا درجہ حاصل کرنے کے لئے قطعی
" ہاکی کا کھیل	
" ساڑھے تین بجے سہ پہر	ہندوستانی فوج کا پیالہ حاصل کرنیکے لئے قطعی پولو
" پولو	
۸- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء	فوجی قواعد
۹- جنوری سنہ ۱۹۰۳ء روز جمعہ ساڑھے تین بجے پولو	انٹرنیشنل پیالہ حاصل کرنیکے لئے قطعی

دستخط

جے پنی کپتان آنریری سکرٹری پولو کلب دربار دہلی

بائیسندہم

دربارہ حالات ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ع بروز سنیچر روانگی جناب حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے ہند

جلسہ دربار تاجپوشی اختتام کو پہونچا وایسرائے اور خاندان شاہی کے ممبر آج صبحکو روانہ ہوئے سرکاری پروگرام مین جو کچھ اعزازی جلوس قرار دیا تھا وہ عمل مین آیا سڑکون پر دورویہ فوج صف بستہ تھی گارڈ آف آنر کیمپ مین اور ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا۔ انتواپ سلامی سر ہوئین۔ ریلوے پلیٹ فارم پر ہز اکسلنسی وایسرائے اور دیر رایل ہائینسز کے استقبال کے لئے حکمران روسائے ہند اور خاص خاص افسر موجود تھے۔ ہر ایک رئیس زرق برق پوشاک اور حسب معمول زر وجواہر مین ملبوس و مغرق تھا ہر شخص رخصت ہوا اور دونون اسپیشل ٹرینیں روانہ ہوئین۔ ڈیوک صاحب و ڈچز کیناٹ صاحبہ پشاور تشریف لیگئے۔ انکی روانگی کے وقت دعائیہ گتین بجائی گئین۔ انکے پاو گھنٹہ کے بعد لارڈ اور لیڈی کرزن روانہ ہوئے جسوقت ڈیر اکسلنسز کی ٹرین چلی بڑے زور سے نعرہ ہائے خوشی بلند کئے گئے بعد ازان تمام روسا

اور حکام اپنے اپنے کیمپون کو گئے تاکہ اپنی روانگی کے لئے تیار ہورہین دورویہ سٹرکون کی فوج بھی اپنی اپنی قیامگاہ کو واپس گئی - اس لطف کے ساتھ اس آخری موقعہ کا خاتمہ ہوا -

بعدہٗ ہر شخص اپنی روانگی کا انتظام کرنے لگا اور افسران انچارج اب خیمون کو بند ہوانے اور اپنی زیر حفاظت اشیاء و سامان کے روانہ کرنے کا ارادہ کرنے لگے - ریلوے لیبنین نہایت مستعدی اور گرمجوشی سے کارروائی کرنے لگین - اسپیشل ٹرینون کا ٹائم ٹیبل بہت طولانی طیار ہوا صدہا مہمان روانہ ہوچکا اور برابر روانہ ہوتے گئے - ہفتہ عشرہ مین سب مہمان روانہ ہو گئے - گاڑیون گھوڑون اور کیمپ کے سامان عرصہ مین روانہ ہوے - گذشتہ دو ہفتہ کی کارروائیون کا انتظام نہایت عمدہ اور قابل داد تھا - اور شب و روز کے جلوس و رسوم نہایت کامل اور عمدہ تھے اور کسی قسم کی دقّت پیش نہین ہوئی تھی اور کثرت ہجوم کے لحاظ اور پیچیدگی اور اختلاف انتظام اور کارہاے ذمہ داری کے لحاظ سے اگر دیکھا جاوے تو افسرون نے انکو نہایت عمدگی سے انجام دیا اِسے دیکھکر نہایت تعجب ہوتا ہے کیونکہ یہہ کار اہم اس خوش اسلوبی سے سرانجام پایا - وایسرائے صاحب کو ان تمام تجاویز اور اِنکی تفصیلات مین عام دلچسپی تھی انھون نے اپنی ذاتی کوشش سے تمام پروگرامون کو مرتب کیا تھا -

اور اِنکی زودفہمی اور ذہانت و تجربہ کی وجہ سے انکے سامنے جو تجاویز پیش ہوئین وہ سب منظور ہوئین اور نہایت خوبی سے انکا انصرام ہوا - علاوہ ازین یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ تمام افسرون نے اپنی ذمہ داری کے کامون کو نہایت جانفشانی اور جفاکشی سے پورا کیا اور وایسرائے کے تمام مقاصد کو انکی ہدایت کے موافق انجام دیا یہہ دربار ہز ہنس ونا کس کو تا بعمر یاد رہیگا اور ہر شخص کے یہہ ذہن نشین ہو گیا کہ ہمارے شاہنشاہ کا کیسا جاہ و جلال ہے جسکی کوئی سلطنت برابری نہین کر سکتی - ہماری بھی پروردگار

حقیقی سے یہہ ہی دعا ہے کہ اس سلطنت کا جاہ وجلال تا ابد اسیطرح قایم رکھے۔ اور ہمارے شاہنشاہ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کو ہمیشہ اپنی رعایا کے اوپر قایم وبرقرار رکھے اور یہہ بھی دعا ہے کہ ہمارے وایسرائے صاحب لارڈ کرزن صاحب ولیڈی کرزن صاحبہ کو بھی باعز وجاہ تندرست رکھے اور یہہ ہی ہمارے ہمیشہ کے لئے مربی وسرپرست رہین۔

آمین ثم آمین

باب نوزدہم

مختصر حالات دیگر متفرق واقعات مشہور کے جو اس دربار سے بڑا تعلق رکھتے ہین

واضح ہو کہ مہاراجہ جیپور کی بڑی رانی صاحبہ نے ایک لاکھ روپیہ ہندوستان کے قحط فنڈ مین بیادگار جشن تاجپوشی بذریعہ لارڈ کرزن صاحب بہادر دیا جسکو لارڈ کرزن صاحب بہادر نے بڑی خوشی سے منظور فرمایا۔

۲۔ جنوری شنبہ کی صبحکو ۱۱ بجے لارڈ کرزن صاحب بہادر نے پریس کیمپ انگریزی وہندوستانی مین تشریف فرما کر انکی عزت افزائی کی اور حالات دریافت کئے اور عام واقفیت کا اظہار فرمایا۔

۳۔ جنوری ۱۹۰۳ع کی صبحکو غدر کے مسن سپاہیون کے نام حضور وایسرائے کی چٹھی صادر ہوئی جسمین لارڈ صاحب ممدوح نے اپنے ہیڈ کوارٹر مین ملاقی ہونے کے لئے مدعو کیا تھا یہہ لوگ کیمپ مین صف بستہ کئے گئے انمین ۲۷ تو ۹۰ برس

اور سو ہندوستانی تھے جو بہت سے تمغے لگائے ہوے تھے جنمین جنگ کریمیا اور کچھ حفاظت و کمک دہلی و لکھنو کے تھے ان سب کا فوٹو لیا گیا اور لارڈ صاحب ممدوح معہ ڈیوک آف کیناٹ باہر آئے اور کرنل مکنزی نے خوب ہاتھ ملایا اور ان اشخاص کو اس سے بہت عزت بخشی گئی۔

شہزادہ صاحب ارکاٹ نے دربار دہلی مین انتقال فرمایا جنکا جنازہ بذریعہ اسپیشل ٹرین انکے وطن کو بھیجا گیا۔

دربار دہلی کے موقعہ پر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس وویش کانفرنس وکھتری کانفرنس وراجپوت کانفرنس وآریہ سماج وسکھ سماج کے جلسے بڑی دھوم دھام سے ہوے اور ہر ایک کانفرنس مین بہت بہت آدمیون کا ہجوم رہا۔

مختلف کیمپون کے لئے مندرجہ ذیل دفاتر تار برقی جاری ہوے تھے۔

دہلی سنٹرل کیمپ کیمپ دربار وایسرائے۔ دہلی پریس کیمپ۔ دہلی کیمپ سٹرن ہوٹل۔ دہلی کیمپ بدلی۔ دہلی کیمپ بہم رسانی رسد کے ڈپو۔ دہلی کیمپ روسائے پنجاب۔ دہلی کیمپ روسائے بمبئی۔ دہلی کیمپ روسائے سنٹرل انڈیا دہلی کیمپ رئیس میسور۔ دہلی کیمپ روسائے راجپوتانہ۔

ضلع بوگرا بنگال کی کلکٹری کے سررشتہ دار مولوی بہاءالدین احمد کو جو دسمبر ۱۸۹۶ء مین موقوف ہوگئے تھے دربار کی خوشی مین اُنکے معصوم بچون کی درخواست پر لارڈ کرزن صاحب بہادر نے بحال فرماکر ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ عطا فرمایا۔

شہنشاہ معظم نے لارڈ کرزن صاحب کو بجلدوے حسن خدمات تمغہ چین آف دی رائل وکٹورین کا عطا فرمایا۔

محصول نمک آٹھ آنہ فی من اور ایکہزار سے کم آمدنی والون پر انکم ٹکس معاف کیا گیا یہہ ہمارے وایسرائے صاحب کی اعلیٰ فیاضی کا ثبوت ہے۔

معذرت

جسوقت اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن چھپ رہا تھا تو مجکو بذریعہ عنایت نامہ مورخہ ۱۳- جولائی سنہ ۱۹۰۴ء کے لالہ پھلداری لال صاحب ویش جین رئیس کرہل ضلع مین پوری نے اطلاع دی کہ تمنے باوجود جینی ہونے کے اپنے کسی ہم مذہب یا اپنے مذہب کا کچھ ذکر نہین لکھا واقعی انکی یہہ تحریر بجا ہے مین نے اس امر کو قصداً نظر انداز نہین کیا بلکہ اس خیال سے کہ جین مذہب کی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ سے اظہر من الشمس ہے اور گورنمنٹ عالیہ خوب جانتی ہے کہ یہہ مذہب گورنمنٹ کا پورا [illegible] اور وفادار ہے - اگرچہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ تمام مذاہب کو خاص نسبت ہے کوئی مذہب ایسا نہین ہے جو گورنمنٹ عظمی کا دل سے مطیع و فرمانبردار نہو لیکن جین مذہب کے عام اصول کے [illegible] کہ یہہ جیو ماتر کو یکسان اور اپنا بھائی جانتا ہے اور بغض و عناد یا کسیکو تکلیف پہونچانا پسند نہین کرتا گورنمنٹ عالیہ بھی جسکا عام اصول امن پسند ہے اسکی وفاداری پر مطمئن ہے اس لئے مین نے کوئی خاص تذکرہ نہین کیا تھا اور نہ کسی خاص مذہب کے تذکرہ کی ضرورت تھی چونکہ لالہ صاحب کی خاص خواہش ہے اور میرا نوٹس بھی تھا کہ اگر کوئی صاحب مجھے خاص اطلاع دینگے تو مین انکا ذکر کرونگا اسلئے انکا ذکر کیا گیا -

یہہ لالہ صاحب اپنے ضلع کے ایک معزز رئیس ہین یہہ صاحب گورنمنٹ کی طرف سے مدعو ہو کر شریک دربار بھی ہوے تھے اور ایک نہایت عمدہ رتھ بیلون کا دربار مین لیگئے تھے جو واقعی قابل تعریف تھا جسکے بیل گھوڑون کا مقابلہ کرتے تھے ہماری قوم مین سے بہت سے نامی نامی اصحاب گورنمنٹ نے مدعو فرمائے تھے جنکا نام فہرست مہمانان مین بلا تخصیص مذہب کے درج ہے اور بہت سے صاحبان کا

نام معلوم نہین ہوسکا اور نہ مجھے کسی صاحب نے اطلاع دی۔ اگر آیندہ کوئی صاحب مجھے کوئی خاص اطلاع دینگے تو مین ضرور اسکی تعمیل کرونگا۔ از مولف

باب ہشتم

دربار دہلی کا عارضی قانون

جو گورنمنٹ گزٹ پنجاب مجریہ ۶۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء مین طبع ہوا اور پنجاب گورنمنٹ سے منظور ہوا چنانچہ اسکی نقل حرف بحرف واسطے آگاہی عوام کے درج کیجاتی ہے۔

چونکہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ بغرض انتظام اس رقبہ کے خاص اور عارضی احکام صادر کیے جائین جسپر دربار تاجپوشی کے موقعہ پر جو دہلی مین منعقد ہونے والا ہے مختلف کیمپ ہاے ہین یا جو ان کیمپ ہاے کے گردنواح مین واقع ہے۔ لہذا حسب ذیل حکم صادر کیا جاتا ہے۔

۱۔(۱) جایز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ دربار دہلی سنہ ۱۹۰۲ء کے نام سے موسوم کیا جاوے۔ اور

(۲) یہہ اس رقبہ سے متعلق ہوگا جسپر دربار تاجپوشی کے موقعہ پر جو دہلی مین منعقد ہونیوالا ہے مختلف کیمپ ہاے ہین یا جو ان کیمپ ہاے کے گردنواح مین واقع ہے اور جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم اس غرض کے لئے تجویز فرماوے۔

(۳) حکم مجریہ زیر دفعہ ضمنی (۲) بذریعہ اشتہارات عام مشتہر کیا جائیگا جو اس قبیہ مین کہ جس سے وہ متعلق ہونگے نمایان مکانات پر چسپان کیا جائیگا۔

۲ - جو شخص اُس رقبہ کے اندر جس سے ایکٹ ہذا متعلق ہے مندرجہ ذیل علون مین کسی کے ذریعہ عوام الناس یا کسی شخص کے لئے مزاحمت یا مضرت یا خطرہ پیدا کرے یا نقصان پہونچاے یا ہارج ہو۔

(۱) کسی جانور کو بلا اجازت کھلا چھوڑ دے یا چھوڑے یا چُرا لے یا چُرانے کی اجازت دے۔ یا

(۲) کسی ضرر رسان مادہ یا کوڑا کرکٹ کو کسی ایسی جگہہ رکھے یا اپنے نوکر کو رکھنے کی اجازت دے جو اس مطلب کے لئے تجویز نہ کیگئی ہو۔ یا

(۳) مقررہ مقامات کے سوا دیگر مقامات پر پاخانہ یا پیشاب کرنے کے ذریعہ یا دیدۂ دانستہ اور ناشایستگی سے اپنے بدن کو ننگا کرنے کے ذریعہ کسی امر مضر عامہ خلائق کا مرتکب ہو۔ یا

(۴) ذخیرہ آب یا آبرسانی کو بذریعہ نہانے یا اپنا بدن یا کپڑا دھونے یا اسمین کوئی مضر مادہ کوڑا کرکٹ پھینکنے یا کسی اور طریق پر گندہ کرے یا کوئی ایسا عمل کرے کہ جس سے ذخیرہ آب کے گندہ ہونیکا احتمال ہو۔ یا

(۵) پانی کو ضایع کرے۔ یا

(۶) بلا مناسب منظوری کے کوئی مکان یا خیمہ یا جھونپڑی یا چھپر یا عمارت از قسم برآمدہ یا سائبان تعمیر کرے۔ یا

(۷) ان مکانات کے سوا جو اس مطلب کیلئے مقرر ہین کسی دیگر مقامات پر کوئی جانور ذبح کرے یا کسی لاش کو صاف کرے۔ یا

(۸) کھلے طور پر گوشت لیجاے۔ یا

(۹) کسی کھانے یا پینے کی شے کو جو انسانی استعمال کے قابل نہوں اس غرض کے لئے فروخت کرے یا فروخت کے لئے نمودار کرے یا

(۱۰) انسانی استعمال کے لئے کوئی کھانے کی شے کسی ایسی جگہہ پکائے کہ جسمین یہہ عمل کرنے کی اجازت نہو۔ یا

(۱۱) کسی راہنما کھنبہ یا لیمپ یا ستون لیمپ یا درخت یا جھاڑی یا کسی دیگر سرکاری شے کو ضرر پہونچاوے یا توڑے یا گرادے یا کسی شارع عام مین کوئی روشنی بجھائے۔ یا

(۱۲) بلا جایز اختیار کے کسی مکان یا نشان یا خیمہ و کھنبہ یا دیوار یا ٹٹی یا درخت یا کسی دیگر شے کو خراب کرے یا اسپر لکھے یا کسی اور طریق پر اسپر نشان کرے۔ یا

(۱۳) بلا جایز اختیار کے کسی اشتہار یا دیگر کاغذ کو جو مجاز حاکم نے چسپان کیا ہو یا نمودار کیا ہوا اتارے یا تلف کرے یا خراب کرے یا کسی اور نہج پر مٹائے۔ یا

(۱۴) بلا جایز اختیار کے کوئی اشتہار یا نوٹس یا دیگر کاغذ کو کسی مکان یا نشان یا خیمہ یا کھنبہ یا دیوار یا ٹٹی یا درخت یا کسی دیگر شے پہ لگائے یا لگوائے۔ یا

(۱۵) بدفعلی کے لئے درخواست کرے یا کسبیون کے لئے اشتہارات یا نوٹس تقسیم کرے یا بجز اندرون حدود میونسپلٹی دہلی بدفعلی کی اغراض کے لئے کوئی مکان رکھے یا قایم کرے یا کسی ایسے مکان مین رہایش رکھے جو اس غرض سے کہ کسبی کا پیشہ کرے۔ یا

(۱۶) کسی چھوت والی یا متعدی مرض کے مریض کا تیماردار یا نگران ہونے کی صورت مین ایک مناسب وقت کے اندر کسی نزدیک ترین پولیس سٹیشن کے افسر متہم کو اس مرض کی اطلاع دینے سے قاصر رہے یا غلط اطلاع دے یا کسی شخص کے امراض مذکور سے فوت ہو جانے کی اطلاع چھ گھنٹے کے اندر نہ دے۔ یا

(۱۷) کسی پریڈ کی زمین یا کسی کیمپ کی حدود کے اندر یا کسی دیگر محفوظ جگہہ کے اندر مداخلت بیجا کرے۔ یا

(۱۸) کسی جگہہ ٹہل رہا ہو یا چھپا ہو یا ایسے حالات مین پایا جاے جنسے یہہ شک ہو سکے کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب کرنیوالا تھا یا کہ وہ کسی جرم کے ارتکاب کے لئے موقع کا منتظر تھا۔ یا

(۱۹) ڈھول یا نقارہ بجاے یا کسی قسم کی آتشبازی چلاے۔ یا

(۲۰) کسی افسر پولیس کی جایز ہدایات پر عمل کرنے مین قاصر رہکر جایز حکم کی نافرمانی کرے یا کسی عہدہ دار پولیس کی اسکے فرایض کے انجام دینے مین دیدہ و دانستہ مزاحمت کرے۔

وہ سزاے قید کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد آٹھ یوم تک ہو سکتی ہے۔ یا سزاے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکی تعداد پچاس روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

۳۔ جو شخص کسی کوچہ یا عام جگہہ مین ہو۔

(الف) ایسے وقت مین یا ایسے طریق پر جسکی بذریعہ اشتہار عام مجریہ محکمہ پولیس یا دیگر حکام مجاز ممانعت کیگئی ہے کوئی گاڑی چلاے یا کسی جانور پر سواری کرے یا پیدل چلے۔ یا

(ب) تیزی یا لاپرواہی سے کسی جانور پر سواری کرے یا گاڑی چلاے۔ یا

(ج) اس صورت مین جبکہ کوئی ہاتھی اسکے سپرد ہو ایسی معقول تدابیر کرنے مین غفلت کرے جنسے گھوڑے دوڑین۔ یا

(د) بغیر مناسب روشنی کے رات پڑنے کے بعد اور صبح نکلنے سے پیشتر کسی گاڑی کو چلاے یا لیجاے یا ٹھہرا رکھے۔ یا

(ہ) بلا حفاظت مناسب کسی گاڑی یا جانور کو چھوڑ دے۔ یا

(و) کسی جانور یا گاڑی کو مقررہ اڈہ کے سوائے دیگر جگہہ پر اُس عرصہ سے زیادہ کھڑا رکھے جو اسباب لادنے یا اُتارنے یا مسافرون کو چڑھانے یا بٹھانے کے لئے مطلوب ہوتا ہے۔ یا

(ز) کوئی عمارت تعمیر کرے جس سے سڑک پر رکاوٹ پیدا ہو یا کوئی ایسی چیز فروخت کے لئے رکھے جس سے سڑک رُک جاوے۔ یا

(ح) قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کے بموجب لائسنس حاصل کرنے کے بغیر کوئی چیز بیچتا پھرے۔ یا

(ط) اُس صورت مین جبکہ نجاست اُٹھانے کے کام پر ہو بغیر مناسب برتن استعمال کرنیکے ایسا عمل کرے یا ممنوع اوقات مین یہہ کام کرے یا نجاست کے کسی حصہ کو اُٹھاوے یا دیگر طرح پر بالکل دور کرنے مین غفلت کرے جو کسی کوچہ یا عام جگہہ پر بہ جائے یا گر جاوے۔ یا

(ی) آوارہ پھرے یا خیرات مانگے یا خیرات لینے کی غرض سے کسی نقص بدنی یا بیماری یا کسی مکروہ ناسور یا زخم کو ننگا کرے۔ یا

(ک) بے وجہ یا بے رحمی سے کسی جانور کو مارے یا اُس سے کام لے یا اوسکو تکلیف دے۔ یا

(ل) شراب پیکر فساد کرے یا شراب پیکر ایسا مست ہو جاوے کہ اپنے آپکو سنبھال نہ سکے۔ یا

(م) لڑے جھگڑے یا کوئی ہنگامہ برپا کرے یا خوف دلانے والے یا زبون یا ہتک آمیز کلمات زبان سے نکالے یا دھمکی دینے والے یا ہتک آمیز طریق پر پیش آوے اِس نیت سے کہ عامہ خلایق کے امن مین خلل اندازی کرے یا جس سے امن مین خلل اندازی ہونے کی اغلب امید ہو۔ یا

(ن) جوا کھیلنے کے لئے لوگون کی آمد و رفت کی کوئی جگہہ رکھے یا جوا کھیلنے یا دیگر شخص یا اشخاص کو کسی ایسے مقام پر جوا کھیلنے کی اجازت دے جو اُسکے اہتمام مین ہو۔

وہ ایسی قید کی سزا کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد ۸ یوم تک ہوسکتی ہے یا ایسے جرمانہ کی سزا کا جسکی مقدار پچاس روپیہ تک ہے۔

تشریح اول - اس دفعہ مین لفظ "کوچہ" مین ہر راستہ۔ سڑک۔ گلی۔ چوک۔ راہ یا کھُلی جگہہ شامل ہے خواہ شارع عام ہو یا شاہراہ جسپر عوام کو عموماً اسوقت گذرنے کا حق خودبخود یا اجازتاً حاصل ہو۔ اور نیز ایسا شاہراہ اور پگڈنڈی بھی شامل ہے جو کسی پل یا پُل کے سرون کی اونچی سڑک کے اوپر ہون۔

تشریح دوم - اس دفعہ کی اغراض کے لئے لفظ "گاڑیون" مین بائیسکل و ٹرائیسکل موٹر کار بھی شامل ہین۔

۴ - کوئی پولیس افسر یا دیگر شخص کہ جسکو لوکل گورنمنٹ اس بارہ مین اختیار عطا کرے اُس شخص کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کا مجاز ہے جو اُسکے سامنے کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرے جو ایکٹ ہذا کی رو سے قابل سزا ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ کسی شخص کو جو اس طرحپر گرفتار کیا جاے اُسکا نام و پتہ دریافت کرنیکے بعد روک نہین رکھا جائیگا۔

نیز یہہ شرط ہے کہ کوئی شخص جو اس طرحپر گرفتار کیا جاے اس عرصہ سی زیادہ عرصہ کے لئے نہین روکا جائیگا جو اُسکو مجسٹریٹ کے روبرو لانیکے لئے ضروری ہو بجز اُسصورت کے جبکہ مجسٹریٹ نے ایسا حکم دیا ہو۔

۵ - ایسی جدید چوکی ہاے پولیس کی حدود جو لوکل گورنمنٹ اس رقبہ کے اندر قایم کرے جس سے یہہ ایکٹ متعلق ہے وہ ہونگی جو صاحب انسپکٹر جنرل پولیس

بذریعہ ایسے اشتہارات کے مقرر کرین جو ہر چوکی کی پولیس پر اور نیز دیگر سہولیت بخش مقامات پر رقبہ مذکور کے اندر نمایان طور سے چپان کئے جاوین۔

۶ - ایکٹ ہذا مین کوئی امر مانع نہوگا کہ کسی شخص کو کسی دیگر قانون کی رو سے ایسے جرم کے لئے جو ایکٹ ہذا کے بموجب قابل سزا قرار دیا گیا ہے سزا دیجاے بجاے اسکے کہ جو جرم مذکور کے لئے ایکٹ ہذا مین تجویز کیگئی ہے۔ مگر شرط یہہ ہے کہ کسی شخص کو ایک ہی جرم کیلئے دوبارہ سزا نہین دیجائیگی۔

۷-(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایسے جملہ امور مین جو ایکٹ ہذا کے نافذ کرنے اور اُسکے مطلب اور اغراض کے عام طور پر حاصل کرنیکے متعلق ہون جملہ افسران کی ہدایت کیلئے قواعد مرتب کرے۔

(۲) ایسے تمام قواعد بذریعہ اشتہارات مشتہر کئے جائینگے جو نمایان مقامات پر اس رقبہ کے اندر چسپان کئے جائین جس سے ایکٹ ہذا متعلق ہے۔ اور پھر یہہ قواعد قانون کا اثر رکھینگے۔

۸ - دربار کے خیمے اُترنے کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو سکے ایسی تاریخ سے ایکٹ ہذا کا نفاذ بند ہو جائیگا جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار جو گورنمنٹ گزٹ مین شایع ہو اس بارہ مین مقرر کرے۔

تقریظ و قطعۂ تاریخ از نتایج افکار جناب لالہ بھولا ناتھ صاحب جینی المتخلص بہ درخشان متوطن قصبہ جیور

جسوقت ہماری والی و سرپرست جنابہ کوئن وکٹوریہ قیصرہ ہند اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو تشریف فرما ہوئین تو تاج شاہی ملکہ موصوفہ کے سب سے بڑے اور لایق فایق رحمدل و منصف مزاج شہزادہ عالیجناب مسٹر ایڈورڈ ہفتم آرالے کے سر پر رکھا گیا جنکی تاجپوشی کا جلسہ لندن مین بڑے تزک و احتشام سے بتاریخ ۹۔ اگست ۱۹۰۲ء عمل مین آیا اور ہمارے لایق منتظم حکمران عالیجناب ہزہائینس آنریبل لارڈ کرزن صاحب بہادر نایب السلطنت دام اقبالہ کے ایما و کوشش سے ملک ہند مین بھی دربار شاہی کا ہونا ضروری سمجھا گیا اور اس مبارک رسم کے ادا کرنیکے لئے اس مقام پر جو مختلف سلاطین ہند کے جلسہ ہاے کی ہواکھائے ہوئے تھا اور عرصہ سے ہمارے شہنشاہ معظم کے جشن تاجپوشی کی بہار دیکھنے کا منتظر تھا منتخب کیا گیا یعنی شہر دہلی مین۔ آخر کار وہ یوم سعید بھی آپہونچا کہ سرزمین دہلی کی تمنائین برآئین اور تمام روسا و باشندگان ہند نے اس پُرفضا بہار کے دلپذیر سین کو بڑی امنگ کے ساتھ دیکھا اور لارڈ صاحب موصوف کی ہمت و لیاقت اور انتظام و کوشش کی تحسین و آفرین کا موقع ملا جسقدر اصحاب شریک جلسہ تھے اُنمین اکثر ایسے تھے کہ وہ تمام دربار کے واقعات کو نہ دیکھ سکے ہونگے سوائے چند خاص خاص موقعون کے اسلئے کُل واقعات جشن کا مہیا کیا جانا ضروریات سے تھا جسکی اغراض پورا کرنے کے لئے ہماری ہردلعزیز گورنمنٹ نے بھی انتظام کیا۔ ان تمام دلکش نظارون کا ایک جگہ بہ ترتیب بنا اور ہر شخص کو واقعات دربار سے آگاہ کرنا آسان کام نہین تھا جسکا ہر شخص بیڑا اُٹھا سکتا مگر دنیا بھی لایق و محنتی اشخاص سے بالکل خالی نہین ہی چنانچہ ایک کتاب باسم تاریخ دربار جسمین تمام واقعات جلسہ باسلسلہ و باترتیب مندرج ہین اور جسکو ہمارے بزرگوار جناب منشی لالہ بھن لال صاحب اگروال جینی مختار عدالت بلند شہر رئیس قصبہ جیور ضلع بلند شہر نے نہایت

تندہی لیاقت کو کام فرما کر مرتب کرنا شروع کیا تھا الحمد للہ کہ آج اختتام نیک انجام کو پہونچی۔ واقعی
اسمیں سارے دربار کا فوٹو اس دلفریب طریقہ سے کھینچا گیا ہے کہ ندیدوں کو دیدہ کا ارمان نہیں رہتا
جسوقت اس نسخہ لاجواب کو نیازمند نے مطالعہ کیا تو فوراً یہہ قطعہ مناسب حال موزوں ہوا۔ قطعہ

ہے یہہ تاریخ جلوس اور یادرقم کی بناد ۱۳۱۰ف	عکس سارے جشن کا ہے اسمیں ازسرتاپاد
اے درخشاں تذکرہ دربار سلطان کا ہے اور ۱۹ ۶ ۰۳	یادگارِ آنریبل لارڈ کرزن وایسرائے ۱۳ ھ ۲۰

رائے لالہ چھوٹے لال دربارہ قطعہ تاریخ مندرجہ بالا

یہہ قطعہ تاریخی واقعی نہایت موزوں و مناسب حال کتاب ہذا ہے ایک ہی قطعہ میں تین تاریخیں نکلتی ہیں جو شاعر مذکور کی لیاقت کا پورا اظہار کرتی ہیں درحقیقت تینوں تاریخیں کتاب ہذا کے صفاتی نام ہیں یعنی اول مصرعہ میں "تاریخ جلوس" سے سنہ ۱۳۱۰ فصلی اور "تذکرہ دربار سلطان کا" سے سنہ ۱۹۰۳ء اور "یادگار آنریبل لارڈ کرزن وایسرائے" سے سنہ ۱۳۲۰ ہجری نکلتا ہے واقعی تاریخی قطعہ کیا لکھا ہے غضب کیا ہے بلکہ سمجھنا چاہیے کہ غیبی آواز ہے کیونکہ درحقیقت یہہ کتاب تاریخ دربار دہلی ہمارے وایسرائے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی یادگار میں تالیف ہوئی ہے اسلئے غیبی تاریخ بھی کیا خوب نکلی ہے یعنی "یادگار آنریبل لارڈ کرزن وایسرائے" اور اصل میں یہہ کتاب جلوس کی تاریخ ہے اسلئے تاریخ بھی اسکی "تاریخ جلوس" کیا خوب حسب حال نکلی ہے اور اس کتاب میں ہمارے شاہنشاہ کا تذکرہ ہے اس لئے قدرتی طور پر قطعہ تاریخ میں بھی مادہ تاریخی "تذکرہ دربار سلطان کا" بھی کیا موزوں نکلا ہے۔
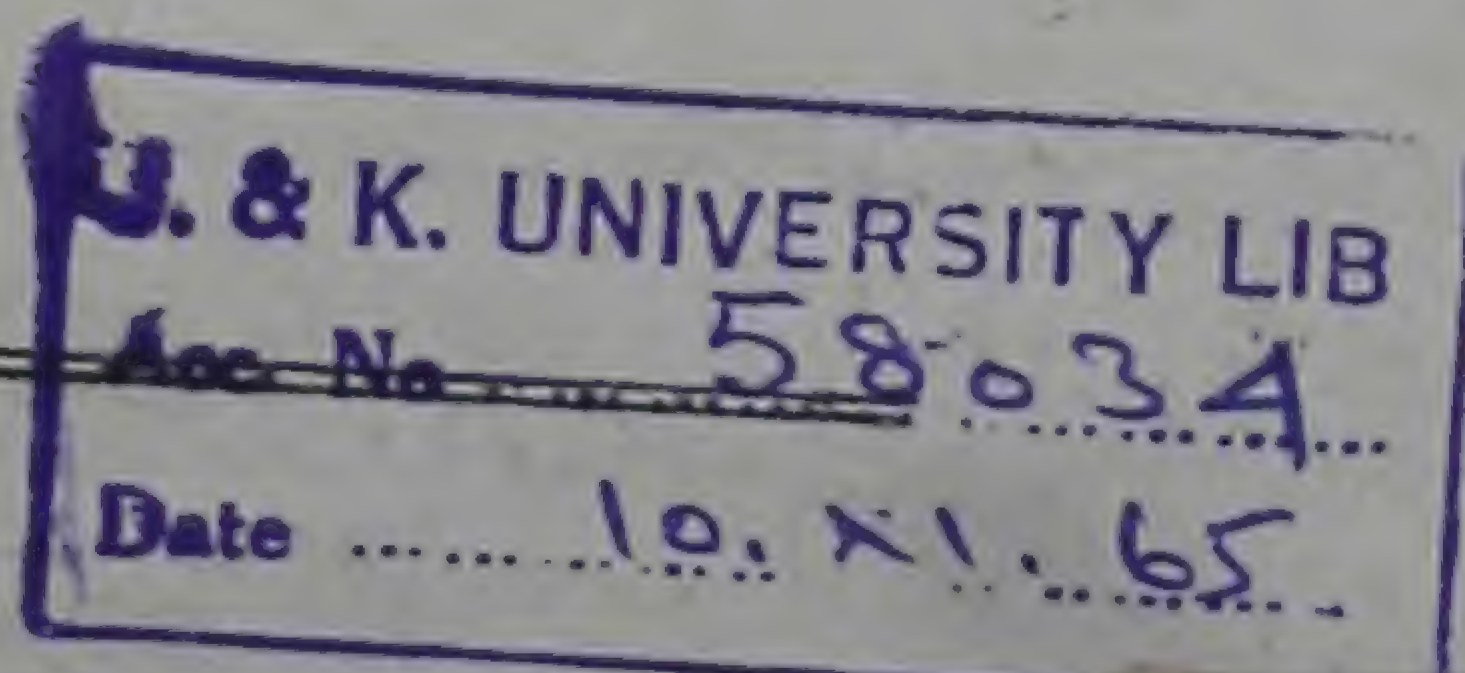
شہر پناہ

مقبرہ نظام الدین

مقبرہ ہمایون

کالکاجی کا مندر

تعلقہ داران اودھ

اس نقشہ میں چند مقامات مثل جامع مسجد پریڈ کلیمیشن تھیٹر و مقبرہ وغیرہ بغرض وضاحت اصلی اسکیل سے بڑھا کر لکھے گئے ہیں

مندرجہ ذیل کتب منیجر رسالہ دل آرام بلند شہر سے ملتی ہین

انمول بوٹی کلان

اس کتاب مین ایک ہی عجیب الاثر بوٹی سے (جو ہر شخص کو ہر مقام پر ہر موسم مین بآسانی مفت مین دستیاب ہو سکتی ہی) تپ لرزہ۔ کھانسی۔ سانس کہنہ۔ بدہضمی۔ قبض دایمی۔ ہیضہ۔ درد شکم۔ باد گولہ۔ ضعف بصر۔ نزول چشم۔ آشوب چشم۔ سلاق چشم۔ خارش چشم۔ ورم مژگان۔ ڈھلکا۔ ناخنہ۔ آتشک۔ ضعف باہ۔ بواسیر خونی و بادی۔ نہروا۔ ناسور۔ پھوڑا و پھنسی۔ خارش خشک و تر۔ داد۔ سفید داغ۔ چھیپ۔ زکام و نزلہ۔ درد دندان۔ گنج سر۔ زہر سانپ و بچھو وغیرہ امراض کے حکمی علاج۔ معہ اُن امراض کی علامات و شناخت و اسباب کے ایسے آسان اور مکمل دیے گئے ہین کہ ہر شخص گھر بیٹھے مفت مین یا کوڑیون مین ہر مرض کا بیخطا علاج کر سکتا ہے قیمت بغرض رفاہ عام باینہمہ اوصاف بلا ضمیمہ ۳۔ معہ ضمیمہ ۴؎

انمول بوٹی خورد

کتاب مذکورہ کا انتخاب جسمین ہر مرض کا صرف ایک ایک مجرب علاج ہے قیمت ۰ر

فادزہر حصہ اول

اسمین سانپ کے کاٹے کے ساٹھ علاج۔ بچھو کے ساٹھ۔ دیوانہ کتے کے تیس۔ زنبور (سرخ و زرد) بھڑ کے بیس۔ بھونرا و شہد کی مکھی کے دس۔ مکڑی کے کاٹنے اور پھلنے کے دس اور چار چار پانچ پانچ دیگر جانداران بندر۔ بلی۔ چھپکلی۔ چوہا۔ آدمی۔ مینڈک وغیرہ کے کاٹے کے نہایت آسان و مجرب اور حکمی علاج معہ ہر زہر کی علامات و شناخت کے درج کئے گئے ہین قیمت صرف ۱ر

فادزہر حصہ دوم

اسمین سنکھیا۔ ہڑتال و پارہ وغیرہ معدنیات و جمالگوٹہ و بھلاوہ و کچلہ وغیرہ نباتات کے زہرون کا اُتار ہے۔ قیمت ۲ر